E 9/13/2022 10:03 PM PAGE 1 (1,1)

مضامین برائے غلبہ اسلام

از قلم مولانا ابرار عالم

www.RightfulReligion.com

انسان آج بھی اندھیرے میں ہے

باطل ادیان و مذاہب نے انسانوں کو کیا دیا؟

مذہبی اقوام متحدہ کے قیام کی وجہ

صادق ٹی وی

گستاخانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوتِ غور و فکر

سات سو افراد کی وجہ سے دنیا پریشان

پانچ ارب انسان جہنم کے راستے پر

دنیا کے تمام ماہر ترین میڈیکل ڈاکٹروں سے چند سوالات

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر دو ناقابل انکار دلائل

اسرائیلی ربیوں اور راہبوں کے نام ایک پیغام

امریکہ اور اقوام متحدہ سے ایک اپیل

موت کے بعد زندگی

اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ تمام مذاہب کے تمام مشہور مذہبی رہنماؤں کو جمع کرے

دنیا کے تمام غیر مسلموں سے محفوظ لاشوں اور آگ میں نہ جلنے کا سوال

ہم اس دنیا کو جنت نما کیسے بنا سکتے ہیں

دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کی جانچ پڑتال

کرامت کے ذریعے دین اسلام کو غالب کرنے کا آسان طریقہ

غیر مسلموں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں انصاف نہیں کیا

دنیا کے ہر مذہب کے چھ مذاہب دشمن ہیں

ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہے

زمین کے اوپر بھی مسلمانوں کی چند ہزار لاشیں محفوظ رہنی چاہئیں

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں؟

دنیا میں بہت سے ادیان و مذاہب کی وجہ سے جنگوں کی تصدیق

کروڑوں سچے مسلمانوں کی لاشوں کے محفوظ رہنے پر قرآن و حدیث سے دلائل اور تصدیق کرنے کے طریقے

دنیا کے تمام مذاہب اور فرقوں میں اختلافات ختم کرنے کے طریقے

کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کیا اس سے آگے بھی کوئی حد ہے؟

ہم کیسے تمام انسانوں کی اہم مشکلات کو ختم کر سکتے ہیں؟

کیا پوری دنیا میں کوئی دولت مند مخلص مسلمان موجود نہیں جو ہمیں اسلام کو غالب کرنے کیلئے آگ کے مقابلے کا انتظام کروا سکے؟

بے وقوف، بے عقل اور مذہبی ہٹ دھرم کون ہے؟

ہمیں مسلمانوں کی تر و تازہ نعشوں کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟

دین اسلام کو تمام ادیان و مذاہب پر غالب کرنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام علمائے کرام کی ذمہ داری ہے

سچے مذہب کو تلاش کرنے کے تین زبردست طریقے

دنیا سے تمام مذاہب کو ختم کرنے کا منصوبہ

خالق کائنات یعنی اللہ تعالی کے نزدیک قابل قبول دین صرف اسلام ہے

کس طرح مسلمانوں کی اکثریت احمق، کند ذہن اور جاہل ہے

جسم انسانی کا زمین میں بوسیدہ نہ ہونا ایک معجزہ کیسے؟

مسلمان مُردوں سے خرق عادات وکرامات کا صدور

آگ اور لاشوں کے ذریعے اسلام وکفر کا مقابلہ

اگر اللہ تعالیٰ نے میری لاش کو تر و تازہ ومحفوظ رکھا تو۔۔۔

ہر دور میں دین اسلام کو غالب کرنے اور رکھنے کا کام

تمام ادیان و مذاہب کی چیکنگ کے یقینی طریقے

دین اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کی کتاب مکمل نہیں

دین اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کے پیروکار سے اللہ راضی نہیں

دنیا کے 95 فیصد انسانوں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے

کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک تر و تازہ حالت میں نہیں؟

بزدل یا بخیل مسلمان

تا قیامت دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ایک اہم پیغام

اللہ کے واسطے اللہ کی رضا میں راضی رہیں

شہید زندہ ہیں یا مردہ؟ (ڈاکٹر ذاکر نائیک کے جواب پر تبصرہ)

کافروں کی لاشیں بے جان اور شہداء اسلام کی لاشیں زندہ ہوتی ہیں

ایک شخص کے ظالمانہ رویے کی وجہ سے امت کو شیعہ سنی میں تقسیم کرنا بھی بدترین ظلم ہے

شیعوں کے عقائد بالکل کافرانہ ہیں

نیچر کے ذریعے سنی شیعہ جنگ ختم کرنے کا طریقہ

اللہ کا قابل مشاہدہ اور نا قابل شکست علم

شہدائے اسلام کے چند تروتازہ اجسام کو زمین کے اوپر کافروں کو مطمئن کرنے کے لیے رکھنا قرآن و سنت کی روشنی میں جائز ہے

بنا گالی و گولی کے کفر و شرک اور غربت و جہالت کے خاتمے کا آسان طریقہ

کیا کوئی اس کائنات کا خالق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ایک یا ایک سے زیادہ؟

کیا کبھی ہندووں کے خداووں نے کسی ایک ہندو کی لاش آگ میں جلنے سے محفوظ رکھی؟

دنیا میں یا کسی بھی ملک میں مستقل طور پر امن کی صرف ایک ہی صورت ہے

آپ کا دماغ کام بھی کر رہا ہے یا نہیں؟

شیاطین کے مقابلے میں اکثر انسان بے وقوف ہیں

غریب لوگ کس طرح دنیا سے غربت ختم کر سکتے ہیں؟

دماغ پر شیاطین تو قابض نہیں؟

ہمیں دنیا میں امن کے لئے تمام باطل خداوں کی عبادت بند کرنی چاہیے

نیچر کائنات کے سچے خدا کے نام کی واضح نشاندہی کر رہی ہے

نیچر کا برتاؤ صرف ایک خدا" اللہ" تعالی اور صرف ایک مذہب" دین اسلام" ہی کی تائید کرتا ہے

دنیامیں غربت وافلاس کی وجہ

غربت وافلاس بہت بری بلا اور مصیبت ہے۔ یہ کتنی پریشان کن چیز ہوتی ہے یہ غریب اور مفلس ومحتاج لوگ ہی جانتے اور محسوس کرتے ہیں۔ جو لوگ مالدار ہیں اور جنہیں غربت وافلاس کی ہوا تک نہیں لگی ہے وہ کیا جانیں کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے؟

جب انسان غریب اور مفلس بن جاتا ہے تو یہی نہیں کہ اس کی عزت وآبرو داؤ پر لگ جاتی ہے بلکہ اس کا دین ودھرم اور ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔اسی لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ انسان فقر وفاقہ کی وجہ سے کافر بن جائے۔

چناچہ آئے دن ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں شخص نے بیروزگاری سے تنگ آکر خودکشی کرلی۔

آپ اندازہ لگائیں کہ خودکشی کرنے والوں پر فقر وفاقہ اور مالی پریشانی کی وجہ سے کیا کیفیت طاری ہوئی ہوگی کہ مجبور ہوکر جان دینا اچھا سمجھا؟

اسی لئے اللہ نے قرآن کریم کی سورۂ النساء، پارہ نمبر 4،آیت نمبر 5 میں فرمایا ہے کہ اپنا وہ مال جو اللہ نے تمہارے کھڑا رہنے اور زندہ رہنے کا ذریعہ بنایا ہے، بیوقوفوں کو مت دو۔

مطلب اس بات کا واضح ہے کہ بیوقوفوں کو مال دو گے تو وہ اسے ضائع کردیں گے اور پھر تم مالی تنگی کی وجہ سے پریشان ہوجاؤ گے لہذا اپنا مال اپنے پاس سنبھال کر رکھو اور مناسب جگہ پر خرچ کرو۔

اسی طرح سورۃ الماعون میں اللہ نے قریش کو کہا کہ یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم نے تم کو بھوک کی حالت میں کھانا دیا۔معلوم ہوا کہ بھوک بہت ہی تکلیف دہ چیز ہے، ہم سب انسانوں کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ بات تو منجانب اللہ ہے کہ دنیا والے کچھ بھی کر لیں تمام انسان مالدار نہیں بن سکتے اور نہ ہی تمام انسان غریب وفقیر بن سکتے ہیں۔

دنیا کا نظام چلانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ دنیا میں غریب وامیر دو طرح کے انسان رہیں گے اور یہ ایک قابل فہم بات ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ غربت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔

آج تو دنیا کے دیہاتوں اور دیہی آبادیوں میں خصوصاً کم از کم 50 فیصد انسان غربت کی لکیر سے نیچے کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

ان کے پاس بنیادی ضرورت کو بھی پورا کرنے کے بھی وسائل نہیں ہیں۔ انھیں پیٹ بھر کر کھانا، صاف پانی اور موسم کے اعتبار سے لباس ومکان تک دستیاب نہیں۔ اگر بیمار ہو جائیں تو پیسے نہ ہونے کی وجہ سے بغیر علاج کے تڑپ تڑپ کر آہوں اور سسکیوں میں جان دیدیتے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال تک نہیں ہوتا۔

میں نے بہت ہی غوروخوض کیا کہ آخر اس حد تک غربت، فقروفاقہ کی وجہ کیا ہے؟

تو میرے سامنے یہی بات آئی کہ دراصل دنیا کے تمام ممالک اپنی آمدنی میں سے کم از کم 80 فیصد مال و دولت ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، میزائیل، جدید سے جدید تر آلات حرب، اسلحہ جات، فوج، انٹیلی جینس کے خفیہ اداروں اور دفاع پر خرچ کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے پاس اتنا پیسہ باقی ہی نہیں رہتا جس سے اپنے غریب ومفلس عوام کی مدد کر سکیں۔

مجھے کسی نے بتایا کہ ایک ایٹم بم بنانے پر تقریباً 20 ملین ڈالر خرچ ہوتا ہے۔

اب آپ ہی اندازہ لگائیں کہ امریکہ کے پاس کتنے ایٹم بم ہوں گے۔ میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ صرف امریکہ کے پاس لگ بھگ 1100 ایٹم بم ہیں۔ دیگر اسلحہ جات کا بھی اندازہ لگائیں کہ اس

نے کتنے پیسے خرچ کئے اور کئے جا رہا ہے جبکہ اس کے بینک دیوالیہ کا شکار ہو رہے ہیں۔

اسی طرح بھارت نے ایٹم بم بنائے جنکی تعداد اگر 100 بھی ہو تو کتنا خرچہ ہوا؟

دیگر اسلحہ جات پر کتنے پیسے خرچ ہوئے اور ہو رہے ہیں؟ اسکے ساتھ ساتھ انکے عوام کی حالت بھی سامنے رکھئے تو آپ بخوبی نقصان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اسی طرح پاکستان نے بھی مجبور ہو کر دشمنوں سے بچنے کیلئے ایٹم بم بنا لئے تا کہ بھارت یا کوئی اور دشمن ملک اس کو ہڑپ نہ کر جائے نیز یہاں کے عوام کی حالت بھی سامنے رکھئے۔ غرضیکہ اسی طرح دنیا کا ہر ملک اپنے وسائل کے مطابق دفاع پر اربوں ڈالر سالانہ خرچ کر رہا ہے۔

اس ناچیز کی رائے کے مطابق وہ مال و دولت جو ایٹم بم، میزائیل اور دیگر اسلحہ جات پر خرچ ہو رہا ہے اسے اگر دنیا کے تمام مسلم و غیر مسلم غریبوں پر خرچ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ غربت میں کمی نہ آئے اور یہ دنیا جنت نمانہ بن سکے۔

یہ کام ناممکن نہیں بلکہ ممکن ہے۔ وہ اس طرح کہ دنیا کے تمام انسانوں کا مذہب ایک بنا دیا جائے۔ خود بخود ممالک کے درمیان دشمنی اور عداوات ختم ہو جائے گی اور ہر ملک آپس میں شیر و شکر ہو جائے گا۔

میں نہیں کہتا کہ دنیا کا نقشہ تبدیل کیا جائے۔

ممالک بھی اسی طرح قائم و دائم رہیں، آپس کی ہلکی پھلکی لڑائی و بغاوت کو نمٹانے کیلئے فوج اور عدالتیں بھی کام کریں مگر اس طریقہ سے ایٹمی جنگ کا خطرہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا اور دنیا تباہی سے بچ جائے گی اور غریب انسان سکھ کا سانس لے گا۔

یہ ایٹم بم اور میزائیل بالکل بے حس اور بے جان چیز ہے۔ ان میں کوئی احساس اور محبت نہیں لہذا ان پر پیسہ خرچ کرنے کے بجائے غریب و مفلس انسانوں پر خرچ کریں تو ان سے دعائیں، محبتیں اور

مسکراہٹیں ملیں گی اور خالق کائنات بھی ہم سے خوش ہوگا کہ اس کی مخلوق کو بھوک وافلاس سے نجات ملی۔

جہاں تک یہ سوال کہ کس ایک مذہب کو دنیا کے تمام انسانوں کا مذہب قرار دیا جائے تو میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ صرف دین اسلام کو نافذ کیا جائے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ورسول بنائے جانے کے بعد دوسرے تمام ادیان ومذاہب منسوخ ہوگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس نے اس کائنات کو بنایا وہ دین اسلام کے علاوہ کسی بھی دین ومذہب سے راضی وخوش نہیں ہے۔

میں دین اسلام کی صداقت وحقانیت کو ثابت کرنے کیلئے قرآن وحدیث سے دلیل نہیں دے رہا ہوں کیونکہ غیر مسلم اس کو نہیں مانتے۔

میں زمین کے اندر قبروں میں کروڑوں کی تعداد میں محفوظ انبیاء کرام سمیت شہداء اسلام اور سچے مومنین و مومنات کی نعشوں سے ثابت کرتا ہوں کہ دین اسلام واقعی اللہ تعالیٰ کا سچا اور پسندیدہ مذہب ہے کیونکہ زمین میں بذات خود مردہ جسموں کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ حفاظت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

زمین کے اندر کیڑے مکوڑوں نے بھی ان جسموں کو نہ کھا کر ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے عقائد اور اعمال سچے اور درست ہیں جبکہ دوسری جانب ایک بھی غیر مسلم پوپ، پادری، پنڈت وغیرہ کا مردہ جسم بغیر کیمیکل کے محفوظ اور تازہ حالت میں نہیں ہے۔

لہذا دین اسلام کو تمام انسانوں کا مذہب قرار دیا جائے تو دنیا سے خود بخود غربت ختم ہوجائے گی، امن قائم ہوگا اور مرنے کے بعد والی زندگی بھی کامیاب ہوجائے گی۔

شہیدوں کی محفوظ نعشوں کے سچے واقعات

میں ان شہدائے اسلام کے چند واقعات کو قارئین کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو باوثوق ذرائع سے مجھ تک پہنچے ہیں اور خود قارئین گرامی ان واقعات اور ان کے علاوہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر اب تک کے تمام شہدائے اسلام کے جسموں کے محفوظ واقعات کی چھان بین کر سکتے ہیں کہ ان سب کی نعش ہائے مبارکہ محفوظ ہیں یا نہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ میری بات بالکل سچ ثابت ہوگی۔

67 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ کی محفوظ نعشیں:

یہ واقعہ تو سب کو معلوم ہے کہ غزوۂ احد میں 70 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے تھے جن میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ تھے۔ علامہ بنوری حج گروپ کے ہمراہ 2008ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حج پر جانے کی توفیق ہوئی۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ادائیگی حج سے پہلے گروپ لیڈر جناب بھائی رفیق شیخ صاحب نے ایک دن ہم لوگوں کو زیارات مقدسہ کیلئے بذریعہ بس لے جانے کا اعلان کیا۔

چنانچہ مکہ مکرمہ کے مختلف مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے ہم لوگ میدانِ احد پہنچے جہاں اسلام و کفر کے مابین دوسری جنگ لڑی گئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ اس میدان میں ایک چاردیواری ہے جس کا دروازہ لوہے کی جالی دار چادر سے بنا ہوا ہے اور دروازہ کے علاوہ دیگر اطراف میں بھی زائرین کی سہولت کیلئے لوہے کی جالی دار کھڑکی بھی لگی ہوئی ہے۔ اس چاردیواری کے اندر چند قبریں واضح طور پر

دکھائی دیتی ہیں۔ وہاں موجود ترجمان نے بتایا کہ اس چاردیواری میں 67 شہید صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ کی نعش ہائے مبارکہ محفوظ اور صحیح وسالم ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے ان تمام شہیدوں کی قبریں مختلف جگہ پرواقع تھیں۔ سعودی حکومت نے بعد میں ان تمام قبروں سے لاشوں کو منتقل کر کے اس چاردیواری کے اندر یکجا طور پر دفن کیا جن کی تعداد 67 تھی۔ جب ان شہیدوں کی نعشیں موجودہ جگہ منتقل کی جارہی تھیں تو بعض کا جسم کٹا ہوا تھا اور بعض کا جسم زخمی تھا اور جسم کے ٹکڑے ہونے کے باوجود بھی وہ صحیح وسالم تھا حالانکہ ان کو دفن کئے ہوئے بھی صدیاں بیت گئی تھیں۔ قارئین گرامی! یہ واقعہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔ آج بھی آپ لوگ ان حجاج کرام سے پوچھ سکتے ہیں جو غزۂ احد کی زیارت کر چکے ہوں۔

لالک جان شہید رحمتہ اللہ علیہ:

باوثوق ذرائع سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے درمیان کارگل میں جو جنگ ہوئی تھی اس میں پاکستان کے مالک جان رحمتہ اللہ علیہ شہید ہوگئے تھے۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے انباوثوق ذرائع سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے درمیان کارگل میں جو جنگ ہوئی تھی اس میں پاکستان کے لالک جان رحمتہ اللہ علیہ شہید ہوگئے تھے۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے ان کے بھائی سے انٹرویو کو ایک پروگرام میں نشر کیا تھا جس کا خلاصہ بقول ان کے بھائی یہ ہے کہ لالک جان رحمتہ اللہ علیہ نے یہ وصیت کر رکھی تھی کہ مجھے فلاں قبرستان میں دفن کیا جائے۔

چنانچہ ان کی وصیت کے مطابق 6 ماہ بعد جب ان کی قبر کھولی گئی تا کہ ان کو دوسری جگہ دفنایا جائے تو ان کا جسم بالکل صحیح وسالم اور تروتازہ حالت میں محفوظ پایا گیا۔ نیز جو گلاب کی پتیاں ان پر چھڑکی گئی تھیں وہ

پتیاں تک بالکل تروتازہ تھیں اور کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔حتیٰ کہ ان کے چہرے پر ڈاڑھی بھی نکل آئی تھی حالانکہ شہادت سے پہلے انکی ڈاڑھی نہیں تھی۔قارئین

گرامی! یہ وہ سچا واقعہ ہے جس کی تصدیق آپ (P.T.V) پاکستان ٹیلی ویژن سے باآسانی کر سکتے ہیں۔جہاں تک ڈاڑھی نکل آنے کی بات ہے تو میری سمجھ کے مطابق اس کی توجیح یہ ہے کہ قبر میں ایک عام آدمی یا ان پڑھ مسلمان سے بھی عربی زبان میں سوال کیا جائے گا حالانکہ عام آدمی عربی زبان نہیں جانتا۔نیز اگر اسکے اعمال صالح ہونگے تو وہ عربی زبان میں جواب دے گا نیز اگر اسکے اعمال فاسق و فاجر ہونے کے سبب برے ہوں گے تو منکر نکیر کے سوالوں کے جواب نفی میں دے گا کہ اسے معلوم نہیں۔

اسی طرح کرامتاً ڈاڑھی والی بات بھی ممکن ہے کیونکہ شہید جب میدانِ جنگ میں اترتا ہے تو اپنی جان کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے تو اسکے بدلے میں اللہ اسے جنت دے دیتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنے کی سنت تو وہ پوری نہ کر سکے لیکن شہادت چونکہ بہت بڑا عمل ہے لہذا اس کی وجہ سے شہید کو اللہ تعالیٰ سنت پر عمل کرنے والے کا درجہ بھی دے دیتا ہو اور اس بنا پر جب ان کو وہ مقام مل گیا تو انکی ڈاڑھی بھی نکل آئی ہو۔

بہر حال یہ باتیں میری طرف سے ایک قیاس ہے ورنہ اس کی توجیح میری نظر سے نہیں گزری۔شہید جنتی ہوتا ہے اور جنتی کی ہر خواہش پوری کی جاتی ہے لہذا ممکن ہے کہ لالک جان شہید رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی زندگی

میں ڈاڑھی رکھنے کی خواہش ہولیکن کسی وجہ سے نہ رکھ سکے ہوں تو اللہ تعالیٰ نے انکی یہ خواہش ان کی شہادت کے بعد پوری کردی ہو۔ یہ کوئی ناممکن بات نہیں کیونکہ جنتی کا جسم لمبائی اور چوڑائی میں بہت بڑھ جاتا ہے یعنی جسمانی طور پر تبدیلی آتی ہے تو ڈاڑھی آنا بھی ایک تبدیلی ہی ہے۔ ترو تازہ لاشیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کی حکومت غیر مسلموں کی ہے اور پاکستان کی حکومت مسلمانوں کی ہے چاہے جیسی بھی ہولیکن کفر کے مقابلے میں تو بدرجہا بہتر ہے۔ اسی بنا پر لالک جان رحمتہ اللہ علیہ چونکہ اسلامی حکومت کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے تھے اور مقصد دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کی مدد ونصرت تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے صحیح ہونے کی بنا پر ان کو شہادت کا مقام دے دیا اور ان کا جسم بھی محفوظ وسالم رہا۔ ان کے علاوہ اس جنگ میں دوسرے شہداء کے جسم بھی محفوظ ہوں گے لیکن چونکہ ان کے واقعات عوام کے سامنے رونما نہ ہوسکے اس لئے ہمیں ان لوگوں کے جسموں کے محفوظ ہونے کے بارے میں مشاہداتی علم نہیں۔

1965ء کی پاکستان بھارت جنگ میں مسلمانوں کی تازہ اور ہندوؤں کی بدبودار لاشیں:

مجھے ایک صاحب نے بتایا کہ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے دوران 1965ء میں پاکستانی فوجیوں کی نعشیں بھی میدان میں پڑی ہوتی تھیں اور ہندوستانیوں یعنی ہندوؤں کی بھی۔ مسئلہ یہ ہورہا تھا کہ پاکستانیوں کو اپنے شہیدوں کو پہچاننا مشکل ہوجاتا تھا تو اس موقع پر علماءِ کرام نے پہچان کی یہ صورت بتائی تھی کہ جن کی نعشیں تازہ نظر آرہی ہوں گی وہ مسلمانوں کی ہونگی اور جن کی لاشیں تازہ نہیں ہوں گی اور ان سے بدبو آرہی ہوتو وہ ہندوستانیوں اور کافروں کی ہوں گی۔ کیونکہ جو مسلمان قتل ہوئے وہ شہید

ہیں اور شہید زندہ ہوتا ہے لہذا انکے جسموں سے زندگی کے آثار نمایاں ہونگے۔

بہرحال چونکہ شہداء کے حوالے سے جنگ کی بات چھڑ گئی ہے تو اس حوالے سے ایک اور بات قارئین کے گوش گزار کر دیتا ہوں۔

افغانستان میں طالبان کی تازہ اور امریکیوں کی بدبودار لاشیں:

جامعہ بنوریہ العامیہ سائٹ ایریا کراچی کے ڈرائیور، جناب وصی احمد صاحب کے توسط سے یہ معلوم ہوا کہ افغانستان میں جتنے بھی طالبان قتل ہوئے ان سب کی نعشیں بالکل صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔ جبکہ امریکی اور نیٹو کے فوجی جب قتل ہوتے ہیں تو ان کی لاشیں محفوظ نہیں رہتیں اور یہ کہ اگر انہیں سرد خانے میں نہ رکھا جائے تو ان کے جسموں سے چند دن بعد ہی بدبو آنے لگتی ہے۔

اس بات کا فرق امریکی فوجیوں نے واضح طور پر دیکھا تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ آخر یہ کیا بات ہے کہ طالبان کے جسم کئی کئی دن تک میدان میں پڑے ہوتے ہیں لیکن سڑتے گلتے نہیں اور نہ ہی ان سے بدبو آتی ہے۔ جبکہ ہمارے فوجیوں کی لاشیں بدبودار ہو کر سڑنے گلنے لگتی ہیں اگر انہیں چند دن نہ اٹھایا جائے۔

ان میں سے کسی نے سوچا ہوگا کہ شاید ماحول کا اثر ہو کہ طالبان چونکہ یہاں کے ماحول میں رہنے والے ہیں اس بنا پر ان کے جسم سڑتے گلتے نہیں اور ہم لوگ چونکہ اس ماحول کے عادی نہیں ہیں اس بنا پر ہمارے فوجیوں کی لاشیں چند دن بعد ہی سڑنے لگتی ہیں۔

چنانچہ ان لوگوں نے اپنے فوجیوں کی لاشوں کو افغانستان کے ماحول سے نکالا تا کہ یہ دیکھ سکیں کہ ماحول

کے بدلنے سے کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں۔مگر یہ بات غلط ثابت ہوئی اور افغانستان کے ماحول سے باہر لے جانے کے بعد بھی ان کی لاشیں خراب ہونے لگیں تب ان پر یہ حقیقت کھلی کہ یہ حفاظت ماحول کے فرق کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب کے فرق کی بنا پر ہے۔

مجھے یہ واقعہ بیان کرنے والے وصی احمد صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ اس حقیقت کے جاننے کے بعد وہ امریکی فوجی مسلمان ہوئے یا نہیں؟ بہرحال ہدایت دینا تو اللہ کا کام ہے لہذا میرے خیال کے مطابق ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض خفیہ طور پر مسلمان بھی ہوجاتے ہوں۔واللہ اعلم بالصواب۔

بہرکیف! قارئین گرامی بات جنگ کی ہورہی تھی۔انشاء اللہ اگر آپ شہداء کے قبرستانوں کی روحانی طور پر اور استخارہ کے ذریعہ بھی چھان بین کریں گے تو ہفتہ نہیں تو ہفتوں میں ضرور اللہ تعالیٰ آپ کو یہ بتائے گا کہ وہاں جتنے بھی مسلمان جنگوں میں شہید ہوئے ان سب کے جسم مبارک بالکل صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔

حضرت مفتی عتیق الرحمان شہید رحمۃ اللہ علیہ:

جامعہ بنوریہ العامیہ سائٹ ایریا کراچی کے مشہور ومعروف استاذ الحدیث حضرت مولانا ومفتی عتیق الرحمان صاحب کا واقعہ بیان کرنے جارہا ہوں۔ 2001ء تک میں بھی جامعہ بنوریہ میں پڑھاتا رہا ہوں۔ان دنوں حضرت مفتی صاحب سے میری ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ چونکہ حضرت بنین و بنات دونوں شعبوں میں پڑھاتے تھے اور میں بھی ان دونوں شعبوں میں پڑھاتا تھا۔

نیز مفتی صاحب کا ایک فرزند جمال عتیق ان دنوں میرا شاگرد بھی تھا۔مفتی صاحب کی شہادت کے بعد جب میں ان کے موصوف فرزند سے ملا اور مفتی صاحب کی شہادت کے بارے میں اور اس کے بعد کے

حوالہ سے جاننا چاہاتو موصوف عزیزم نے جو مجھے بتایا مختصراًاپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ مفتی صاحب برنس روڈ پر مسجد سے آرہے تھے کہ نامعلوم افراد نے ان پر گولیاں برسا کر شہید کردیا۔مفتی صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ اکثر خصوصی طور پر امریکہ کے خلاف اور عمومی طور پر حق و باطل کے موضوع پر ان کا بیان ہوتا تھا۔

ان کا کہنا تھا کہ جنازے میں عبدالستار ایدھی تشریف لائے تو ان سے سوال کیا گیا کہ آپ مفتی صاحب کے بارے میں کچھ بتائیں تو ایدھی صاحب نے بتایا کہ میری مفتی صاحب سے کوئی رشتہ داری اور دوستی نہیں لیکن میں جنازہ میں شرکت کیلئے اس لئے آیا ہوں کہ ان کا جنازہ میرے سرد خانے میں تقریباً دس گھنٹے سے زیادہ رہا۔میں نے دیکھا کہ مفتی صاحب کے زخموں سے مسلسل خون بہہ رہا ہے۔حالانکہ یہ بات حقیقت ہے کہ کسی بھی زخم سے خون زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک جاری رہ سکتا ہے اسکے بعد خون بہنا بند ہوجاتا ہے۔لیکن یہ میری زندگی کا عجیب واقعہ ہے کہ مفتی موصوف کا خون دس گھنٹوں تک مسلسل بہہ رہا تھا جس سے میں نے سمجھ لیا کہ ضرور یہ کوئی نیک آدمی ہیں اور انکے جنازے میں ضرور شرکت کرنی چاہئے کہ شاید ان کے صدقے میں میری مغفرت بھی ہوجائے۔

قارئین گرامی !میں پہلے بھی کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ شہید زندہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کے حوالے سے میں نے عرض کیا ہے اور انکو اللہ تعالیٰ کے پاس سے رزق دیا جاتا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ان کی شہادت کے بعد رزق ملنا شروع ہوجاتا ہے جو کہ دنیاوی رزق سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور رزق کھانے

کے بعد خون کا بننا ضروری ہے۔ لہذا انکے زخموں سے مسلسل خون بہتا رہا کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے روحانی طور پر کھانے پینے کی فراہمی شروع ہو گئی تھی۔ شہید زندہ ہوتا ہے اور زندہ جسم میں خون کا ہونا ضروری ہے اور جب جسم میں خون بڑھتا ہی جائے گا تو یقیناً زخم سے مسلسل نکلنا تو ضروری ہے۔ اسی لئے کراماتاً مسلسل دس گھنٹوں تک خون بہتا رہا۔

بہر حال اسکے بعد عزیزم جمال عتیق صاحب نے بتایا کہ پھر تقریباً 13 ماہ بعد کراچی میں بہت موسلا دھار بارش ہوئی جس کے نتیجہ میں مفتی صاحب کی قبر جو کہ کچی تھی وہ کھل گئی اور مرمت کی ضرورت پڑ گئی۔ چنانچہ جامعہ بنوریہ کے علماء وطلباء مرمت کی غرض سے گئے اور مفتی صاحب کے فرزند جمال عتیق قبر میں اترے تاکہ مرمت کر سکیں اور قبر کی صفائی بھی ہو جائے۔ تو ان کا مجھ سے بیان ہے کہ قبر سے خوشبو آ رہی تھی جو کہ موجود علماء وطلباء نے بھی محسوس کی۔ نیز جب میں نے جسم کو ہاتھ لگایا تو وہ زندہ انسان کی طرح نرم و ملائم اور گرم تھا جبکہ مفتی صاحب کے خون سے بھی خوشبو آ رہی تھی اور جو خون صفائی کے دوران میرے ہاتھ پر لگ گیا تھا اسے دھونے کے پندرہ دن بعد بھی ہاتھ سے خوشبو آ رہی تھی۔ مفتی صاحب کے صاحبزادے اور دیگر علماء کرام وطلباء نیز خود مفتی محمد نعیم صاحب جامعہ بنوریہ مہتمم نے دیکھا کہ مفتی صاحب کا جسم سوا سال بعد بھی بالکل تر و تازہ حالت میں محفوظ اور صحیح وسالم تھا۔ مزید تصدیق کیلئے میری ویب سائٹ www.RightfulReligion.com دیکھئے جس پر مفتی عتیق صاحب کے صاحبزادے سے لئے گئے انٹرویو کی ویڈیو موجود ہے۔ اس بارے میں جامعہ بنوریہ فون کر کے یا ای-میل کے ذریعے یا وہاں کے علماء وطلباء سے ملاقات کر کے بھی تصدیق کی جاسکتی ہے۔

مفتی صاحب کی قبر جامعہ بنوریہ کے ذاتی قبرستان میں ہے جہاں بمشکل چھ یا سات قبریں ہی میں نے دیکھی تھیں۔قبرستان سے متصل مکان میں مزدور قسم کے لوگ بھی رہتے ہیں اور اس مکان کی بالکونی قبرستان کی جانب ہے۔وہاں کے مکینوں کا کہنا ہے کہ جب ہم لوگ رات کو عشاء کے بعد بالکونی میں آتے ہیں تو مفتی صاحب کی قبر سے تلاوت قرآن کی آواز آرہی ہوتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی محفل منعقد ہے۔

یہ باتیں مفتی صاحب کے صاحبزادے نے مجھے بتائی ہیں۔ یہ بات تو شریعت سے ثابت ہے کہ نیک لوگ اپنی قبروں میں عبادت بھی کرتے ہیں جیسا کہ نماز وغیرہ پڑھنا۔ چناچہ مفتی صاحب چونکہ شہید ہوئے اور شہید زندہ ہوتا ہے اس بنا پر جس طرح زندہ انسان کی آواز سنی جاسکتی ہے اسی طرح مفتی صاحب کی تلاوت قرآن کی آواز بھی وہاں کے لوگوں نے سنی اور کرامتاً یہ بات ممکن ہے۔

بہرحال، قارئین گرامی! یہ ممتاز عالم دین اور مفتی جناب عتیق الرحمان صاحب کے جسم کے محفوظ ہونے کا واقعہ اور اس سے متعلقہ باتیں تھیں۔مفتی صاحب چونکہ حق کی بات کرتے تھے اور باطل کے خلاف تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انھیں شہادت سے نوازا۔ جب میں حج کیلئے مکہ مکرمہ گیا تو میں نے مفتی صاحب کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے کہا کہ مفتی صاحب چلیں میں آپ کو آپکے گھر پہنچا دیتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ نہیں مجھے یہیں رہنے دیں ، میں یہیں ٹھیک ہوں۔یہ خواب میں نے انکے صاحبزادے عزیزم جمال عتیق سے بھی ذکر کیا۔معلوم ہوا کہ مفتی صاحب اللہ کے فضل وکرم سے جنتی ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

قرآنِ کریم کے کلام الٰہی اور دینِ اسلام کے سچا ہونے پر نا قابل انکار ثبوت

صدیوں سے محفوظ کروڑوں نعشیں:

میں نے تحقیق کی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے سے لے کراب تک لاکھوں شہید مسلمانوں اور دیگر سچے مسلمانوں کی لاشیں قبروں میں زمین کے اندر صدیوں اور سالوں سے صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ زندہ انسان کی طرح سورہے ہیں۔ اِن کا جسم بالکل تازہ اور نرم وملائم ہے جبکہ اِن لاشوں پر نہ تو کوئی مسالہ اور کیمیکل استعمال کیا گیا ہے اور نہ ہی زمین کے اندرانکی حفاظت کیلئے کوئی مشین نصب کی گئی ہے۔ نیز یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ زمین کے اندر لاشوں کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو دوسرے اربوں فاسق وفاجر مسلمانوں کی لاشیں بھی محفوظ رہتیں، مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ زمین میں بذاتِ خود کسی انسان کی لاش کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ یقیناً یہ حفاظت اس ہستی کی جانب سے ہے جس نے اس کائنات کو تخلیق کیا اور جسے ہم عربی زبان میں اللہ، فارسی میں خدا، انگریزی میں God اور ہندی میں بھگوان کہتے ہیں۔ یہ لاشیں اللہ کی خوشی اور اُن کے حکم سے محفوظ ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے سے لے کراب تک غیر مسلموں یعنی یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں سے کسی ایک بھی غیر مسلم کی لاش کیوں محفوظ نہیں ہے؟ اگر کسی کی لاش محفوظ بھی ہے تو اُس کی حفاظت کیلئے مسالہ یا کیمیکل استعمال کیا گیا ہے لیکن اسکے باوجود بھی وہ تازہ اور نرم وملائم حالت میں نہیں ہے، آخر کیوں؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے پہلے صرف ایک غیر مسلم یعنی فرعون کی لاش محفوظ ہے لیکن وہ بھی بقولِ قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسکے نافرمانوں کی عبرت کیلئے ہے اور اس کے باوجود فرعون کی لاش تازہ اور نرم و ملائم نہیں ہے جبکہ مسلمانوں کی لاشیں بالکل تازہ اور جسم زندہ انسانوں کی طرح بالکل نرم و ملائم ہے۔

استدلال:

میں ان واقعات و تحقیق سے یہ سمجھتا ہوں کہ دینِ اسلام سچا مذہب ہے اور قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیونکہ مسلمان اسلام کی پیروی کرنے والے اور قرآنِ کریم پر ایمان رکھنے والے کو کہا جاتا ہے۔ نیز میں نے یہ بھی سمجھا ہے کہ دینِ اسلام کے علاوہ دوسرے تمام مذاہب و ادیان جو انبیاء کرام کے ذریعے سے آئے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے پہلے تک اپنے اپنے دور میں سچے تھے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے دینِ اسلام کے مکمل ہوجانے کے بعد اب وہ تمام مذاہب منسوخ ہوگئے ہیں۔ جیسا کہ سورہ نمبر 3 سورہ آل عمران آیت نمبر 85 میں ہے کہ جو کوئی بھی دین اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی پیروی کرے گا تو اس کی یہ پیروی کرنا ہرگز قابل قبول نہ ہوگی اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے یعنی جہنمی ہوگا۔ اسی لئے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں سے کسی کی لاش بھی محفوظ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اُن کے عقائد اور تمام اعمال منسوخ ہیں۔

تمام شہدائے اسلام کی نعش ہائے مبارکہ محفوظ ہیں

میری روحانی تحقیق کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ بعثت سے لے کر اب تک یعنی ۲۰۱۱ء بمطابق ۱۴۳۱ھ تک تمام شہیدوں کی نعش ہائے مبارکہ بالکل تر و تازہ حالت میں صحیح وسالم اور محفوظ ہیں اور تاقیامت وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کئے جائیں گے ان کی نعشیں بھی محفوظ رہیں گی۔ اس بارے میں شرعی ثبوت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۴ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اُن کی زندگی کا شعور نہیں ۔

اسی طرح سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیئے گئے وہ مردہ ہیں بلکہ وہ سب زندہ ہیں اور اُن کے رب کے پاس سے ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

قارئین گرامی مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے شہداء اسلام کو واضح طور پر نہ صرف یہ کہ زندہ کہا ہے بلکہ ان کے زندہ نہ ہونے کے بارے میں سوچنے حتیٰ کہ گمان کرنے کو بھی منع کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام شہداء اسلام کی نعشہائے مبارکہ بالکل صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔

اگر کوئی غیر مسلم یہ کہے کہ میں تو قرآن کریم کو کلام الٰہی نہیں مانتا تو آپ کیسے ثابت کر سکتے ہیں کہ تمام شہداء اسلام کی نعشیں محفوظ ہیں اور صحیح وسالم ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ لاکھوں شہداء اسلام جو اپنی اپنی قبروں میں ہیں اور سب کو معلوم ہے کہ یہ اُن شہیدوں ہی کی قبریں ہیں، تو وہ غیر مسلم ان قبروں کو کھولے بغیر زمین کے اندر دیکھنے والے سائنسی آلات کے ذریعے دیکھ لے اور اس غرض سے دنیا کے تمام مسلم

قبرستانوں کو چیک کرلے انشاءاللہ تعالیٰ میری یہ تحقیق ۱۰۰ فیصد صحیح ثابت ہوگی نیز ہزاروں مسلمانوں کی چشم دید گواہی ہے جنہوں نے شہداء اسلام کے جسموں کے محفوظ رہنے کے واقعات کو دیکھا ہے اور آج بھی ایسے لوگ گواہی دے سکتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو میں ان کے واقعات کو بعد میں پیش کروں گا نیز میں غیر مسلم خواتین و حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے چوٹی کے مذہبی پیشواؤں اور روحانی ماہرین سے دریافت کرلیں کہ جو دعویٰ میں نے اوپر کیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ لوگ بھی جب گیان ودھیان کریں گے تو میرے اس دعوے کی تصدیق کردیں گے کیونکہ ہر مذہب میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی ریاضت و چلّہ کشی سے بہت سی حقیقت کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات، روحانی تحقیق و استخارہ اور مشاہداتی طور پر شہداء اسلام کی نعشوں کے محفوظ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں ان کی نعشیں محفوظ ہیں۔ ان شہداء اسلام میں سے بعض کی قبر کو کھولا گیا تو پورا قبرستان خوشبو سے معطر ہوگیا جیسا کہ مولانا عبدالعزیز صاحب لال مسجد والے کے بھائی مولانا عبدالرشید غازی صاحب کے ساتھ ہوا۔ اسی طرح جامعہ بنوریہ العامیہ سائٹ ایریا کے حضرت مولانا و مفتی عتیق الرحمان صاحب کی قبر کو کھولا گیا تو خوشبو سے قبرستان معطر ہو گیا اور وہاں پر موجود لوگوں نے واضح طور پر محسوس کیا بلکہ مفتی صاحب کے صاحبزادے عزیز جمال عتیق کا کہنا تھا کہ ان کے خون سے بھی خوشبو آرہی تھی۔ اسی طرح بعض شہداء کے جسم سے صدیوں بعد بھی تازہ خون نکلا جیسا کہ مولانا تقی عثمانی نے اپنی کتاب ''جہان دیدہ'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے کہ عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہوا تھا اور یہ واقعہ میں نے صحابہ کرام کے عنوان کے تحت ذکر کردیا ہے وہاں آپکو تفصیل سے مل جائے گا۔

بہرحال میں کچھ باتیں اُن دونوں آیات سے متعلق عرض کردوں جن میں شہداء اسلام کو زندہ کہا گیا ہے۔قارئین گرامی! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اور غالباً دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس بات سے واقف ہیں کہ انسان کی روح کبھی فنا نہیں ہوتی بلکہ انسانی جسم کے فنا ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ روح اگر فنا ہو جائے تو پھر انسان کو مرنے کے بعد جزا یا سزا کیسے دی جائے گی؟ نیز اسلامی عقیدے کے مطابق یہ بات بھی مسلّم ہے کہ مرنے کے بعد قبر میں منکر نکیر آ کر مردے سے چند سوال کرتے ہیں۔ظاہر سی بات ہے کہ جب روح باقی نہیں اور یہ کہ روح میں جان نہیں تو پھر سوال و جواب کے کیا معنی؟ لہذا ثابت ہوا کہ انسان دو جسموں سے مرکّب ہوتا ہے ایک روحانی جسم اور دوسرا یہ حِسی جسم ۔جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی مر گیا یا فلاں کا انتقال ہو گیا تو اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جسم مر گیا اور اس کا حِسی جسم بے جان ہو گیا کہ اب وہ شادی بیاہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی زندہ انسان کی طرح حرکات و سکنات کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے سوچیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے شہداء اسلام کو زندہ کہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی روح زندہ ہے جسم نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن شہیدوں کی جسم و روح دونوں زندہ ہیں ورنہ پھر شہداء اسلام کی کیا خصوصیت جبکہ مرنے کے بعد روح تو تمام انسانوں کی بھی باقی رہتی اور زندہ ہوتی ہے؟ لہذا جب صرف شہیدوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ زندہ ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جسم مع روح کے ساتھ زندہ ہیں۔

لیکن یہاں پر ایک سوال اٹھ رہا ہے کہ جب شہداء کی روح کے ساتھ جسم بھی زندہ ہے تو زندہ انسانوں کی طرح زندگی کے آثار مثلاً حرکت وغیرہ اس میں کیوں نہیں پائے جاتے؟ تو اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا کہ اُن کی زندگی ایسی ہے کہ تم اس کا شعور یا ادراک نہیں کر سکتے کہ وہ کس طرح سے زندہ ہیں۔

اس کی مثال یوں لیجیئے کہ کوئی زندہ انسان نیند میں سویا ہوا ہوتو ہم اس کو زندہ کہتے ہیں کیونکہ اس کی نبض چل رہی ہے حالانکہ زندہ انسان کی طرح نہ وہ چل پھر رہا ہے اور نہ ہی وہ زندہ انسانوں کی طرح حرکت میں ہے مگر وہ جس زندگی میں مصروفِ عمل ہوتا ہے اسے ہم خواب کہتے ہیں اور خواب کی زندگی کا شعور ہر انسان کو ہوتا ہے کیونکہ وہ روزانہ خود اس تجربہ سے گزرتا ہے۔ لہذا بالکل اسی طرح شہداء بھی زندہ انسانوں کی طرح اپنی قبروں میں سوئے ہوئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کی نبض نہیں چل رہی مگر جس طرح کی زندگی وہ گزار رہے ہیں اسکے بارے میں ہمیں کوئی تجربہ یا علم نہیں اس لئے ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔

دوسری چیز جو ان کے زندہ ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود قبروں میں زمین کے اندر زندہ انسانوں کی طرح صحتمند حالت میں ان کا فانی جسم تر و تازہ، نرم و ملائم، محفوظ اور صحیح وسالم ہے حالانکہ ظاہری جسم کو کھانا نہیں دیا جا رہا جبکہ زندہ انسان کو اگر چند دن بھی کھانا وغیرہ نہ دیا جائے تو اس کا جسم کمزور و لاغر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ شہداء اسلام زندہ ہیں بالکل بجا ہے۔

غرضیکہ زندہ انسان جو نیند کی حالت میں اور شہداء اسلام جو نعش کی حالت میں ہوں ان دونوں میں حرکت وسکون کے اعتبار سے جسمانی طور پر کوئی فرق نظر نہیں آتا کہ وہ دونوں بے حرکت لیٹے ہوتے ہیں۔ دیکھنے اور تجربہ کے اعتبار سے سوئے ہوئے زندہ انسان اور شہداء اسلام میں فرق ہے کہ زندہ انسان کی نبض چل رہی ہے لیکن شہداء اسلام کی نبض نہیں چل رہی ہوتی۔ مگر ان دونوں کی موجودہ زندگی میں سے ہم صرف زندہ انسان کی خواب کی حالت سے تجربہ کی بناء پر واقف ہیں مگر شہید کی حالت سے ناواقف ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ شہداء اسلام کی زندگی کا تم لوگوں کو شعور نہیں ہوسکتا۔

ایک اعتبار سے دیکھا جائے تو شہداء اسلام کی زندگی زندہ انسانوں کی زندگی سے زیادہ قوی ہے کیونکہ زندہ انسان اگر کھانا نہ کھائے تو وہ صحت مند نہیں رہ سکتا جبکہ شہداء اسلام جس حال میں قتل ہوئے تھے وہ اسی صحت مند حالت میں رہتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے شہداء کی زندگی زندہ انسانوں کی زندگی سے قوی تر ہے اور یہ اس لئے ہے کہ شہداء کے جسم کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے باطنی غذا دی جاتی ہے جس کی طاقت وقوت کا کوئی انسان اندازہ نہیں لگا سکتا جبکہ زندہ انسان کے جسم کو بلا واسطہ اللہ تعالیٰ غذا نہیں دیتا بلکہ دنیاوی کھانا دیا جاتا ہے تو ظاہر سی بات ہے کہ دنیاوی کھانا اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہوئے کھانے کا کہاں سے مقابلہ کرسکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ شہداء اسلام کے جسم سے بغیر خوشبو لگائے بھی خوشبو نکلتی ہے بلکہ ان کا خون بھی بسا اوقات معطر ہو جاتا ہے جبکہ عام زندہ انسانوں کے جسم سے خوشبو لگائے بغیر خوشبو نہیں آسکتی۔ کیونکہ شہداء کا کھانا پینا اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہوتا ہے جو پاکیزگی اور طہارت میں بے مثال ہوتا ہے۔ جبکہ دنیاوی کھانے پینے کی چیز میں وہ پاکیزگی نہیں رہتی لہذا اس کے کھانے والے کے جسم میں بھی اُس طرح کی روحانیت پیدا نہیں ہوتی کہ خود بخود ان کے جسم سے خوشبو آئے۔ ہاں انبیاء کے معاملات اس سے جدا ہوتے ہیں اسی لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے بھی خوشبو آتی تھی کیونکہ یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی پاکیزہ بندے ہوتے ہیں۔

مذکورہ دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے شہداء اسلام کے بارے میں یہ سوچنے اور خیال کرنے سے بھی منع کیا ہے کہ وہ مردہ ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انکی نبض متحرک نہیں ہوتی اس لئے عام انسان یہ سوچ سکتا تھا کہ وہ تو مر گئے اور مردہ ہیں اور وہ انہیں مردہ کہتے مگر چونکہ وہ شہداء زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس سے ان کو کھانا پینا فراہم کیا جاتا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ ان کا جسم فانی نہیں ہوتا یعنی سڑتا گلتا نہیں ہے اس لئے ان کو مردہ کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اور وہ مردہ ہو بھی کیسے سکتے ہیں؟ ان کی زندگی تو زندہ

انسانوں کی زندگی سے قوی تر ہے کہ بغیر ظاہری کھانا پانی استعمال کئے ہوئے ان کا جسم محفوظ ہے۔

بہرحال قارئین گرامی! شہداء اسلام کی محفوظ نعشیں گویا اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے کہ دیکھئے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہے اور اس کے دین کے لئے مر مٹتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے اتنا خوش ہوتا ہے کہ ان کے فانی جسموں کو بھی لا فانی اور نا مٹنے والا بنا دیتا ہے۔ بھلا بتایئے کہ ان کی روحوں کا کیا عالم ہوگا اور وہ کن کن خوشبوؤں اور راحتوں میں ہوں گے۔

نیز اِن محفوظ نعشوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام کے عقائد و اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہیں کہ ان عقائد اور اعمال کو اختیار کرنے والے جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاتے ہیں تو ان کو یہ مقام ملتا ہے کہ ان کے جسم بھی باقی رہتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے رزق بھی دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کہا ہے جیسا کہ بیان کردہ دونوں آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ بہت سے مسلمان جو دنیاوی اغراض کے لئے قتل ہو جاتے ہیں اللہ پاک نے ان کو زندہ کا لقب نہیں دیا۔ اسی لئے اگر عقائد و اعمال درست ہوں یعنی دین اسلام کا ماننے والا ہو لیکن دین اسلام کے لئے قتل نہ ہوا تو اس کو شہید اور زندہ نہیں کہا۔ نیز اگر عقائد و اعمال درست نہ ہوں تب بھی صرف قتل ہو جانا بے کار ہے جیسا کہ منافق، فاسق و فاجر مسلمانوں یا غیر مسلموں کا قتل ہونا۔

قارئین گرامی! شہداء اسلام سے متعلق چند باتیں ذکر کرنے کے بعد جو کہ آیات سے ثابت تھیں اب میں شہداء اسلام کے جسموں کے محفوظ رہنے کے واقعات جو کہ باوثوق ذرائع سے مجھ تک پہنچے ہیں اپنے اگلے مضامین میں ذکر کروں گا تا کہ روحانی اور قرآنی تحقیق کے بعد واقعاتی طور پر بھی ثابت ہو جائے کہ شہداء اسلام کی نعش ہائے مبارکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر اب تک محفوظ ہیں اور ان کی تعداد کروڑوں میں ہے کیونکہ اُس وقت سے لے کر اب تک اسلام و کفر کے درمیان جتنی بھی جنگیں

ہوئیں اوران میں جتنے بھی مسلمان قتل کئے گئے قرآن کی روشنی میں وہ سب زندہ ہیں لہذا اُن سب کی نعشیں محفوظ اور صحیح وسالم ہیں۔

کائناتی سوچ اور ذاتی سوچ والے انسان میں فرق

دنیا کے تمام انسان ایک جیسی سوچ نہیں رکھتے۔ چنانچہ کچھ لوگ کائناتی، کچھ لوگ عالمی، کچھ لوگ ملکی، کچھ لوگ صوبائی، کچھ لوگ ضلعی، کچھ لوگ علاقائی، کچھ لوگ خاندانی اور کچھ لوگ صرف ذاتی سوچ رکھتے ہیں کہ انکی سوچ کا محور صرف انکی ذات ہی ہوتی ہے اور وہ ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہیں کہ میں کل کیا کھاؤں گا، کیا پہنوں گا، کہاں رہوں گا، میری مالی ترقی کیسے ہوگی، میں صحت مند کیسے رہوں گا، مرنے کے بعد میرا کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

غرضیکہ انکی سوچ انکی ذات کے گرد ہی گھومتی رہتی ہے۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ خاندان والوں، علاقہ والوں، ضلع والوں، صوبوں والوں، ملک والوں اور دنیا والوں کا کیا حال ہے اور ان پر کیا بیت رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی ذاتی سوچ رکھنے والوں کیلئے ایک حدیث مشہور ہے جس کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں بستی کو تباہ و برباد کردو کہ وہاں جرائم اور گناہ بہت بڑھ گئے ہیں اور وہاں کے لوگ حد سے زیادہ نافرمان ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اس علاقے میں فلاں شخص بڑا متقی اور پرہیزگار ہے اس کا کیا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو بھی ان کے ساتھ ہی ہلاک کردو کیونکہ اس کو ساری زندگی اپنی ہی فکر رہی مگر اپنے پڑوسیوں اور محلہ والوں کیلئے کبھی نہ سوچا کہ ان کا دنیاوی اور دینی بھلا کیسے ہو اور یہ لوگ کس حال میں ہیں۔

میری اپنی رائے کے مطابق اس وقت پوری دنیا میں تقریباً 95 فیصد تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے جس کی وجہ سے آج ہمارا معاشرہ بے یارومددگار نظر آتا ہے۔ میں ایسے لوگوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی

سوچ تبدیل کرتے ہوئے خاندانی سوچ اور جس قدر ممکن ہو اس سے بھی اعلیٰ سوچ اختیار کریں تا کہ ہر انسان کی سوچ اس طرح ہونے سے دنیا میں امن وسکون قائم ہو، غریبوں اور مسکینوں کی امداد ہو اور یہ دنیا پھلے پھولے۔

قارئین گرامی! اس ذاتی سوچ رکھنے والوں کے بالکل برعکس کچھ لوگ کائناتی سوچ رکھنے والے بھی ہوتے ہیں۔ ان میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ ہم نے انکو تمام جہان والوں کیلئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت میں 'عالم' کی جمع 'عالمین' استعمال کیا گیا ہے جسکے معنی 'تمام جہاں' یعنی کائنات کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس عالم دنیا کیلئے نہیں بلکہ پوری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ رحمت کا مطلب دوسروں پر رحم وکرم کرنا یعنی ان کو فائدہ پہنچانا ہے۔

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنوں کیلئے 'رؤف رحیم' کہا ہے۔ 'رحیم' کے معنی ہیں دوسروں کو فائدہ پہنچا کر ان پر رحم کرنے والا اور 'رؤف' کے معنی ہیں دوسروں سے تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور کر کے رحم کرنے والا۔ بہرکیف قرآن کریم کی دونوں آیات سے یہ ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کائناتی سوچ رکھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اس بات کی گواہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی صرف اپنی ذات وخاندان اور ملک وقوم کیلئے ہی نہیں سوچا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی تمام مخلوقات کی بہتری وبھلائی اور ان سے تکالیف و پریشانیوں کو دور کرنے کی سوچتے تھے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر پوری دنیا کے انسان مسلم ہوں یا غیر مسلم، اپنی اپنی سوچ کائناتی بنالیں اور اسکے مطابق حتی الامکان جدوجہد کر کے زندگی گزاریں تو یہ بعید نہیں کہ یہ دنیا امن وسکون کا گہوارہ بن کر تباہی و بربادی سے محفوظ ہوجائے اور یہ دنیا جنت نما بن جائے۔

لیکن یہاں یہ بات سامنے رکھنا ضروری ہے کہ ہر انسان جس سوچ کا حامل ہوتا ہے اس پر اسی سوچ کے مطابق کوشش اور جدوجہد کرنا لازم ہوتا ہے۔ مثلاً، یہ درست نہیں کہ سوچ تو ملکی سطح کی بنالیں اور جدوجہد اور کوشش صرف صوبائی سطح کی ہو کیونکہ اگر صرف سوچ رکھنے سے نتیجہ برآمد ہونے لگے تو پھر تو ہر شخص ہی کائناتی سوچ بنالے۔ اس لئے صرف سوچ بنانے سے کیا ہوتا ہے؟ اسی بات کو علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں کہا ہے...

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلب سلیم

بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا کہ سوچ کے مطابق ہر انسان کو قربانی دینی ہوتی ہے اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ چناچہ انسانوں اور جناتوں میں سب سے بلند اور اونچی سوچ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی تو اسی سوچ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جدوجہد اور کوششیں کرنی پڑیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے جسکا مفہوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اتنی تکالیف پہنچائی گئی ہیں جتنی تکالیف کسی اور کو نہیں ہوئیں۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوچ کائناتی اور سب سے اونچی تھی تو اسی کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی بھی دینی پڑی اور جدوجہد بھی کرنی پڑی اور اس کی گواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی ہے۔ تفصیل کیلئے قرآن وسنت اور سیرت پر مبنی کتابوں کا مطالعہ کریں، ابھی تفصیل کا موقع نہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ سوچ کے مطابق ہر انسان کو جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیئے ورنہ نتیجہ سوچ کے مطابق برآمد نہیں ہوگا۔

نیز یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہر انسان کی جو سوچ ہوتی ہے اسی سوچ کے مطابق اس کی آزمائش اور امتحان بھی ہوتا ہے۔ جانی و مالی بلکہ ہر طرح کی بلاؤں، آفتوں اور پریشانیوں کو اس پر مسلط کر کے آزمایا جاتا ہے کہ اس کے صبر کا پیمانہ اسکی سوچ کے مطابق ہے یا نہیں۔ اب اگر وہ اپنی سوچ کے مطابق اس امتحان میں سو فیصد کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر اسی کے مطابق اس کو طاقت اور عہدہ دیا جاتا ہے اور پھر اسکی سوچ کے مطابق نتیجہ برآمد ہونے لگتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سوچ کے مطابق آزمائش و امتحان اور پھر اس امتحان میں کامیابی کے مطابق عطا و ثواب مل جاتا ہے۔

ایسا نہیں کہ آزمائش تو کائناتی ہو اور کامیابی بھی کائناتی ہو مگر اس کی عطا و جزا عالمی یا ملکی ہو۔ اس کا ثبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کائناتی سوچ پھر اسکے مطابق ابتلا و امتحان پھر سو فیصد کامیابی اور اسی کائناتی سوچ و ابتلاء کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام و مرتبہ کا ملنا ہے کہ بالاتفاق تمام انسانوں اور جناتوں میں سب سے بلند اور اونچا مقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات میں اگر کسی کا مقام و مرتبہ ہے تو وہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ آدم کے سردار ہیں اور سید الکونین ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ ہر انسان کو اپنی سوچ کے مطابق جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور ابتلا و امتحان میں صبر کے مطابق اس کو مقام و مرتبہ بھی عطا کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہر انسان کی جو سوچ ہوتی ہے اور پھر اسی سوچ کے مطابق دنیا میں جو جدوجہد اور کوشش کرتا ہے، آزمائش و امتحان میں صبر کرتا ہے، اگر وہ مرتے دم تک اسی پر قائم رہا تو مرنے کے بعد بھی اسی سوچ کے مطابق جدوجہد وغیرہ کا ثواب ملتا ہے۔ لیکن اگر وہ غیر مسلم تھا اور کفر ہی پر انتقال ہوا تو اس کی سوچ و فکر اور اس کی جدوجہد کے مطابق اور آزمائش و ابتلاء پر صبر کے بدلے اس سے عالم برزخ اور جہنم میں عذاب کو کم کر دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرپور مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کی وجہ سے کافروں کی جانب سے جو تکالیف پہنچیں ان پر صبر بھی کیا لیکن وہ مسلمان نہ ہو سکے اور کفر پر ہی ان کا انتقال ہوا مگر اس کے باوجود حدیث میں ہے کہ ان کو جہنم میں سب سے ادنی درجے کی سزا ہو گی کیونکہ انہوں نے سب سے اعلیٰ مقام و مرتبہ رکھنے والی کائناتی سوچ کے حامل ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی۔

معلوم یہ ہوا کہ غیر مسلموں کو بھی مرنے کے بعد ان کی سوچ و فکر کے درجے اور اس کی جدوجہد اور آزمائش و امتحان میں صبر کے مطابق اس کا صلہ ملے گا مگر اس صورت میں کہ انکے اعمال کے بقدر عذاب میں کمی کر دی جائے گی۔ اس لئے اس ضمون سے غیر مسلم بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ وہ اپنی سوچ کائناتی بنائیں اور مذکورہ تعلیمات پر عمل کر کے دنیا میں اور مرنے کے بعد بھی اس کا صلہ پائیں۔

قارئین گرامی! میں نے سب سے ادنی اور اعلیٰ سوچ کا ذکر کیا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جتنی بھی سوچیں ہیں ان کے بارے میں خود ہی اندازہ لگا کر باقی باتیں سمجھ جائیں۔

بہر کیف میں نے مذکورہ تحریر کا عنوان ' کائناتی سوچ اور ذاتی سوچ والے انسان میں فرق' سے متعلق باتیں عرض کر دی ہیں اب فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ آپ کی سوچ کیا ہے، کیا ہونی چاہئے اور یہ کہ آپ اس کے مطابق محنت اور جدوجہد کر رہے ہیں یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ تمام انسانوں نیک ارادوں والا اور ان کی سوچوں کے مطابق عمل کرنے والا بنا دے، آمین!

E 9/13/2022 10:03 PM PAGE 33 (1,1)

تمام صحابہ کرام علیہم اجمعین کی نعشیں محفوظ ہیں

جن ہستیوں کی ایمان کی حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی اگر چہ تھوڑی ہی دیر کیلئے ہو ان کو صحابی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی کہا جاتا ہے بشرطیکہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

امتّ مسلمہ کا اتفاق ہے کہ ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مقام کو غیر صحابی نہیں پا سکتا۔

اور یہ کہ امتّ مسلمہ میں ان کا شمار سب سے افضل ہستیوں میں ہوتا ہے نیز انبیاء کرام علیہم السلام تو معصوم ہوتے ہیں لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں اور اگر ان میں کسی سے گناہ کا ارتکاب بھی ہوا تو انہوں نے توبہ کر لی تھی۔

قرآن کریم میں جا بجا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف و توصیف مذکور ہے۔

مثلاً سورۃ الفتح، سورہ نمبر 48، آیت نمبر 29 میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو انکے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع و سجود کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور خوشنودی کو تلاش کرتے ہوئے دیکھو گے وغیرہ وغیرہ۔

نیز قرآن کریم سورۃ المائدہ، سورہ نمبر 5، آیت نمبر 119 میں واضح طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ مقام و مرتبہ ان کو کیوں نہ حاصل ہو کہ جتنی بھی قربانیاں انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام کیلئے دیں اتنی قربانیاں کسی نے بھی نہیں دیں۔

نیز وہ لوگ صاف گو، صاف دل اور گفتار و کردار کے پکے تھے کہ اللہ نے بھی ان کی تعریف کی اور یہی تعریف ان کے لئے کافی ہے۔

بہر حال میری روحانی تحقیق کے مطابق تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نعشیں مبارکہ محفوظ ہیں۔ صاحب نظر بزرگان دین جب روحانی طور پر تحقیق کریں گے تو انشاء اللہ میری اس تحقیق اور دعوے کو سچ پائیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلا واسطہ شاگرد تھے اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ جیسا کہ میں یہ بات انبیاء کرام علیہم السلام کے ضمن میں بتا چکا ہوں کہ زمین نعشوں کو بذات خود محفوظ نہیں رکھتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی سے زمین کو حفاظت کا حکم کرتا ہے۔

لہذا جب اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے خوش ہے تو لامحالہ ان کی نعشیں بھی محفوظ ہوں گی۔ نیز جب کروڑوں کی تعداد میں سچے مومنین ومومنات کی نعشیں محفوظ ہیں تو اُن افضل ہستیوں کی بدرجہ اولیٰ محفوظ ہوں گی۔

فی الحال میں صرف پانچ صحابہ کرام کی نعشوں کے محفوظ رہنے کے واقعات ذکر کروں گا۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو کہ مرادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خسر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور عدل وانصاف کے پیکر تھے ان کا جسم مبارک بھی بالکل صحیح وسالم اور محفوظ ہے۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب دو یہودی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جسم مبارک سرنگ کھود کر نکال لے جانا چاہتے تھے تو وہ دونوں پکڑے گئے۔

اس واقعہ کے بعد اُس وقت کی حکومت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں عظیم خلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبروں کے چاروں طرف شیشہ پلائی دیوار قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس مقصد کیلئے جب چاروں اطراف میں کھدائی کی جا رہی تھی تو کھدائی کے دوران دو پاؤں صحیح وسالم نظر آئے اور یہ دونوں پاؤں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تھے جس سے ثابت ہوا کہ ان کا جسم مبارک بھی محفوظ ہے۔

ایک مرتبہ میں کمپیوٹر پر انگریزی زبان میں محفوظ نعشوں کے واقعات لکھ رہا تھا لیکن اتفاق سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ لکھنا بھول گیا تھا کہ انہی دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بس کی ڈرائیونگ کر رہا ہوں اور بس اسٹاپ پر پہنچ چکا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میری بس کا پچھلا ٹائر کسی شخص کی دونوں پنڈلیوں پر سے گزر گیا ہے۔

جب میں بس کے بائیں جانب والا سائیڈ کا شیشہ دیکھتا ہوں تو ایک شخص لیٹا ہوا نظر آیا جس کی دونوں پنڈلیوں سے میری بس گزر گئی تھی۔

بعد میں جب میں نے روحانی طور پر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی تھے جو مجھے یاد دلا رہے تھے کہ تم مجھے بھول کر گزر گئے ہو۔

قارئین گرامی! اگر چہ آپ اس خواب اور روحانی تحقیق کو نہ مانیں لیکن کھدائی کے دوران جو نظر آیا تھا اس کو ہی مان لیں میرا مدّعا ثابت ہے۔

کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب سے اپنے دل میں بغض رکھتے ہیں۔

ان سے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا اگر (نعوذ باللہ تعالیٰ) وہ دونوں اتنے ہی برے تھے تو جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب کے ذریعہ دونوں ملعون یہودیوں کو پکڑوایا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ان دونوں خلفاء کو اپنے پہلو میں خواب کے ذریعہ دفن کرنے سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟

نیز اگر دونوں دفن ہو بھی گئے تھے تو آج چودہ سو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی آپ ﷺ نے کسی کو مذکورہ حکم نہیں دیا۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے دل میں ان دونوں صحابیوں کے خلاف بغض رکھتے ہیں وہ نہایت ہی سنگین جرم کر رہے ہیں اور محمد ﷺ پر اس حد تک بے خبری کا الزام ہے کہ چودہ سو سال کا عرصہ گزر گیا اور آپ ﷺ کو روحانی طور پر پتہ نہ چل سکا کہ ان کے پہلو میں دو ایسے شخص مدفون ہیں جن سے میں اور میرا رب ناراض ہیں؟ (نعوذ باللہ من ذالک)

بہرحال اب آگے میں مزید چار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات کو ذکر کرنے جا رہا ہوں جن میں سے دو صحابہ حضرت حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی جو میرے ترمذی شریف کے استاد بھی ہیں نیز جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی کے نائب صدر اور سابق چیف جسٹس شریعت اَپیلیٹ بینچ آف پاکستان ہیں اور دنیا میں مستند عالم دین و مفتی مانے جاتے ہیں۔

ان کی ایک کتاب بنام ''جہان دیدہ'' جو دراصل ایک سفرنامہ ہے اور مکتبہ ادارۃ المعارف کورنگی کراچی کی جانب سے ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اسکے صفحہ نمبر ۵۵ پر (ایک ایمان افروز واقعہ) کے تحت حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے جسموں کے محفوظ رہنے کا واقع ہے جو میں یہاں بیان کرنے جا رہا ہوں۔

تاکہ قارئین گرامی تک پوری بات سامنے آجائے اور کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے وہ لکھتے ہیں کہ ''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے مزارات کے ساتھ اِسی صدی میں ایک عجیب و غریب اور ایمان افروز واقعہ رونما ہوا جو آجکل بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔

یہ واقعہ میں نے پہلی بار جناب مولانا ظفر احمد صاحب انصاری سے سنا تھا پھر بغداد میں وزارت اوقات کے ڈائیریکٹر تعلقات عامہ جناب خیر اللہ حدیثی صاحب نے بھی اجمالاً اس کا ذکر کیا یہ ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے۔

اس وقت عراق میں بادشاہت تھی۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کی قبریں اُس وقت یہاں (مسجد سلمان کے احاطے میں) نہیں تھیں بلکہ یہاں سے کافی فاصلے پر دریائے دجلہ اور مسجد سلمان کے درمیان کسی جگہ واقع تھیں۔

۱۹۲۹ء میں بادشاہ وقت نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ ہماری قبروں میں پانی آ رہا ہے اس کا مناسب انتظام کرو۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ دریائے دجلہ اور قبروں کے درمیان کسی جگہ گہری کھدائی کر کے دیکھا جائے کہ دجلہ کا پانی اندرونی طور پر قبروں کی طرف رس رہا ہے یا نہیں۔

کھدائی کی گئی لیکن پانی رسنے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے چنانچہ بادشاہ نے اس بات کو ایک خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا لیکن اس کے بعد پھر غالباً ایک سے زیادہ مرتبہ وہی خواب دکھائی دیا جس سے بادشاہ کو بڑی تشویش ہوئی اور اس نے علماء کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ واقع بیان کیا۔

ایسا یاد پڑتا ہے کہ اُس وقت عراق کے کسی عالم نے بھی بیان کیا کہ انھوں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ لہذا مشورے اور بحث وتمہید کے بعد یہ بات قرار پائی کہ دونوں بزرگوں کی قبر مبارک کو کھود کر دیکھا جائے اور اگر پانی وغیرہ آ رہا ہو تو ان کے جسموں کو منتقل کیا جائے، اُس وقت کے علماء نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا۔

چونکہ قرونِ اولیٰ کے دو عظیم بزرگوں اور صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبروں کو کھولنے کا تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا اس لئے حکومت عراق نے اس کا بڑا زبردست اہتمام کیا اور اس کے لئے ایک تاریخ مقرر کی تاکہ لوگ بھی اس عمل میں شریک ہو سکیں۔

اتفاق سے وہ تاریخ ایام حج کے قریب تھی لہذا جب اس ارادے کی اطلاع حجاز پہنچی تو وہاں حج پر آئے ہوئے لوگوں نے حکومت عراق سے درخواست کی کہ اس تاریخ کو قدرے مؤخر کر دیا جائے تاکہ حج سے فارغ ہو کر جو لوگ عراق آنا چاہیں آسکیں۔

چنانچہ حکومت عراق نے حج کے بعد ایک تاریخ مقرر کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ مقرر تاریخ پر نہ صرف اندرون عراق بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی خلقت کا اس قدر از دہام ہوا کہ حکومت نے سب کو یہ عمل دکھانے کے لئے بڑی بڑی اسکرینیں دور تک فٹ کیں تاکہ جو لوگ براہ راست قبروں کے پاس یہ عمل نہ دیکھ سکیں وہ ان اسکرینوں پر اس کا عکس دیکھ لیں۔

اس طرح یہ مبارک قبریں کھولی گئیں اور ہزار ہا افراد کے سمندر نے یہ حیرت انگیز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تقریباً تیرہ صدیاں گزرنے کے باوجود دونوں بزرگوں کی نعش ہائے مبارکہ صحیح وسالم اور تر و تازہ تھیں۔ ایک غیر مسلم ماہر امراض چشم بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے نعش مبارک کہ دیکھ کر بتایا کہ ان کی آنکھوں میں ابھی تک وہ چمک موجود ہے جو کسی مردے کی آنکھوں میں انتقال کے کچھ دیر بعد بھی موجود نہیں رہ سکتی چنانچہ وہ غیر مسلم یہ منظر دیکھ کر اللہ کے فضل وکرم سے مسلمان ہو گیا۔

نعشہائے مبارکہ کو منتقل کرنے کیلئے پہلے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قریب جگہ تیار کر لی گئی تھی۔ وہاں تک جانے کیلئے نعشہائے مبارکہ کو جنازے پر رکھا گیا، اس میں لمبے لمبے بانس باندھے گئے اور ہزارہا افراد کو کندھا دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح اب ان دونوں بزرگوں کی قبریں موجودہ جگہ پر بنی ہوئی ہیں۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب انصاری کا بیان ہے کہ ۱۹۲۹ء کا واقعہ مجھے یاد ہے۔ اُس زمانے میں اخبارات کے اندر اس کا بڑا چرچا ہوا تھا۔ اور اُس وقت ہندستان سے ایک ادبی گھرانے کا ایک جوڑا عراق گیا ہوا تھا۔ اُن دونوں میاں بیوی نے یہ واقعہ بچشم خود دیکھا اور غالباً بیوی نے اپنے اِس سفر کی روداد کو اپنے سفر نامے میں تحریر کیا جو کتابی شکل میں شائع ہوا اور اس کی ایک کاپی حضرت مولانا کے پاس محفوظ ہے۔

اس سفر نامے میں یہ بھی مذکور ہے کہ اُس وقت کسی غیر ملکی فرم کے ذریعے اس پورے عمل کی عکس بندی بھی کی گئی تھی اور بہت سے غیر مسلم بھی یہ واقعہ خاص طور پر دیکھنے آئے تھے وہ اس اثر انگیز منظر سے نہ صرف بہت متاثر ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں نے اس منظر کو دیکھ کر دین اسلام قبول کر لیا۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنے دین کی حقانیت کیلئے ایسے معجزے کبھی کبھی دکھاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ ہم ان کو آفاق میں بھی اور خود ان کے وجود میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ حق صرف وہی ذات باری تعالیٰ ہے۔ (فصلت، سورہ نمبر 41، آیت نمبر 53)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں تو یہ عجیب وغریب اتفاق ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کے دادا کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آ چکا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے سب سے پہلے شہید تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن فرمایا تھا۔

اُس وقت مسلمانوں کی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ شہداء کو دفن کرنے کیلئے کفن تک میّسر نہ تھے۔اس لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں کفن دیا گیا جس میں چہرہ تو چھپ گیا لیکن پاؤں کھلے رہے جن پر گھاس ڈالی گئی تھی۔

یہ قبر نشیب میں واقع تھی۔اتفاق سے چالیس سال بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہاں سیلاب آ گیا اور وہاں سے ایک نہر نکالنی پڑی۔اُس موقع پر قبر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کھولا گیا تو دونوں بزرگوں کے اجسام بالکل صحیح وسالم اور تروتازہ تھے۔

بلکہ ایک روایت یہ ہے کہ اُن کہ چہرے پر جو زخم تھا اُن کا ہاتھ اُس زخم پر رکھا ہوا تھا۔لوگوں نے ہاتھ وہاں سے ہٹایا تو تازہ خون بہنے لگا پھر ہاتھ دوبارہ وہاں رکھا تو خون بند ہو گیا (طبقات ابن سعد صفحہ ۵۶۲، ۵۶۳ ج۔۳)

حضرت مولانا و مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا بیان کردہ واقعہ جو میں نے ان کی کتاب ''جہان دیدہ'' سے نقل کیا ہے اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے اجسام مبارک بالکل تروتازہ، صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔

نیز ان دونوں کے ساتھ مولانا موصوف نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے اجسام محفوظ ہونے کا بھی واقعہ بیان فرمایا اور قرآن کریم کی آیت سے استدلال کیا کہ یہ ایک معجزہ ہے جو دین حق کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی دکھاتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان واقعات سے دین اسلام کے بارے میں مسلمانوں کا یقین مزید مضبوط ہوگا اور وہ اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کریں گے نیز غیر مسلم خواتین و حضرات اسلام میں داخل ہوں گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ فکر و عمل

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہم سب مسلمانوں کیلئے ایک بہترین نمونہ ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الاحزاب،آیت نمبر 21 میں فرمایا ہے کہ تم سب کیلئے یعنی کہ ایسے شخص کیلئے جو اللہ اور روزِ آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

اس آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ مومن کامل کیلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔لہذا ہم سب مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ ہمارا طرزِ فکر اور طرزِ عمل صرف اسی طرح ہو جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ورنہ ہم نہ تو اس دنیا میں مکمل کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی مرنے کے بعد والی زندگی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز فکر اور سوچنے کا انداز یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں مسلمانوں کی دنیوی و اخروی کامیابی کیلئے سوچا کرتے تھے وہیں غیر مسلموں کیلئے بھی فکر مند رہا کرتے تھے کہ کسی طرح یہ لوگ بھی دین اسلام میں داخل ہو جائیں تاکہ ان کی دنیوی زندگی کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی بھی کامیاب ہو جائے۔اسی سوچ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر فکر مند ہو جاتے تھے کہ ایسا لگتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان دیدیں گے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا نہ سوچیں کہ خود اپنی جان پر بات آجائے جیسا کہ سورہ الکہف،آیت نمبر 6 میں ہے کہ اگر یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

ایمان نہ لائے تو شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے غم میں اپنی جان دیدیں گے۔اسی طرح سورہ الشعراء، آیت نمبر 3 میں ہے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ایمان نہ لانے پر اپنی جان دیدیں گے۔

مندرجہ بالا دونوں آیات کا مطلب بالکل واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کیلئے بہت فکرمند رہا کرتے تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آیات کے ذریعہ تسلی دی کہ اتنا نہ سوچئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہوکر ہلاک ہوجائیں۔کیونکہ ایمان وکفر تو قیامت تک رہے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ان کو تبلیغ کرنا اور سمجھانا ہے، ہدایت دینا یا نہ دینا میرا کام ہے۔یہ عالم، ابتلاء وامتحان کی جگہ ہے۔یہاں ہم آزماتے ہیں کہ کون میری باتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون ایمان نہیں لاتا۔ورنہ اگر جبراً کافروں کو مسلمان بنانا ہوتو یہ میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تبلیغ کردیں پھر بروزِ قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ یہ لوگ دین اسلام میں داخل کیوں نہیں ہوئے تھے۔

قارئین گرامی! مذکورہ دونوں آیات سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں کے بارے میں کیا طرزِ فکر تھا۔جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کا تعلق ہے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پوری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قلبی طور پر پرسکون تو رہے لیکن جسمانی طور پر مختلف حالات کی وجہ سے پریشان بھی رہے جیسا کہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا مفہوم ہے کہ مجھے اللہ کے راستے میں اتنی تکلیف پہنچائی گئی جتنی تکلیف کسی اور کو نہیں پہنچائی گئی۔

اس حدیث سے ہم سب مسلمان اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو پھیلانے کیلئے کتنی محنت کی ہوگی اور کس قدر سخت حالات کا سامنا کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود ہجرت کے بعد 27 جنگوں میں شریک ہوئے حتی کہ غزوۂ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہو گئے اور رخسارِ مبارک بھی زخمی ہوا۔ غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز فکر و طرز عمل مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کیلئے بھی تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو بالکل چھوڑ دیا ہو اور ان سے منہ موڑ لیا۔ تقریباً یہی طرز فکر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام کا رہا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کیلئے تبلیغ کی تھی۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آج تقریباً 7 ارب انسانوں میں سے 75 فیصد غیر مسلم اور صرف 25 فیصد مسلمان ہیں مگر آج انبیاء کے نائبین علماء کرام میں سے اکثر غیر مسلموں کے بارے میں نہیں سوچتے بلکہ ساری طاقت صرف مسلمانوں پر ہی خرچ کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہودی، عیسائی، ہندو اور بدھست وغیرہ بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہیں۔ اگر ہم لوگ ان لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر نہیں کریں گے تو اسلام کبھی بھی غالب نہیں ہو سکے گا۔ لہذا ہم مسلمانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ خود کو دین اسلام پر قائم رکھتے ہوئے ان غیر مسلموں کے بارے میں بھی سوچیں اور ایسا طرز فکر و عمل اختیار کریں کہ یہ لوگ بھی آسانی سے دین اسلام میں داخل ہو جائیں۔

یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ آج تقریباً 75 فیصد مسلمان دین اسلام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ دین اسلام کی بدنامی اور جگ ہنسائی کا بھی سبب بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے کہا کہ وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود یہ ہیں مسلماں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

بھلا بتائیے اس صورتحال میں کس منہ سے ہم غیر مسلموں کو دین اسلام کی جانب راغب کر سکیں گے؟ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز فکر و عمل کو اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق ڈھالیں تا کہ غیر مسلم ہماری گفتار و کردار سے متاثر ہو کر دین اسلام کی طرف بڑھ سکیں۔ اگر ہم خود ایسا نہیں کریں گے اور دین اسلام کی جگ ہنسائی کا سبب بنتے رہیں گے تو یہ مشکل ہے کہ غیر مسلم دنیا اسلام کو قبول کرے اور یہ دین غالب ہو سکے۔ کیونکہ اس صورت میں ہم خود ہی دین کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے نمایاں طرز فکر و عمل یہ تھا کہ پہلے خود اچھا سوچتے، عمل کرتے پھر دوسروں کو وعظ کرتے تھے جبکہ آج معاملہ بالکل برعکس ہوتا جا رہا ہے کہ ہم خود عمل نہیں کرتے اور دوسروں کو ہی وعظ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز فکر و عمل اختیار کرنے کی توفیق دے، آمین!

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نعشیں مبارکہ محفوظ ہیں

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا جسم مبارک صدیوں سے زندہ انسانوں کی طرح صحیح وسالم اور محفوظ ہے ۔حضرت آدم علیہ السلام سے لےکر آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے جن میں سے تمام کا انتقال ہوا سوائے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے کہ بقول قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ ہی آسمان پر اٹھالیا ہے۔

مزکورہ دعویٰ کی دلیل حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مرفوع حدیث ہے جو ابوداؤ د شریف اورنسائی شریف کے حوالے سے جمع الفوائد جلد نمبر ا حدیث نمبر ۱۹۲۴ کے تحت مذکور ہے۔اس حدیث کا ترجمہ ومفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا۔اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن تمام انسان بے ہوش ہوجائیں گے لہذا جمہ کے دن تم لوگ میرے اوپر کثرت سے درود بھیجنا کیونکہ تم لوگوں کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کا درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو زمین میں گل سڑ چکے ہونگے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو انبیاء کرام علیہم السلام کی نعشوں کو سڑانے گلانے سے منع کردیا ہے۔

قارئین گرامی !مذکورہ حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نعش ہائے مبارکہ زمین میں صحیح وسالم اور محفوظ ہیں ۔نیز حدیث مذکورہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زمین میں بذات خود

انسانی نعشوں کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت و استعداد نہیں ہے کیونکہ حفاظت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اجسام انبیاء کرام علیہم السلام کے کھانے سے منع کیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے جیسا کہ ہم سب ہی کو معلوم ہے کہ اربوں کھربوں دیگر مسلمانوں کی نعشیں زمین میں سڑ گل گئیں اور گورکنوں کا مشاہدہ بھی ہوتا رہتا ہے کہ پرانی قبروں سے صرف انسانی ہڈیاں ہی نکلتی ہیں لہذا ثابت ہوا کہ اگر زمین میں مردہ جسم انسانی کو محفوظ رکھنے کی بذات خود صلاحیت ہوتی تو انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح دیگر عام مسلمانوں کی بھی ساری نعشیں محفوظ رہتیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔

اربوں کھربوں عام مسلمانوں کی نعشوں کا محفوظ نہ رہنا اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نعشوں کا محفوظ رہنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام سے انکی عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ اور پرہیز گاری سے راضی اور خوش ہے۔ اسی لئے اللہ نے ان کے جسموں کو بھی مٹی اور قبر کے کیڑے مکوڑوں سے محفوظ کر دیا جو کہ ایک طرح سے ان کا اعزاز و اکرام ہے اس لئے کہ جسم کا پھولنا، پھٹنا اور پھر اس سے بدبو آنا اچھی بات نہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے منتخب اور چنیدہ بندے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو من و عن اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں اور چونکہ بچوں اور فرشتوں کی طرح معصوم ہوتے ہیں اس لئے ایسی ہستیوں کیلئے یہ مناسب نہیں تھا کہ ان کا جسم خاکی مٹی میں مل جائے۔

لیکن عام مسلمانوں کی نعشیں اس لئے سڑ گل جاتی ہیں کہ ان میں سے اکثر جھوٹے، منافق، فاسق و فاجر اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان بھی ہوتے ہیں لہذا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کہ اس معیار پر پورے نہیں اترتے جس کی وجہ سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ اسی لئے ایسے لوگوں کی نعشیں سڑ گل جاتی ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ زمین نعشوں کو صرف اللہ کے حکم کی وجہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

اگر کوئی غیر مسلم یہ سوال کرے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نعشوں کو محفوظ ثابت کرنے کیلئے آپ نے جو دلیل دی ہے وہ ایک حدیث ہے جبکہ ہم لوگ (غیر مسلم) حدیث کو مانتے ہی نہیں؟ تو اسکے تین جواب ہیں:

۱) پہلا جواب یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا مقام ورتبہ شہیدوں سے بہت ہی بلند و بالا ہے۔ لہذا جو مسلمان دین اسلام کیلئے قتل ہوئے جب ان کی نعشیں محفوظ ہیں (جیسا کہ میرے دیگر مضامین میں شہداء اسلام کے سچے واقعات سے ثابت ہے) تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام کی نعشیں کیوں محفوظ نہ ہونگی؟

۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ آجکل ایسے سائنسی آلات موجود ہیں کہ جن کے ذریعہ زمین کے اندر محفوظ جسموں کو باآسانی دیکھا جاسکتا ہے لہذا جہاں کہیں بھی یقینی طور پر معلوم ہو کہ یہ نبی کی قبر ہے اسے کیمرہ کی مدد سے دیکھا جاسکتا ہے۔

۳) تیسرا جواب یہ ہے کہ غالباً نورالدین زنگی رحمتہ اللہ کے زمانے میں یہ واقعہ بہت ہی مشہور ہوا تھا کہ دو یہودی سرنگ کھود حضرت محمد ﷺ کی نعش کے قریب پہنچ گئے تھے کہ آپ ﷺ نے نورالدین زنگی رحمتہ اللہ کے خواب میں آکر بتایا کہ دو شخص میری قبر تک پہنچ رہے ہیں اور ان دونوں کا حلیہ بھی دکھا دیا۔ چنانچہ مذکورہ بادشاہ نے جب مدینے منورہ کے تمام افراد کا معائنہ کیا اور مسجد نبوی میں موجود لوگوں کا بھی تو دو یہودی پکڑے گئے اور سرنگ بھی کھودی ہوئی ملی۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ یہودیوں کو بھی اس بات کا علم اور یقین تھا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک محفوظ ہے۔

چنانچہ جب آپ ﷺ کا جسم مبارک اللہ تعالیٰ کے حکم سے محفوظ ہے تو دیگر انبیاء کرام کا جسم مبارک بھی محفوظ ہوگا کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے خوش ہے اسی طرح دیگر انبیاء کرام سے بھی خوش ہے۔

اس واقعہ سے آپ ﷺ کی نبوت ورسالت بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی حیات میں بارہا دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا نبی ورسول ہوں۔ لہذا اگر وہ جھوٹے (نعوذ باللہ) نبی اور رسول ہوتے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے کیوں صدیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک محفوظ رکھا؟ لہذا غیر مسلموں کو چاہیے کہ اس واقعہ کی حکومت سعودی عرب سے تحقیق کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے سچے دین اسلام میں شامل ہو جائیں ورنہ اس سوال کا جواب دیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم محفوظ کیوں ہے؟

دنیا میں بدامنی کی وجہ

میرے نزدیک دنیا میں بدامنی کی وجہ دنیا میں بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی ہے۔
جسکی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہر مذہب میں چند عقائد و اعمال ہیں جو دوسرے ادیان و مذاہب کے عقائد و اعمال سے یکسر متصادم ہیں۔
مثلاً دین اسلام میں خالق کائنات یعنی خدا کا تصور یہ ہے کہ وہ اکیلا اور ایک ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا۔
جبکہ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانا جاتا ہے اور یہودیت میں حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانا جاتا ہے۔
ہندو مذہب میں تو کھلے عام خالق کائنات یعنی ایشور کے ساتھ دوسرے بھگوانوں کی بھی عبادت کی جاتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں بہت سے خداؤں کو شریک کیا جاتا ہے۔
اسی طرح اعمال میں تمام مذاہب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چناچہ ہندو مذہب میں خنزیر کھانا حلال اور دین اسلام میں حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ دنیا کے تمام مذاہب کے عقائد و اعمال ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

لہذا جب ادیان و مذاہب کے درمیان اختلاف ثابت ہے تو لازمی سی بات ہے کہ ان کے ماننے والوں اور پیروکاروں میں اختلاف بھی پیدا ہو ہی جائے گا۔

چناچہ اسی اختلاف کی وجہ سے ہر مذہب کا پیروکار اپنے مذہب کو سچا مانتا ہے اور دوسرے مذاہب کو باطل و منسوخ سمجھتا ہے۔

ہر مذہب کا پیروکار اپنے آپ کو جنتی اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو جہنمی سمجھتا ہے۔

معلوم ہوا کہ ادیان و مذاہب کے مابین اختلافات کی وجہ سے ان کے پیروکاروں میں بھی اختلاف کی وجہ سے ہی دنیا میں مختلف مذہبی ممالک بھی وجود میں آ گئے۔ چناچہ کوئی اسلامی ملک، کوئی عیسائی ملک، کوئی یہودی ملک، اور کوئی ہندو ملک وغیرہ کہلاتا ہے۔

بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ ہر مذہبی ملک اپنے مخالف مذہبی ملک کو دشمن سمجھنے لگا اور نتیجہ کے طور پر ہر ملک نے اپنی فوج، انٹیلی جینس اور خفیہ ادارے بنا لئے تاکہ دوسرا ملک اِسکے ملک پر قبضہ نہ کرے یا جب جنگی صورتحال پیدا ہو جائے تو اپنا دفاع اور حفاظت کر سکے۔

قارئین گرامی! عراق، افغانستان، فلسطین اور مقبوضہ کشمیر وغیرہ میں جو بدامنی اور جنگ ہے وہ مذاہب ہی کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔

امریکہ کبھی بھی جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایٹم بم نہیں گراتا اگر وہاں کے باشندے عیسائی ہوتے۔ نیز اگر پاکستان عیسائی ملک ہوتا تو آج امریکہ پاکستان کے ساتھ جو سلوک کر رہا ہے وہ نہیں کرتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ماضی میں جتنی بھی جنگیں ہوئیں یا ہو رہی ہیں یا ہوں گی، اس کی وجہ مذاہب کا اختلاف ہی ہے۔

لہذا دنیا والے اگر دنیا میں ہمیشہ کے طور پر امن چاہتے ہیں تو تمام انسان ملکر خالق کائنات کا جو پسندیدہ اور سچا مذہب ہے اسے قبول کر کے دیگر ادیان و مذاہب کو باطل یا منسوخ قرار دیں ورنہ دنیا تباہ ہو جائے گی مگر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکے گا۔

اگر اقوام متحدہ کے ذریعہ مما لک کے مابین جنگ بندی کا معاہدہ بھی ہو جائے تب بھی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے کہ مذاہب کے پیروکاروں میں شدید تصادم پایا جاتا ہے۔
دنیا تباہی سے اسی وقت بچ سکتی ہے جبکہ تمام انسانوں کا مذہب صرف ایک ہو جو اس کائنات کے خالق کے نزدیک سچا اور پسندیدہ ہے۔ کیونکہ ایک وقت میں کوئی ایک ہی مذہب سچا ہوگا۔
سارے مذاہب ایک ہی وقت میں خالق کائنات کے نزدیک سچے کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ ان کے عقائد و اعمال میں بے انتہا اختلافات اور تصادم پائے جاتے ہیں؟
اس ناچیز کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے سچا مذہب جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے وہ صرف دین اسلام ہی ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ میری تحقیق کے مطابق انبیاء کرام علیہ السلام سمیت کروڑوں کی تعداد میں شہداء اسلام اور سچے مومنین و مومنات کے جسم مبارک قبروں میں صدیوں اور سالوں سے صحیح و سالم اور محفوظ ہیں۔
جبکہ فرعون کے علاوہ کسی بھی غیر مسلم یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ کی لاش محفوظ نہیں ہے اور اگر کوئی ہے بھی تو اس پر کیمیکلز استعمال ہو رہے ہیں نیز اس کے باوجود وہ زندہ انسان کی طرح تازہ حالت میں نہیں ہے۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام کے عقائد و اعمال سچے ہیں اور دیگر ادیان و مذاہب کے عقائد و اعمال باطل یا منسوخ ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

دنیا سے ہمیشہ کیلئے غربت و بدامنی، دہشت گردی اور جنگ ختم کرنے کا عالمی امن فارمولہ

دنیا میں انسانوں کی حالت:

اس وقت ہمارے تجزیئے کے مطابق دنیا میں انسانوں کی حالت دیہی علاقوں میں یہ ہے کہ لگ بھگ 70 فیصد انسان مسلم وغیر مسلم دونوں غربت و افلاس کی زندگی بسر کر رہے ہیں کہ رہائش کیلئے ذاتی مکان نہیں، کھانے کو مناسب غذا نہیں، پہننے کو مناسب کپڑا نہیں، بیماری کے علاج کیلئے پیسے نہیں، بچوں کی تعلیم کیلئے سِرے سے کوئی سہولت ہی نہیں نیز شہروں میں بھی پڑھے لکھے نوجوانوں کی بیروزگاری اور ان پڑھ بیروزگاروں کی خودکشی کے واقعات آئے دن پڑھنے کو ملتے ہیں۔ جب دنیا کی مسلم و غیر مسلم حکومتوں سے بات کریں کہ بیواؤں، مسکینوں اور غریبوں کے ان مذکورہ مسائل کو حل کریں تو وہ کہتے ہیں کہ انکے پاس اِن مسائل کے حل کیلئے پیسے نہیں کیونکہ تقریباً دنیا کی مسلم وغیر مسلم ہر حکومت اپنے وسائل میں سے تقریباً 70 فیصد اپنے اپنے ملک کے دفاع پر مجبوراً خرچ کرتی ہے تاکہ دوسرے دشمن ممالک کے حملے سے اپنے ملک کو بچا سکیں۔

دنیا میں ایٹم بموں، میزائلوں اور جدید ہتھیاروں کی مقدار:

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں ایٹم بموں، میزائلوں اور جدید ہتھیاروں کی اتنی مقدار موجود ہے کہ پوری دنیا کو ان ہتھیاروں سے دس بار تباہ و برباد کیا جاسکتا ہے۔ میری تحقیق کے مطابق تمام انسان

حقیقت میں ابتدائی طور پر ایک ہی ماں باپ یعنی حضرت آدم وحوا علیہم السلام کی اولاد ہیں اگر چہ دینی و مذہبی اعتبار سے ہم کسی کو یہودی، عیسائی، ہندو اور مسلمان وغیرہ کہتے ہیں، اس اعتبار سے دنیا کے تمام انسان خواتین وحضرات آپس میں بھائی بہن کی طرح ہیں۔

لیکن بجائے اسکے کہ ایک ماں باپ کی اولاد کے درمیان الفت ومحبت اور اتفاق واتحاد ہوتا، آج حالت یہ ہے کہ آپس ہی میں دست وگریبان اور ایک دوسرے کو ختم کرنے کیلئے بھاری مقدار میں ایٹم بم، میزائل اور دیگر خطرناک ہتھیار بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

عالمی امن فارمولہ:

میری تحقیق اور تجزیئے کے مطابق مذکورہ تمام حالات کی وجہ دنیا میں بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی اور انکے درمیان شدید اختلافات کا پایا جانا ہے۔ اسی وجہ سے ماضی میں بھی بہت سی جنگیں ہوئیں اور آج بھی خودکش حملے اور پس پردہ مذہبی جنگیں جاری ہیں بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ مذہبی جنگیں ہمیشہ کیلئے بھی مستقبل میں جاری رہیں گی اور دنیا تباہ ہونے کو جارہی ہے تو غلط نہیں ہوگا۔

میرے نزدیک ہمیشہ کیلئے عالمی امن فارمولا یہ ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک ہی سچا دین و مذہب (جو اس کائنات کے خالق کے نزدیک پسندیدہ ہے) نافذ کیا جائے اور باقی تمام ادیان و مذاہب کو منسوخ قرار دیا جائے کیونکہ دین و مذہب خالقِ کائنات کی عبادت اور اس کی فرمانبرداری حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ تمام ادیان و مذاہب کا اتفاق ہے کہ اس کائنات کا خالق صرف ایک ہی ہے جسے ہم عربی

میں اللہ، فارسی میں خدا، انگریزی میں God اور ہندی میں بھگوان کہتے ہیں۔ لہذا سچا دین و مذہب بھی ایک وقت میں ایک ہی ہوگا۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں اس کائنات کے خالق نے اپنی عبادت و فرمانبرداری کیلئے آپس میں شدید اختلاف رکھنے والے بہت سے ادیان و مذاہب کو اپنی خوشنودی کی اجازت دے دی ہو؟ سچی بات تو یہ ہے کہ اس دینی و مذہبی اختلاف کی شدت نے تو ہم انسانوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے مگر افسوس پھر بھی ہمارے دانشورانِ قوم، مفکرین اور سیاسی و مذہبی راہنماؤں کو ذرہ برابر بھی اس طرف توجہ نہیں۔ لہذا آیئے ہم سب انسان ملکر اب اِن مذاہب کو چیک کریں کہ ان میں سے کونسا دین و مذہب خالقِ کائنات کے نزدیک سچا اور پسندیدہ ہے کہ ہم اسکو اختیار کریں اور کونسا غلط ہے تا کہ ہم ان سے جان چھڑائیں اور دنیا کی حالت درست ہو اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

لہذا آیئے ہم سب انسان ملکر خالقِ کائنات کے اس ایک سچے مذہب کو تلاش کریں تا کہ دنیا میں ایک ہی مذہب کو نافذ کیا جائے اور ہمیشہ کیلئے ایٹمی جنگ کا خطرہ ختم ہوجائے۔ ایٹم بموں اور میزائلوں پر ہونے والے اخراجات بچ جائیں اور یہی اخراجات دنیا کے 70 فیصد بنیادی ضروریاتِ زندگی سے محروم انسانوں پر خرچ کئے جائیں اور ایک ماں باپ کی اولاد آپس میں شیر و شکر ہوکر زندگی بسر کرنے لگے۔

دنیا کے نقشے کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں:

مذکورہ تحریر سے خدانخواستہ یہ نہ سمجھا جائے کہ میں دنیا کے انسانوں کو دنیا کا نقشہ تبدیل کرنے کا مشورہ دے رہا ہوں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ دنیا کے نقشے کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میرے کہنے کا

مقصد یہ ہے کہ پوری دنیا کا دین و مذہب صِرف ایک کر دیا جائے۔لیکن دنیا کے تمام مما لک کے عوام ایک مذہب پر ہوتے ہوئے اپنے اپنے ملک کے حکمرانوں کو اپنے ووٹوں کے ذریعے منتخب کریں گے اور جمہوری طریقے پر یا جس ملک میں بادشاہی نظام چل رہا ہے تو وہاں بادشاہی طریقے پر ہر ملک اپنی اپنی حدود میں رہتے ہوئے کام کرے گا۔ البتہ آپس کے معمولی جھگڑوں اور اختلافات کو نمٹانے کیلئے فوج، پولیس اور عدلیہ یہ سب ادارے اسی طرح کام کرتے رہیں گے۔

دنیا کے انسانوں سے ایک اپیل:

میں دنیا کے تمام انسانوں سے آخر میں ایک اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ میری مذکورہ تحریر سے متفق ہیں تو آیئے ہم سب مل کر اس ایک سچے مذہب کی تلاش کیلئے آپس میں گفت وشنید کریں اور آپس میں تبادلہ خیال کریں تا کہ آپکی آراء سے دنیا میں صرف ایک سچے مذہب کو قائم کیا جائے ورنہ دنیا کے انسان قیامت تک کچھ بھی کرلیں دنیا میں ہمیشہ کیلئے امن قائم نہیں کرسکیں گے، نہ ہی پس پردہ جنگوں کو روک سکیں گے اور نہ ہی دنیا کے تقریباً 70 فیصد غریب و مفلس انسانوں کی دادرسی کرسکیں گے۔

دنیا کے تمام انسان میری باتوں پر کان دھریں قبل اس کے کہ دنیا میں ایٹمی جنگ شروع ہو جائے۔ دینی و مذہبی اختلاف کو ختم کئے بغیر اور دنیا میں ایک ہی مذہب کو رائج کئے بغیر ہمیشہ کیلئے دنیا میں امن قائم کرنے کا میرے پاس دوسرا کوئی فارمولا نہیں اور نہ ہی آپکے پاس ہے۔ لہذا قدم بڑھایئے اور مندرجہ ذیل روابط کے ذریعہ ہمارے انٹرنیشنل امن فارم پر کھل کر بحث کیجئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت آدم وحوا علیہم السلام کی اولاد کو صحیح سوجھ بوجھ اور بصیرت عطا کرے تا کہ اس کی مخلوق کی بے لوث ہو کر خدمت کرنے کے قابل ہو جائے اور اپنے حقیقی اور سچے دین کی جانب ہم سب انسانوں کی رہنمائی کرے، آمین ثم آمین۔

دنیا کے سامنے جلتی آگ میں داخل ہونے کا مظاہرہ

دنیا میں سات مشہور ادیان و مذاہب ہیں۔ اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم، ان تمام ادیان و مذاہب کے پیروکار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ صرف ان کا دین و مذہب ہی درست اور سچا ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب غلط اور باطل ہیں یا نامکمل و منسوخ ہیں۔ گویا ان تمام مذاہب کے پیروکار قولاً اور عملاً اس بات پر متفق ہیں کہ سچا مذہب ان ساتوں میں سے کوئی ایک ہی ہے۔ یہ بات ویسے عقلاً بھی محال اور ناممکن ہے کہ بیک وقت دو یا دو سے زائد ادیان و مذاہب اللہ تعالیٰ یعنی خالق کائنات کے نزدیک سچے اور درست ہوں کیونکہ ہر دو مذہب میں عقائد اور عبادت و معاملات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ ایک شخص ایک ہی وقت میں ایک ہی تاریخ کو ایک ہی جگہ پر موجود بھی ہے اور نہیں بھی ہے تو تضاد کہلائے گا اور کوئی بھی عقلمند آدمی اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ اسی طرح ان تمام ادیان و مذاہب میں عقائد و عبادات اور طرز معاشرت میں مکمل تضاد پایا جاتا ہے اس لئے کسی بھی دین و مذہب کا پیروکار یہ نہیں کہتا کہ ان ساتوں ادیان و مذاہب میں سے ہر ایک اپنی جگہ درست اور سچا ہے۔

اسلام کے علاوہ دوسرے تمام ادیان و مذاہب میں نہ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا عقیدہ ہے اور نہ ہی صرف ایک اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ ان ساتوں مذاہب کے اندر بہت سی چیزیں حلال اور قابل استعمال ہیں جبکہ وہی چیزیں دوسرے ادیان و مذاہب میں حرام اور ممنوع ہیں۔

یہ چند مثالیں میں نے یہاں پر نہایت ہی اختصار کے ساتھ ذکر کی ہیں ورنہ تضادات کی تفصیل بہت ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔اسی وجہ سے تمام ادیان و مذاہب کے پیروکار صرف اپنے ہی دین و مذہب کو درست وسچا مانتے ہیں اور باقی تمام ادیان و مذاہب کو غلط، منسوخ یا نامکمل مانتے ہیں۔

اس لئے میں نے مسلمان ہوتے ہوئے یہ سوچا کہ کیوں نہ ان تمام ادیان و مذاہب کو ایسی دلیل کی روشنی میں چیک کیا جائے جو تمام ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے نزدیک مسلم اور ناقابل انکار ہوتا کہ تمام پیروکار چیکنگ کے اس طریقہ کار کو دل سے قبول کریں اور پھر جو بھی دین و مذہب سچا ثابت ہو اسی کو تمام انسانوں کا دین و مذہب قرار دیا جائے تا کہ دنیا میں صرف ایک دین و مذہب باقی رہے اور یہ دنیا جنت نما بن جائے۔اسطرح دنیا غربت وافلاس، جہالت و بدامنی نیز دیگر پریشان کن مسائل سے نجات حاصل کرلے گی نیز ایٹمی جنگ کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائے گا اور یہ دنیا بلاوجہ تباہ و برباد ہونے سے محفوظ رہ جائیگی۔

دین و مذہب کو چیک کرنے کا سب سے صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کے پیروکاروں کو چیک کیا جائے کہ کسی بھی دین و مذہب پر عمل کرنے سے اس کے پیروکاروں کو اس دنیا میں کیا طاقت وقوتیں اور مدد ملتی ہیں اور مرنے کے بعد انہیں کونسی طاقت وقوتیں اور مدد ملتی ہیں لہٰذا میں نے دو طریقے منتخب کئے جو ہر مذہب کے پیروکاروں کو چیک کرنے کے لئے ہیں۔ پہلا طریقہ تو انسان کے زندہ ہونے کی صورت میں اختیار کیا گیا ہے جبکہ دوسرا طریقہ انسان کے مرنے کے بعد کا اختیار کیا گیا ہے تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ زندگی میں اسے کیا ملا اور مرنے کے بعد جبکہ روح اس کے جسم سے نکل چکی ہے اسے کیا ملتا ہے۔

(1) پہلا طریقہ: آگ

پہلا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے سات براعظم ہیں۔ ان ساتوں میں سے ہر ایک براعظم میں تین ماہ پہلے سے مندرجہ ذیل عمل کا اعلان کیا جائے اور پھر مقرر شدہ تاریخ اور وقت پر ایک میدان میں مندرجہ ذیل عمل کیا جائے جبکہ اس وقت دنیا کے تمام الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا وہاں پر موجود ہوں نیز تمام ادیان و مذاہب میں سے پندرہ پندرہ ماہر ترین ججز اور ماہر ترین وکلاء ہوں جو مندرجہ ذیل عمل کی نگرانی کریں اور تصدیق کریں کہ کہیں دھوکہ نہ ہو رہا ہو اور نہ ہی کسی دین و مذہب کے پیروکاروں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو۔ بالفرض اگر دنیا کے غیر مسلم اس عمل کے لئے ساتھ نہ دیں تو صرف مسلمان ہی ساتھ دیں تاکہ ''مذہبی اقوام متحدہ'' کے پلیٹ فارم کے ذریعے دنیا والوں کے سامنے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ ان ساتوں ادیان و مذاہب میں سے کون سا مذہب درست اور سچا ہے تاکہ پھر کوئی بھی دنیا کے انسانوں کو دھوکے میں رکھنے یا گمراہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

عمل یہ ہے کہ ایک بڑے میدان میں جہاں تک عوام الناس کی رسائی آسانی سے ہو سکے مذکورہ تاریخ اور وقت پر ٹنوں من لکڑیاں اکٹھی کر کے جلائی جائیں اور دنیا کے سچے مسلمان اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے اس جلتی ہوئی آگ میں چلے جائیں، 5 منٹ تک اسی آگ میں رہنے کے بعد باہر آ جائیں اور پھر اسلام کی سچائی پر تقریر کریں نیز دوسرے ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کو بھی اسی آگ میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے داخل ہونے اور 5 منٹ تک اس میں رہنے کی دعوت دی جائے۔ جب بھی کسی مذہب کا پیروکار اس آگ میں جانا چاہے گا تو اس کا باضابطہ اعلان ہوگا کہ وہ فلاں مذہب وعقائد کا پیروکار ہے تاکہ لوگوں سے کوئی بات مخفی اور پوشیدہ نہ رہ سکے۔ اگر وہ باحفاظت سلامتی کے ساتھ آگ سے باہر آ جاتا ہے تو یہ اس مذہب کے سچا ہونے پر دلیل ہوگی اور اگر وہ آگ میں جل

گیا یا جلتے ہوئے باہر آیا تو یہ اس کے مذہب کے باطل ہونے پر ثبوت ہوگا نیز پھر وہ پیروکار یہ دعویٰ نہیں کر سکے گا کہ اس کا مذہب سچا ہے۔ یہ عمل ساتوں براعظم میں سے ہر ایک میں کیا جائے اور جگہ کسی اسلامی ملک میں ہو۔

یہ طریقہ کسی بھی مذہب کو چیک کرنے کیلئے اس لئے نا قابل انکار ہے کہ آگ ایک غیر جانبدار شئے ہے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی بات مانتی اور اس کی فرمانبردار کرتی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے نیز اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی مخلوق یعنی انسان کی آگ پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر حکومت نہیں چل سکتی اور نہ ہی کسی انسانی جسم میں ذاتی طور پر یہ طاقت ہے کہ اس کا جسم آگ میں نہ جلے اس لئے مسلمانوں کو ایسا ضرور کرنا چاہئے۔ نیز غیر مسلم بھی اس بات کو تسلیم کریں گے کہ آگ کوئی اسلام پسند، فرقہ فرست اور متعصب شئے نہیں ہے کہ اس کے بارے میں اسلام سے جانبدار ہونے کا سوچا جائے کیونکہ آگ سے تمام ادیان و مذاہب کے لوگ کھانا پکاتے اور دوسرے فوائد حاصل کرتے ہیں لہٰذا کسی بھی غیر مسلم کو اس چیکنگ پر اعتراض نہ ہوگا اور اگر کوئی یہ کہے کہ ادیان و مذاہب کی چیکنگ کے لئے آگ کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کئے جائیں تو پھر مٹی کے طریقے کو اختیار کیا جائے گا جو کہ میں نے دوسرے طریقے میں ذکر کیا ہے۔ ان دونوں طریقوں کے علاوہ دیگر طریقوں پر شبہ ہوسکتا ہے لہٰذا اس تفصیل میں نہ جایا جائے ورنہ وقت کا ضیاع ہوگا۔ نیز اگر کوئی آگ اور مٹی کے طریقوں پر اعتراض کرتا ہے تو اس کا یہی مطلب سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ اِن اعتراض کرنے والوں کو دراصل ہدایت نہیں دینا چاہتا لہٰذا ہمیں ان کی فکر نہیں۔ کیونکہ اگر حقیقت کو ہزاروں یا لاکھوں انسانوں کے سامنے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود غیر جانبدار جج یعنی آگ کے انصاف کو کوئی نہ مانے تو اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر کفر کی مہر لگا دی ہے لہٰذا انہیں بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔

جب کسی براعظم میں مذکورہ عمل کیا جائے، اسی وقت دوسرے براعظم میں عمل کرنے کی تاریخ اور وقت کا اعلان بھی وہیں کر دیا جائے اور تین ماہ بعد وہاں منعقد کیا جائے۔ اس طرح تقریباً اکیس ماہ میں ساتوں براعظم کے اندر مذکورہ عمل مکمل کرلیا جائیگا اور دنیا میں صرف ایک ہی مذہب باقی رہ جائے گا اور باقی ادیان و مذاہب باطل و منسوخ قرار پائیں گے۔ نیز مجھے یقین ہے کہ ہر صورت میں جیت دین اسلام کی ہی ہوگی۔

(2) دوسرا طریقہ: مٹی

دوسرا طریقہ آگ سے بحفاظت باہر آنے کے بعد کا ہے کہ یہ لوگ اعلان کریں کہ کروڑوں کی تعداد میں تروتازہ حالت میں صرف سچے مسلمانوں اور شہیدوں کی نعشیں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے صدیوں اور سالوں سے قبروں میں مسلم قبرستانوں میں صحیح و سالم اور محفوظ ہیں اور تا قیامت سچے مسلمانوں اور شہیدوں کی نعشیں محفوظ ہوتی رہیں گی جو اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ صرف دین اسلام ہی خالق کائنات یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے سچا مذہب ہے اور اس کے علاوہ دیگر تمام ادیان و مذاہب جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے کے ہیں وہ باطل، نامکمل اور منسوخ ہیں۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اب تک یعنی 1433ھ تک یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ کسی بھی غیر مسلم کی لاش تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ نہیں رہی اور ہمیشہ کیلئے یہ ایک چیلنج ہے کہ آئندہ بھی تا قیامت محفوظ نہیں رہے گی نیز آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی ہندو کی لاش جلنے سے محفوظ رہی ہو یا آگ میں جلاتے وقت نہ جلے جبکہ مسلمانوں کی نعشوں کے ساتھ ایسا ہوا

ہے کہ وہ آگ میں جلنے سے محفوظ رہی ہیں نیز اُن غیر مسلموں میں سے کسی کی لاش پانی میں بھی سڑنے گلنے سے محفوظ نہیں رہتی جبکہ مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔

بہرحال مذکورہ خطاب اسی آگ کے مظاہرے کے وقت کیا جائے، ویب سائٹ کا پتہ دیا جائے، ویڈیو دکھائی جائے اور جن لوگوں نے لاشوں کو محفوظ دیکھا ہے ان کا ای میل اور فون نمبرز دیئے جائیں نیز تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا جائے تا کہ غیر مسلم جس طرح چاہیں اس بات کی تصدیق کر لیں۔لہٰذا ثابت ہوا کہ دین اسلام میں یہ طاقت ہے کہ اپنے سچے پیروکاروں کی نعشوں کو مرنے کے بعد خاک میں بھی قیامت تک محفوظ رکھتا ہے جو اس مذہب کی سچائی پر اسی دنیا میں ایک نا قابل ثبوت اور نا قابل انکار دلیل ہے۔

ساری دنیا کے غیر مسلموں سے مقابلے کیلئے اولیاء اللہ سے اپیل

اس بندہ کی تحقیق کے مطابق اس وقت لگ بھگ تقریباً 5 ارب غیر مسلم ہیں جو یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ مت، پارسی اور قادیانی وغیرہ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعتبار سے اُمّتی ہیں کہ ان کو دعوت دی جانی چاہیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان غیر مسلم اُمتیوں کے لئے روتے تھے اور بہت ہی فکر مند رہا کرتے تھے کہ کسی طرح یہ بھی دین اسلام میں داخل ہوکر جہنم سے بچنے والے بن جائیں۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں پتھر کھائے، شعیب ابی طالب میں معاشرتی بائیکاٹ والی زندگی گزاری اور درختوں کے پتے اور جانوروں کی کھال کھائی۔ نیز 27 جنگوں میں بذات خود شریک ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں دو دندان مبارک شہید ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ زخمی ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق دی گئی،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک وطن کرنا پڑا یعنی مکّہ کے پیدائشی ہونے کے باوجود آپ کو مدینہ ہجرت کرنا پڑی۔ تقریباً 42 جنگوں میں صحابہ کرام شریک ہوئے اور ان میں سے کئی صحابہ کرام کو شہید ہونا پڑا۔ غرضیکہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی تکلیف دہ زندگی گزاری اور 23 سال تک اسی جدوجہد میں رہتے ہوئے اس دار فانی سے پردہ کر گئے مگر اپنے مذکورہ مشن سے کبھی بھی باز نہ آئے اور نہ ہی کبھی ہمت ہاری۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج یہ غیر مسلم دنیا میں غالب ہیں اور اُمّت مسلمہ بہت پریشان ہے۔ ظلم و جبر کی چکی تلے پستی جا رہی ہے اور کوئی بھی ان کا پرسانِ حال نہیں ہے اور نہ ہی یہ مسلمان آپس میں متحد ہو رہے ہیں۔ اس صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اِن غیر مسلموں سے ایسے دلائل کے ذریعہ مقابلہ کروں جن کا یہ لوگ جواب نہ دے سکیں، ان پر دین اسلام کی حقانیت برسرِ عام روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے اور بالآخر دنیا کے تمام غیر مسلم شکست کھا کر اور شرمسار ہو کر اپنے باطل ادیان سے توبہ کریں، دین اسلام میں جوق در جوق داخل ہوں، فتح مکّہ کا منظر پیش ہو اور ایک بار پھر دین اسلام بحکم الٰہی پوری دنیا پر غالب ہو جائے۔ اس کے نتیجے میں دنیا سے غربت و افلاس، جہالت و بدامنی اور ایٹمی جنگ کا خطرہ ٹل جائے گا اور یہ دنیا ایک بار پھر جنت نما بن جائیگی۔ اس لئے کہ مذکورہ سارے مسائل دنیا میں باطل ادیان و مذاہب کی موجودگی اور انکے دین اسلام پر غالب ہونے اور اس سے ٹکراؤ کی وجہ سے ہیں۔ اگر دنیا میں صرف دین اسلام ہی نافذ و غالب رہے اور باقی نامکمل و منسوخ ادیان و مذاہب مغلوب ہو جائیں تو یقیناً دنیا کے تمام پریشان کن مسائل ختم ہو جائیں گے جن میں غربت و افلاس، جہالت و بدامنی اور ایٹمی جنگ کا خطرہ بھی شامل ہیں۔

اس وقت دین اسلام کو غالب کرنے کے لئے اگر ہم کافروں کے سامنے قرآنی دلائل پیش کرتے ہیں تو یہ لوگ نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے نیز پھر ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مذہب کی کتابوں کو اپنے مذہب کی سچائی پر پیش کرنے لگتا ہے اور اس طرح ایک نا ختم ہونے والی بحث شروع ہو جاتی ہے اور نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہوتا۔ نیز حقیقت میں چونکہ اکثر مسلمان دین اسلام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے دنیا بھر میں بدنام ہیں اور اکثر غیر مسلم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر دین اسلام واقعی سچا مذہب ہے تو اس پر مسلمان خود عمل کیوں نہیں کرتے؟

آج پوری دنیا جدید ٹیکنالوجی یعنی ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ، موبائیل اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ ایک محلہ نما بن گئی ہے اور جب بھی کسی مسلمان سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے تو اسے غیر مسلم ڈھنڈورا پیٹ کر مسلمانوں کو بدنام کرتے اور دین اسلام کے خلاف بھی پروپیگنڈا کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اسلام کا کوئی قصور نہیں ہے اور نہ ہی مسلمانوں کی بداعمالی کی وجہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدانخواستہ دین اسلام سچا اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات تو غیر مسلم بھی مانتے ہیں کہ ان میں بھی بہت سے چور، جھوٹے، قاتل، زانی و ظالم قسم کے لوگ موجود ہیں اور بہت سی گھناؤنی حرکت بھی کرتے ہیں مگر اس کے باوجود غیر مسلم کبھی بھی اپنے مذہب کے خلاف کوئی پروپیگنڈا نہیں کرتے، اپنے اپنے مذہب کو سچا کہتے ہیں اور غلط لوگوں کی وجہ سے اپنے مذہب کو غلط نہیں کہتے۔ یعنی عیسائی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ سارے عیسائی عیسائیت پر مکمل عمل نہیں کرتے اور ان میں بھی بہت گھٹیا حرکت کرنے والے اور فراڈی ودھوکہ باز ہوتے ہیں جن کی زندگی ہی جھوٹ پر بسر ہوتی ہے۔ یہی حال دیگر ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کا بھی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ غیر مسلم دنیا اپنے لوگوں کی غلط حرکتوں کی وجہ سے اپنے اپنے ادیان و مذاہب کو غلط نہیں کہتی لیکن اگر مسلمانوں سے اس قسم کی کوئی غلطی ہوتی ہے تو یہ لوگ فوراً دین اسلام پر کیچڑ اچھالنے لگتے ہیں اور اس کو بدنام کرنے لگ جاتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے اپنے دلوں میں دین اسلام کیلئے حسد، بغض و عداوت اور نفرت ہے جس کی بناء پر یہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ نیز دین اسلام اور مسلمانوں کے مغلوب ہونے کی وجہ سے پوری دنیا کے میڈیا پر چونکہ غیر مسلموں کو تسلط حاصل ہے اس بناء پر مسلمانوں کے میڈیا کو آزادی اظہار حق حاصل نہیں ہے۔ غیر مسلم لوگ دین اسلام کی سچائی اور مسلمانوں کے اچھے کردار کو میڈیا پر کھل کر نہیں آنے دیتے اور حقیقت و صداقت پر پردہ ڈالتے ہیں اور غیر مسلموں کے اچھے کردار یا باطل ادیان و مذاہب کی اچھی باتوں کو

E 9/13/2022 10:04 PM PAGE 67 (1,1)

میڈیا پر بھر پور انداز سے پیش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا کی عوام الناس پر دین اسلام کی صداقت وحقانیت واضح نہیں ہو پاتی اور یہ لوگ اپنے مذہبی پیشواؤں کے ماتحت ہونے کی وجہ سے دین اسلام میں داخل نہیں ہو پاتے، اس لئے غیر مسلموں سے مقابلے کے لئے میں اولیاء اللہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حق کا ساتھ دینے کیلئے آگے بڑھیں اور میرا ساتھ دیں کیونکہ آپ لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور آپ لوگ ہی دین اسلام کے غلبہ کے لئے میدان میں آسکتے ہیں۔

دین اسلام کو غالب کرنے کا ایک طریقہ میں نے یہ نکالا ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں جن مسلمانوں کی نعشیں صدیوں اور سالوں سے زمین میں تر وتازہ حالت میں محفوظ وصحیح وسالم ہیں ان کے واقعات کو دنیا کی عوام کے سامنے لایا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ کسی بھی غیر مسلم کی لاش نہ تو محفوظ ہے، نہ ہی محفوظ رہتی ہے اور نہ ہی تا قیامت کسی بھی غیر مسلم کی لاش کے محفوظ رہنے کا واقعہ سامنے آسکتا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم اس چیلنج کو قبول کرتا ہے تو سامنے آئے اور ثابت کرنے کے لئے برسرعام مذکورہ چیلنج کو قبول کرے۔ جبکہ آج بھی ہزاروں اولیاء اللہ زندہ ہیں اور میں چیلنج کرتا ہوں اور ان اولیاء اللہ کے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ ان کی نعشیں قیامت تک محفوظ رہیں گی اور کروڑوں کی تعداد میں محفوظ رہ بھی چکی ہیں۔ اس طرح دنیا کی عوام الناس کے سامنے دین اسلام کی حقانیت واضح ہو جائے گی۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ٹنوں من لکڑیوں کی آگ جلائی جائے پھر دنیا کے تمام میڈیا والوں کو دعوت دی جائے کہ وہ اس کرامت کو ریکارڈ کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ اس کے بعد دنیا کے تمام اولیاء اللہ جو آگ میں بحکم الٰہی نہیں جل سکتے وہ آگ میں داخل ہوں اور تقریباً 5 منٹ تک ضرور اس میں رہ کر دنیا والوں

سے خطاب کریں کہ دیکھو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ ہم لوگ مسلمان ہیں کلمہ اسلام پڑھتے ہیں، پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں، دین اسلام کو اپنا مذہب مانتے اور اس پر چلنے کی بھرپور کوشش کرتے، اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ورسول مانتے اور قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں جس کی بدولت ہم آگ میں بھی نہیں جل پا رہے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا مذہب سچا ہے تو اس وقت وہ بھی اپنے جسم پر کوئی کیمیکل استعمال کئے بغیر اس آگ میں آ کر دکھائے اور نہ جل کر اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کرے اور شرط یہ ہے کہ وہ زبان سے کہے کہ میں محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا اور قرآن کو کلام الٰہی نہیں مانتا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح ماضی میں ابراہیم علیہ السلام آگ میں نہیں جلے تھے اور بہت سے اولیاء اللہ نے بھی آگ میں زندہ کود کر غیر مسلموں کو مسلمان بنایا جیسا کہ تاریخ شاہد ہے بالکل اسی طرح آج بھی جب اولیاء اللہ ایسا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً عوام الناس دین اسلام کو سچا مذہب سمجھ کر دین اسلام میں داخل ہونے لگیں گے۔

جتنے بھی غیر مسلم ہیں مرنے کے بعد ان کو جب جلایا جاتا ہے تو ان میں سے کوئی بھی جلنے سے محفوظ نہیں رہتا جبکہ میرے پاس ریکارڈ ہے کہ بعض مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھ کر جلایا گیا تو وہ مرنے کے بعد بھی نہیں جلے۔ نیز یہ طریقہ اس لئے بھی صحیح ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بھی غیر مسلموں کو سزا دینے کے لئے جہنم میں آگ کی سزا دے گا اور وہ آگ میں جلیں گے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غیر مسلم خواہ کچھ بھی کر لے وہ آگ میں نہ جلنے کا مظاہرہ نہیں کر سکتا جبکہ اولیاء اللہ ایسا کر سکتے ہیں۔ اس طرح دین اسلام اور دیگر

ادیان ومذاہب کے مابین حق وباطل کا فیصلہ ہوجائے گا۔جیسا کہ اوپر میں نے ذکر کیا ہے کہ دنیا چونکہ جدید میڈیا وٹیکنالوجی کی وجہ سے ایک محلہ کی طرح سے ہوگئی ہے اس لئے یہ خبر پوری دنیا میں آگ کی طرح پھیل جائے گی اور دنیا والے اس خبر کو خواہ جتنا بھی کوشش کرلیں چھپا نہیں سکیں گے اور اس طرح اللہ کے حکم اور اس کے توفیق سے لوگ جوق درجوق دین اسلام میں داخل ہونے لگیں گے اور دنیا جنت نما بن جائے گی اور انبیاء کرام خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام،شہداء اسلام اور اولیاء اللہ نے ماضی میں دین اسلام کے لئے جو قربانیاں دیں اس کا پھل انشاء اللہ تعالیٰ برآمد ہوجائے گا۔

یہ کرامت روزانہ ہر ملک میں دنیا والوں کو دکھائی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہی آگ والی کرامت اور محفوظ لاشوں کے واقعات ہی کافی ہیں لہذا جن مسلمانوں تک میری یہ تحریر و پیغام پہنچ جائے میں اس کام کی اجازت تمام مسلمانوں کو دیتا ہوں۔

انسان آج بھی اندھیرے میں ہے

کافی غور وغوض کے بعد اللہ تعالیٰ (خالق کائنات) کے فضل وکرم اوراس کی توفیق سے یہ راز منکشف ہوا کہ انسان ابھی بھی اندھیرے میں ہے اور عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ نہ اسے یہ دکھائی دیتا ہے کہ کہاں جارہا ہے اور نہ ہی اس کی عقل کام کررہی ہے کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے اور وہ اس لئے کہ میں نے تقریباً ایک لاکھ سے زائد ای میل دنیا میں تمام مسلم وغیر مسلم ایمبسیوں کو بھجوائیں جو کہ اپنے اپنے ملک کے نمائندہ وترجمان ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ امریکہ کے صدر جناب باراک اوباما کے نام وہائٹ ہاؤس، اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری بانکی مون، انڈیا کے وزیراعظم منموھن سنگھ، پاکستان کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل کیانی صاحب ودیگر اہم
سیاستدانوں کے نام بذریعہ پوسٹ خطوط بھی بھیجے یہاں تک کہ مختلف ٹی وی چینلز اوراخبار والوں کو فون تک کیا گیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی باضابطہ طور پر رابطہ نہیں کیا جس سے یہ ثابت ہوا کہ انسان ابھی بھی اندھیرے میں ہے اوراسکی عقل مکمل طور پر کام نہیں کررہی ہے۔

اس لئے کہ تمام ای میلز، خطوط اور فون کالز میں ایک چونکا دینے والی حیران کن خبر ضرور موجود تھی اور وہ یہ کہ کروڑوں کی تعداد میں تروتازہ حالت میں صدیوں اور سالوں سے زمین میں قبروں کے اندر صرف مسلمانوں کی نعشیں محفوظ ہیں اور یہ کہ کسی بھی غیر مسلم کی لاش تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے صحیح وسالم اور محفوظ نہیں ہے۔ صرف یہی بات ہی انسانوں کو چونکا دینے اور حیرت در حیرت میں ڈال دینے کے لئے کافی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ یہی ایک تحقیق ہمیشہ کیلئے امن قائم کرنے، غربت و افلاس میں کمی لانے اور اس دنیا کو ایٹمی جنگوں سے روکنے کا ایک نایاب فارمولا بھی ہے۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ تمام دنیا کے انسانوں تک یہ خبر آگ کی طرح پھیل جاتی اور تمام انسان مزید تحقیق و تفصیل کے لئے رابطہ کرتے لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے اکثر جناتوں اور انسانوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان کے پاس دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں یعنی دل سے سمجھنے بوجھنے کا کام نہیں لیتے، آنکھوں سے صحیح راستہ کو نہیں دیکھتے اور کانوں سے حق بات کو نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ نے اکثر جناتوں اور انسانوں کے بارے میں مذکورہ خبر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ قلیل جن و انس ایسے ہیں جو جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور وہ لوگ اپنے دلوں، آنکھوں اور کانوں کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں۔

قرآن کریم کی دوسری آیات بتاتی ہیں کہ یہ اولیاء اللہ ہیں یعنی صاحب بصیرت افراد مگر ان اولیاء کرام کو بھی یہ توفیق نہیں ملی کہ اس دور میں اس حیران کن تحقیق کو دنیا والوں کے سامنے لائیں حالانکہ ان کے علم میں بھی یہ بات ہے۔ یہ توفیق اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے اور میں اس پر اللہ تعالیٰ کا لامحدود شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے یہ کام میرے حصہ میں ڈالا تا کہ میں اس کے فضل و توفیق سے یہ تحقیق جو اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچاؤں تا کہ اللہ یہ دیکھے کہ اب یہ لوگ کیا کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی حجت تمام ہو جائے کہ وہ بلا وجہ اکثر انسانوں اور جناتوں کو مرنے کے بعد جہنم میں نہیں ڈالے گا اور یہ کہ یہ ظلم نہیں بلکہ عین انصاف ہوگا۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اس راز کو اس لئے کھول کر دنیا والوں کے سامنے لانا چاہا ہے کہ آج کے انسان نے بصیرت و بصارت اور عقل کو استعمال کر کے بہت ترقی کر لی اور اس حد تک پہنچ گیا کہ وہ چاند پر پہنچ چکا ہے، سمندر کی تہوں تک غوطے لگا رہا ہے، گھر بیٹھے دنیا کے انسانوں سے بذریعہ موبائل بات کر رہا ہے اور ایسے ایسے سوفٹ وے ئرز ایجاد ہو چکے ہیں کہ عام انسانی دماغ محوحیرت ہے۔ نیز طب کے میدان میں آج آپریشن کر کے لڑکی کو لڑکا بنایا جا رہا ہے اور تصحیح جنس کا آپریشن بھی کامیابی سے ہمکنار ہے۔ غرضیکہ حیران کن ایجادات نے ہر میدان میں تہلکہ مچایا ہوا ہے اور انسانی دماغ نے آج تک اتنی ترقی نہیں کی تھی جتنی کہ آج کر لی ہے اور مستقبل میں کیا کچھ ترقی ہونے والی ہے وہ الگ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ ایک نہایت ہی حقیر اور چھوٹا سا خاکہ عقل انسانی کی ترقی کا ہے ورنہ تفصیل بیان کرنے کیلئے یہ چند صفحات کافی نہیں ہیں۔

اب عقل انسانی کی اس حد تک ترقی کے دور میں دیکھنا ہے کہ انسان اس راز کی گتھی سلجھانے کے لئے کیا کرتا ہے اور کس حد تک وہ اپنے ساتھ، دنیا کے انسانوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کتنا انصاف کرتا ہے؟ اگر اس راز کے دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچ جانے کے باوجود بھی یہ انسان و جنات قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام مان کر دین اسلام میں مکمل طور پر داخل نہ ہوئے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ واقعی اس دنیا کو اب تباہ ہو جانا ہے اور قیامت اب سر پر آ چکی ہے۔ اس لئے کہ اس وقت اکثر انسان خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم اتنا بگڑ چکے ہیں کہ ان کی اصلاح اور سدھار کیلئے اب کوئی بھی دلیل مؤثر ثابت نہیں ہو رہی ہے سوائے قلیل انسانوں اور جنات کے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکے دوست اور ولی ہیں۔

آٹھویں پارہ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اگر ہم ان غیر مسلموں کے سامنے فرشتوں کو اتار کر لے آئیں اور مردے زندہ ہو کر ان سے باتیں کریں اور ہر چیز ان کے سامنے آ جائے تب بھی یہ

لوگ ایمان نہیں لائیں گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے کافروں کے بارے میں اس لئے کہی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کے آنکھوں پر جادو کر دیا گیا ہے اس لئے یہ سب چیزیں نظر آ رہی ہیں یا مردے جادو کی بنا پر بات کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ بھلا بتائیے اب اللہ تعالیٰ ان غیر مسلموں کی رہنمائی کے لئے کون سی ایسی دلیل لائے جس سے ان کا دل مطمئن ہو جائے اور سارے شبہات دور ہو جائیں؟

انسانی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری نبی و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے ساتھ مکمل ہدایت و رہنمائی دے کر بھیجا مگر کافروں نے یہ کہہ کر کہ یہ تو ہمارے جیسا بشر اور انسان ہے وغیرہ وغیرہ ان کو بھی ماننے سے انکار کر دیا اور کبھی ان پر جادوگر کا الزام لگایا تو کبھی انہیں مجنوں اور دیوانہ کہہ دیا حالانکہ وہ چالیس سال سے اِنہی کافروں میں صادق و امین کے لقب سے مشہور چلے آ رہے تھے اور تمام کفار اس بات کو تسلیم بھی کرتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنی رسالت اور قرآن پاک کے کلام الٰہی ہونے کی بات کی تو سوائے قلیل کے اکثر کفار نے رد کر دیا اور قبول نہیں کیا۔

مگر آج سے پہلے تمام سابقہ دلائل جن سے دین اسلام کی سچائی کو ثابت کیا جاتا تھا ان سب میں سے یہ دلیل جو اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ دنیا کے سامنے لایا ہے سب سے قوی، سب سے واضح، مشاہد بھی، محسوس بھی اور ہر اعتبار سے قابل اعتبار بھی ہے۔ اب انسانوں کے پاس خواہ وہ بگڑے ہوئے فاسق و فاجر مسلمان ہوں یا غیر مسلم ان کے پاس کوئی چارہ کار نہیں سوائے اس کے کہ یہ سب فاسق و فاجر مسلمان یا غیر مسلم اس دلیل کی روشنی میں سدھر جائیں اور جتنے بھی غیر مسلم ہیں وہ سب دین اسلام میں مکمل طور پر

داخل ہوجائیں ورنہ پھراس دنیا کی تباہی و بربادی یعنی ایٹمی جنگوں کی صورت میں قیامت کے برپا ہونے کے لئے تیار ہوجائیں نیز آج جو غربت وافلاس اور بدامنی وجہالت ہے اس میں دن بدن اضافے کو جھیلنے کے لئے بھی تیار ہوجائیں۔

اس لئے کہ کروڑوں مسلمانوں کی تر وتازہ حالت میں نعشوں کے محفوظ ہونے سے گویا مرنے کے بعد والی زندگی، برزخی زندگی، مرنے کے بعد والی غذا، مرنے کے بعد والی اسلام کی روحانی طاقت، اللہ تعالیٰ کی رضا کے اثرات وغیرہ یہ سب کچھ بلکہ جنت بھی ایک طرح سے جو کہ غیب اور پردے کی چیز تھی انسانوں کے سامنے آچکی ہے اور گویا انسانوں نے جنت کو دیکھ لیا ہے۔ یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق جب سورج بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہوگا، یا جانور زمین سے نکل کر انسانوں سے بات کرے گا تو پھر توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا اور اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ اس لئے کہ یہ دونوں نشانیاں ایسی ہیں جو کہ مشاہد ہیں اور محسوس بھی ہیں اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جادو کی وجہ سے ایسا ہورہا ہے لہٰذا انسانوں کو اس وقت یقین آجائے گا کہ واقعی کوئی ذات وحدہ لاشریک ہے جو ایسا کررہی ہے اور اس وقت قرآن کی باتوں پر یقین آجائے گا مگر اس وقت یقین آنے کا کوئی فائدہ اس لئے نہیں ہوگا کہ لوگ قیامت کی ان دو نشانیوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو ماننے لگیں گے اور دین اسلام میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے مگر اُس وقت اِس کو ایمان بالغیب نہیں کہا جاسکتا جو کہ انسانوں سے مطلوب تھا۔ اس لئے اب کافروں کی توبہ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح کروڑوں مسلمانوں کی نعشوں کا محفوظ ہونا کہ ان میں سے بعض کے جسم سے خوشبو آرہی ہو، بعض کے جسم میں تازہ خون ہو، اور صدیوں اور سالوں سے ان کا کفن تک صحیح وسالم ہو، یہ انکے جنتی ہونے کی دلیل نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

نیز اس دلیل کے بارے میں کوئی شبہ بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ اس دلیل کو آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ یہ مردہ نعشیں صرف حرکت نہیں کر رہی ہیں ورنہ جنتی ہونے یا جنت کی غذاؤں اور روحانی طاقتوں سے محفوظ ہونے کی تمام علامتیں ان میں موجود ہیں۔ لہٰذا اگر دنیا کے انسان اب بھی اس پر غور کرکے دین اسلام کو دنیا کا واحد مذہب بنا کر دنیا کے تمام مسائل کو حل نہیں کرتے تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ انسان آج بھی اندھیرے میں ہے۔

باطل ادیان و مذاہب نے انسانوں کو کیا دیا؟

دنیا میں جتنے بھی ادیان و مذاہب ہیں ان میں سے یقیناً کوئی ایک دین و مذہب ہی درست، سچا، مکمل اور اللہ تعالیٰ یعنی خالق کائنات کا پسندیدہ ہے جس کو تمام ادیان و مذاہب کے ماننے والے تسلیم کرتے ہیں اور باقی ادیان و مذاہب باطل، نامکمل اور منسوخ ہیں۔ اگر دنیا میں صرف ایک ہی دین و مذہب ہوتا تو آج دنیا کا یہ حشر نہ ہوتا اور یہ دنیا جنت نما بنی رہتی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اسلام مکمل ہو چکا جو کہ اللہ تعالیٰ کا سچا دین و مذہب ہے اور جس پر کروڑوں مسلمانوں کی نعشوں کا صدیوں اور سالوں سے تر و تازہ حالت میں محفوظ رہنا شاہد عدل ہے اور واضح ثبوت ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اسلام (جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے مختلف نام اور شکل و صورت میں آرہا تھا) کے مکمل ہونے کے بعد تمام دیگر ادیان و مذاہب یعنی، یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم، پارسی ازم وغیرہ کو نامکمل، منسوخ یا باطل قرار دے کر صرف دین اسلام کو ہی زندہ رہنے دیا جاتا مگر افسوس صد افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکا اور یہ باطل و منسوخ ادیان و مذاہب بھی 1433ھ مطابق 2012ء تک زندہ رہے۔ جس کی وجہ سے ادیان و مذاہب میں تصادم و اختلاف رہا اور اس کی وجہ سے ان کے پیروکاروں میں بھی لازماً تصادم و ٹکراؤ پیدا ہوا جس کی وجہ سے دنیا کے انسانوں کا چودہ سو سالوں میں جو حشر ہوا ہے وہ قارئین کی نذر کرتا ہوں۔

1433ھ بمطابق 2012ء تک ہزاروں جنگیں ہوئیں جن میں کروڑوں انسان قتل ہوئے کروڑوں عورتیں بیوہ ہوئیں، کروڑوں بچے یتیم ہوئے، اربوں انسان زخمی و معذور ہوئے، کھربا کھرب ڈالر کے

مال ومتاع ضائع وبرباد کئے گئے، کھربا کھرب کے اسلحے استعمال کئے گئے اور ہزاروں سال کے لئے دنیا ترقی کے پیچھے چلی گئی۔آج بھی دنیا میں آٹھ مما لک کے پاس تقریباً پانچ ہزار ایٹم بم موجود ہیں۔ میرے علم کے مطابق ایک ایٹم بم پر تقریباً بیس لاکھ ڈالر خرچ ہوتے ہیں اس سے انداز لگالیں کہ کتنے کھرب ڈالران بموں پر خرچ ہوئے ہوں گے؟ لاکھوں کی تعداد میں میزائلیں، بکتر بند گاڑیاں، لڑاکا طیاروں، ہزاروں کی تعداد میں جنگی سمندری جہازوں، کشتیوں اوراسی طرح دیگر جدید سے جدید ترین اسلحہ جات اور جنگوں کے دیگر ساز وسامان پر جوخرچ ہوئے ذراان کا بھی تخمینہ لگائیں کہ وہ کتنے کھرب ڈالرہوں گے؟ غرضیکہ دنیا کے اسباب وسائل میں سے تقریباً آدھے وسائل ان مذکورہ چیزوں پر خرچ ہو گئے اوراگران باطل ومنسوخ ادیان ومذاہب کوختم نہیں کیا گیاتو آئندہ بھی اسی طرح کے نقصانات ہوتے رہیں گے۔

ان جنگوں کی وجہ سے دنیا کے اکثر انسان خواہ مسلم ہوں یاغیر مسلم غربت وافلاس کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔کروڑوں انسانوں کوروٹی، کپڑااور مکان حاصل نہیں، لاکھوں انسانوں بھوک کے شکار، ہزاروں انسانوں نے خودکشیاں کرڈالیں، غربت وافلاس کی وجہ سے لاکھوں عورتیں غیر شادی شدہ ہیں، لاکھوں عورتیں جسم فروشی کررہی ہیں، لاکھوں عورتیں بیوہ ہوگئیں، لاکھوں عورتیں طلاق یافتہ ہوگئیں، لاکھوں خاندان اجڑ کر برباد ہوگئے، کروڑوں بچے اور بچیوں کوغربت وافلاس کے خوف سے ان کے والدین نے حمل گرا کرضائع کردیا، کروڑوں بچے پیدائش کے بعد مناسب غذا نہ ملنے اور مناسب دوا نہ ملنے پر موت کے منہ میں چلے گئے، غربت وافلاس کی وجہ سے لاکھوں مرد چور وڈاکو بن گئے، لاکھوں عورتیں ڈکیتی اور چوری کے دھندوں میں لگ گئیں، لاکھوں انسان پاگل ہوگئے، لاکھوں انسان منشیات

کے عادی ہوگئے، لاکھوں خاندانوں میں ٹوٹ پھوٹ پیدا ہوگئی، رشتہ داریاں نبھانا مشکل ہوگیا، محبتیں ختم ہوگئیں، لاکھوں مرد وعورت جیل کی سلاخوں میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ ہر طرف اندھیرا ہے، قتل ہے، لوٹ مار ہے، ظلم وستم ہے، ناانصافی ہے، آزادی ختم ہوکررہ گئی ہے۔ سکون غارت ہوگیا ہے صرف 25 فیصد انسان دنیا میں عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہیں، غریب انسانوں پر حکمران ہیں اور ان کو بیوقوف بنا کر اور بیوقوف سمجھ کر ان کا استحصال کررہے ہیں نیز کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہے۔ اوپر میں نے غربت وافلاس کی وجہ سے جو حالات اکثر انسانوں پر طاری ہیں ان کی ایک جھلک دکھائی ہے ورنہ تفصیل کے لئے سمندر درکار ہے پھر بھی غربت وافلاس کی ہولناکیاں بیان نہیں کیا جاسکتیں۔

اب ذرا اکثر انسانوں میں جو عدم خواندگی اور جہالت ہے (کیونکہ ان کے پاس حصول علم کے لئے وسائل نہیں ہیں) ان کی بھی ایک جھلک دیکھ لیجئے۔ ان ادیان ومذاہب کے ٹکراؤ کی وجہ سے جو جنگیں ہوئیں یا جو ان کا سماں ہے اور ان کی وجہ سے جو دنیا کے مال واسباب ضائع ہوئے اور ہو رہے ہیں اور انسان حصول علم نہیں کر پا رہا ہے ان سب کے پیچھے بھی غربت وافلاس ہی کا ہاتھ ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر انسان اپنے مذہب کے بارے میں جانکاری حاصل نہیں کر پاتے، والدین، بھائی بہن، بیوی بچے اور دیگر رشتے داروں کے کیا حقوق ہیں، ان کے ساتھ کیسے زندگی بسر کرنی چاہئے نیز دیگر انسانوں کے حقوق کیا ہیں تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر انسان ان سے نابلد ہے۔ دنیاوی علوم یعنی سائنس وآرٹس اور دیگر علوم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ دنیا کی اہم زبانیں سیکھنے سے قاصر ہیں۔ معاشرتی آداب اور طرز زندگی سے ناواقف ہیں۔ کاروبار نہیں کر سکتے، ملازمتیں نہیں کر سکتے، قدم قدم پر جہالت وناخواندگی کی وجہ سے ہزاروں پریشانیوں اور مشکلات کا شکار ہیں۔ غرضیکہ جہالت کی وجہ سے جتنے بھی انسانی

نقصانات ہورہے ہیں یہ سب درحقیقت ادیان ومذاہب کے ٹکراؤ کی وجہ سے ہے۔ جہالت کی وجہ سے اکثر انسانوں کی ہرطرح کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔آپ جہالت کی وجہ سے جتنے بھی نقصانات شمار کر سکتے ہیں کر لیجئے مگر یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے نیز یہ تمام انسان علوم کے فائدوں سے بھی محروم ہیں اور یہ نقصان الگ ہے۔اب تک تو میں نے اکثر انسانوں کے دنیاوی نقصان کا ذکر کیا ہے۔اب ذرا اخروی (ہمیشہ کی زندگی) نقصان کا بھی تھوڑا سا ذکر کر دیتا ہوں۔

جب تمام ادیان ومذاہب کے پیروکار یہ تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ ادیان ومذاہب میں سے کوئی ایک ہی دین ومذہب ہی سچا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب تک جن باطل ادیان ومذاہب پر انسان چلتے رہے ،چل رہے ہیں اور جب تک چلیں گے تو ظاہر سی بات ہے کہ ان کے بقول وہ سب بھی جہنم میں گئے اور جارہے ہیں اور باطل ادیان ومذاہب پر موت کی صورت میں وہ سب جہنم میں جائیں گے۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم 11 ؁ھ تک اس دنیا سے چلے گئے اوران کا انتقال ہوگیا۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس وقت تک دین اسلام مکمل ہو چکا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ المائدہ آیت نمبر 3 میں اس کا اعلان بھی کر دیا ہے کہ وہ دین اسلام سے راضی ہوگیا نیز سورۂ آل عمران آیت نمبر 19 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔اسی طرح سورۂ آل عمران آیت نمبر 85 میں ہے کہ جو بھی دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو اختیار کرے گا وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ 1 ؁ھ کے بعد اب تک جتنے بھی غیر مسلموں کے انتقال ہوئے وہ سب جہنم میں گئے اور جتنے بھی اس وقت غیر مسلم ہیں وہ سب جہنم میں جانے والے راستوں پر چل رہے ہیں اوران میں سے جن کا بھی کفر کی حالت میں انتقال ہوجاتا ہے وہ سب بھی مرنے کے بعد جہنم میں داخل ہوں گے۔اندازہ لگائیں کہ ان چودہ سو

گیارہ سالوں میں کتنے غیر مسلم جہنم میں گئے؟ اس کی وجہ باطل ادیان ومذاہب کا پایا جانا ہے۔ اگر ایک ہی سچا مذہب یعنی دین اسلام ہوتا تو ایسا کبھی نہیں ہوتا۔

یہ باتیں میں صرف ایک مسلمان ہونے کے ناطے نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ بات تو یہودی، عیسائی، ہندو، بدھ مت، سکھ، پارسی اور دیگر مذاہب والے بھی کہتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ جب یہودی یہ کہتے ہیں کہ صرف یہودیت ہی سچا مذہب ہے اور باقی ادیان ومذاہب ان کی نگاہ میں باطل ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ بھی گویا یہ کہہ رہے اور دعویٰ کر رہے ہیں کہ جب سے یہودی مذہب اس دنیا میں آیا اس وقت سے اب تک یعنی 2012ء تک جتنے غیر یہودی انتقال کر گئے وہ سب جہنم میں چلے گئے کیونکہ وہ لوگ غلط مذاہب کے پیروکار تھے۔ غرضیکہ یہی بات عیسائی، ہندو، بدھ مت، سکھ، پارسی اور دیگر مذاہب والے بھی اپنی اپنی جگہ کہہ رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ کم از کم چودہ سو سالوں یعنی اب تک تمام ادیان ومذاہب کے پیروکاروں کے مطابق کھربا کھرب انسان مرنے کے بعد سیدھے جہنم میں چلے گئے۔ اور وہ اس لئے کہ تمام ادیان ومذاہب کے پیروکاروں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی شروع ہوتی ہے۔ اور وہاں بھی کامیابیاں وناکامیاں ہیں۔

قارئین گرامی! جب تمام ادیان ومذاہب کے پیروکار اپنی اپنی جگہ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ کھربا کھرب انسانوں کی اخروی زندگی بھی ناکام ہوئی اور کھربا کھرب انسانوں کی دنیاوی زندگی بھی برباد ہوئی کیونکہ اس کی وجہ کم وبیش چودہ سو سالوں سے غلط ادیان ومذاہب کا پایا جانا اور ان کا آپس میں ٹکراؤ ہے تو اسی لئے میں نے اس تحریر کا عنوان اختیار کیا تھا کہ ''باطل ادیان ومذاہب نے انسانوں کو کیا دیا؟''

اوپر میں نے نہایت ہی اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ باطل ادیان و مذاہب نے اب تک انسانوں کو کیا دیا ہے۔اس میں آپ لوگ مزید رنگ بھر سکتے ہیں لہٰذا آخر میں آپ سب سے گزارش ہے کہ آیئے، آگے بڑھئے اور باطل ادیان و مذاہب کو ختم کرنے کے لئے اور صرف ایک ہی سچے مذہب کو نافذ کرنے کے لئے ہمارا ساتھ دیجئے۔

مذہبی اقوام متحدہ کے قیام کی وجہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کے اہم ترین مسائل میں سے غربت وافلاس، جہالت وبدامنی اور ایٹمی جنگ کا خطرہ ہے۔ جب میں نے اللہ کی توفیق سے اِن اہم مسائل کی وجہ جاننے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں اِن مسائل کی وجہ دنیا میں بہت سے ادیان و مذاہب کا وجود اور اُن کا آپس میں اختلاف وتصادم کا ہونا ہے۔

اسی اختلاف کی وجہ سے ماضی میں ممالک کے درمیان بڑی بڑی جنگیں ہوئیں، اب بھی ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ہونگی اور اسی کے نتیجے میں دنیا تباہی و بربادی کے کنارے پر پہنچی ہوئی ہے کیونکہ دنیا میں اس وقت تقریباً پانچ ہزار ایٹم بم موجود ہیں اور کسی وقت بھی ممالک کے درمیان عداوت ودشمنی کی وجہ سے ایٹمی جنگ شروع ہوسکتی ہے جس سے یہ دنیا تباہ وبرباد ہوجائے گی۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ اگر جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی کے باشندے عیسائی ہوتے تو کبھی بھی امریکہ ان پر ایٹم بم نہیں گراتا کیونکہ امریکہ ایک عیسائی ملک ہے اور کوئی بھی ملک اپنے ہم مذہبی ملک پر حملہ نہیں کرتا اور نہ ہی کبھی کوئی کرے گا۔

اسی طرح جس وجہ کو بنیاد بنا کر امریکہ نے عراق پر حملہ کر کے لاکھوں انسانی جان ضائع کیں اگر وہ عیسائی ملک ہوتا تو امریکہ کبھی بھی اس کے ساتھ یہ سلوک نہیں کرتا۔ اسی طرح افغانستان پر ماضی میں روس اور حال میں امریکہ نے جس وجہ کو بنیاد بنا کر حملہ کیا اگر افغانستان اسلامی ملک نہیں ہوتا تو یہ دونوں اِس پر حملہ کر کے اِس کو تباہ وبرباد کرنے کی کوششیں نہ کرتے۔ اسی طرح اگر ہندوستان اسلامی ملک ہوتا تو اس

کے اور پاکستان کے درمیان 1965ء کی جنگ نہ ہوتی اور نہ ہی دونوں ممالک اپنے غریبوں کو گھاس کھلا کر ایٹم بم بناتے۔ غرضیکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر ذی شعور جانتا، مانتا اور سمجھتا ہے۔ یہ بات ماننا پڑے گی کہ دنیا میں ادیان و مذاہب کے آپس میں اختلاف وٹکراؤ کی وجہ سے ہر ملک اپنے مخالف مذہبی ملک سے خوفزدہ ہے اور عداوت ودشمنی کا شکار ہے لہذا ہر ملک مجبور ہو کر اپنی آمدن اور وسائل میں سے کم از کم تقریباً 70٪ صرف ملک کے دفاع کیلئے ایٹم بم، میزائل اور دیگر جدید سے جدید تر اسلحہ جات پر خرچ کرتا ہے۔ اسی وجہ سے دنیا میں بدامنی ہے اور دنیا کے اکثر انسان غربت وافلاس اور جہالت میں مبتلا ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر دنیا میں صرف ایک ہی سچا دین و مذہب ہوتا تو آج دنیا کے اکثر انسانوں کی یہ حالت نہ ہوتی بلکہ یہ دنیا تو جنت نما بنی رہتی اور ہر طرف آزادی ہی آزادی اور سکون ہی سکون نظر آتا۔ اس بنا پر میرے نزدیک دنیا میں ابدی طور پر امن قائم کرنے، غربت وافلاس اور جہالت کے خاتمے نیز ایٹمی جنگ کو روکنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ جس طرح تمام انسان اصل کے اعتبار سے ایک ہی ماں باپ یعنی حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی اولاد ہیں اور جس طرح اس کائنات کا خالق ایک ہی ہے اسی طرح دنیا کے تمام انسانوں کا دین و مذہب بھی ایک ہی ہونا چاہیئے تاکہ اس دنیا کو مذکورہ اور دیگر مسائل ومشکلات سے نجات دلا کر جنت نما بنایا جاسکے اور انسانوں کو بے جا مظالم اور پریشانیوں سے نجات ملے۔

میرا مقصد یہ نہیں کہ دنیا کا نقشہ تبدیل کیا جائے بلکہ دنیا کا نقشہ یہی ہو، ممالک بھی اسی طرح کام کریں۔ آپس کے معمولی لڑائی جھگڑے اور دیگر مسائل کو حل کرنے کیلئے عدالتیں، فوج، پولیس اور دیگر ادارے

اسی طرح کام کرتے رہیں مگر دنیا کے تمام انسانوں کے عقائد و اعمال کو صرف ایک دین و مذہب کے مطابق کر دیا جائے جو خالق کائنات یعنی اللہ تعالی کے نزدیک سچا اور پسندیدہ ہو۔ اس وجہ سے اس بندے نے 'مذہبی اقوام متحدہ' کے نام سے ادارہ قائم کیا تاکہ دنیا میں جتنے بھی ادیان و مذاہب پائے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک مذہب میں سے تقریباً ایک ایک سو ماہر ترین مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں کو اس ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے دنیا کے 100 ماہر ترین ججوں اور 100 ماہر ترین وکیلوں کے سامنے اُنہیں اپنے اپنے دین و مذہب کی سچائی پر مکمل دلائل دینے کو کہا جائے۔

یہ تمام دلائل الیکٹرنک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ عوام الناس تک بھی پہنچائے جائیں۔ ان کے دلائل مکمل ہونے کے بعد یہ تمام ججز اور وکلاء کسی ایک مذہب کو منتخب کرنے کیلئے ووٹنگ کریں۔ اکثریتی بنیاد یا متفقہ طور پر جس مذہب کے حق میں ووٹ ملے اس مذہب کو دنیا کے تمام انسانوں کا مذہب قرار دیا جائے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ انشاءاللہ اس طرح بہت سے ادیان و مذاہب میں سے حق و سچے مذہب کی صداقت و حقانیت دنیا کے انسانوں کے پاس آ جائے گی اور اس طرح دنیا کے انسان اس ایک مذہب کو قبول کر لیں گے اور اس طرح دنیا کے تمام یا اکثر انسانوں کے ایک مذہب پر ہونے کی وجہ سے دنیا کے اہم ترین مسائل حل ہو جائیں گے اور دنیا ایٹمی جنگوں کی تباہی سے بچ جائے گی اور جنت نما بن جائے گی۔

یہ میری سوچ اور نظریہ ہے۔ نیز آپس میں بحث و مباحثہ کر کے اس میں ترمیم کی جا سکتی ہے مگر دنیا کو تباہی و بربادی سے بچانے اور انسانوں کو دنیوی اور دینی پریشانیوں سے نجات دلانے کا ابدی طور پر یہی ایک

راستہ ہے اور باقی تمام راستے عارضی ہیں ۔ ابھی بھی وقت ہے اس لئے حضرت آدم علیہ اسلام کی اولاد اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلم وغیر مسلم امتیوں کی فکر کرنے والے اگر اب بھی فکر نہیں کریں گے تو دنیا تباہ وبرباد ہوجائے گی اور اُن سب سے بروزِ قیامت باز پرس بھی کی جائے گی ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر دنیا کے مشہور سات مذاہب (اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم) کے مشہور سات سو مذہبی پیشواء 'مذہبی اقوام متحدہ' کے پلیٹ فارم پر جمع ہوکر مذکورہ کوشش کریں تو کامیابی ہوسکتی ہے ۔ مجھے اس بات پر بھی یقین کامل ہے کہ جیت دین اسلام ہی کی ہوگی کیونکہ قرآن کریم کے دین اسلام پر قطعی دلائل رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسری اور نا قابل انکار دلیل بھی ہے جو کسی بھی دین و مذہب کے پاس نہیں ہے اور وہ یہ کہ کروڑوں مسلمانوں کی لاشیں صدیوں اور سالوں سے قبروں میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے بالکل تر و تازہ حالت میں خون سمیت صحیح وسالم اور محفوظ ہیں جبکہ کسی دوسرے ادیان و مذاہب کے ماننے والوں میں سے کسی ایک کی بھی لاش تر و تازہ حالت میں موجود و محفوظ نہیں ہے ۔ اگر کوئی لاش محفوظ بھی ہے تو اُس پر کیمیکل استعمال ہوا ہے نیز وہ تر و تازہ حالت میں نہیں ہے اور نہ ہی اس میں تازہ خون ہے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین نے ایک غیر جانبدار جج کے روپ میں یہ فیصلہ سنا دیا ہے کہ دین اسلام ہی ایک مکمل اور سچا مذہب ہے اور خالق کائنات یعنی اللہ تعالیٰ اس دین سے راضی ہے اور اِس کے علاوہ دیگر ادیان و مذاہب نامکمل اور منسوخ ہیں ۔

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ زمین نے مسلمانوں سے رشوت لے کر صرف مسلمانوں کی لاشیں محفوظ کی ہیں اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ زمین متعصب اور فرقہ پرست ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو زمین دوسرے اربوں عام مسلمانوں کی لاشوں کو بھی محفوظ رکھتی جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ جو مسلمان دین اسلام پر اخلاص کے ساتھ

عمل نہیں کرتے اور فاسق وفاجر جیسی زندگی گزارتے ہیں ان کی لاشیں بھی زمین میں سڑ گل کر فنا ہو جاتی ہیں۔ یہ انکے اپنے اعمال کی کوتاہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ زمین میں یہ صلاحیت ہر گز نہیں کہ خود اپنی مرضی سے کسی کی بھی لاش کو محفوظ رکھ سکے کیونکہ زمین صرف اللہ کی مرضی اور اسکے حکم پر لاشیں محفوظ رکھتی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ دلیل مشاہداتی اور قطعی نا قابل انکار ہے اور اس دلیل کی روشنی میں عوام الناس بھی بات کو سمجھ جائیں گے اور انشاء اللہ اسلام میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔

لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے سچے دلائل ونظریات سے متفق ہیں تو 'مذہبی اقوام متحدہ' کا ہر ممکن طور پر ساتھ دیں اور اگر اس بارے میں سوالات ہوں تو آگاہ کریں۔ انشاء اللہ آپکے سوالات اور شک وشبہات کو دور کر دیا جائے گا۔

صادق ٹی وی

(1) اس ٹی وی کے ذریعہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے ماہر اور مشہور و معروف مذہبی پیشواؤں کو مدعو کر کے ان سب سے یہ درخواست کروں کہ موجودہ ادیان و مذاہب میں سے بتائیں کہ حقیقت میں سچا اور خالقِ کائنات یعنی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مذہب کونسا ہے؟ کیونکہ یہ سب کہتے ہیں کہ صرف اُن کا مذہب ہی سچا ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب نامکمل، منسوخ یا باطل ہیں مثلاً یہودی پیشوا کہتے ہیں کہ صرف اُن کا مذہب سچا ہے باقی تمام مذاہب جیسے کہ اسلام، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم، پارسی ازم وغیرہ باطل ہیں۔ اسی طرح عیسائی پیشوا کہتے ہیں کہ صرف اُن ہی کا مذہب سچا ہے اور باقی تمام ادیان و مذہب باطل ہیں گویا تمام مذاہب کے پیشوا یہ کہتے ہیں کہ صرف ایک ہی مذہب سچا ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں کہتے کہ سارے ادیان و مذاہب سچے ہیں کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ ایسا ہونا ناممکن اور محال ہے کہ ایک ہی وقت میں تمام ادیان و مذاہب سچے ہوں اس لئے کہ اُن تمام کے اندر عقائد و اعمال کے اعتبار سے شدید اختلافات اور تضادات ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ سب مذہبی پیشوا متعین کریں کہ آخر وہ صرف ایک سچا مذہب کونسا ہے تا کہ دنیا کے تمام انسان اُس ایک مذہب کو اختیار کر کے:

(i) دائمی طور پر دنیا سے غربت و افلاس کو ختم کر سکیں

(ii) دائمی طور پر دنیا سے جہالت کو ختم کر سکیں

(iii) دائمی طور پر دنیا سے بدامنی کو ختم کر سکیں

(iv) دائمی طور پر جنگوں کا خاتمہ کر سکیں

(v)دائمی طور پر ایٹمی جنگوں کو روک سکیں

(vi)اس دنیا کو جنت نما بنا سکیں

(vii)انسانوں کے دیگر مسائل کو حل کر سکیں

(viii)اور مرنے کے بعد والی زندگی میں کامیاب ہو کر جنت میں داخل ہو سکیں کیونکہ اُس دنیا میں صرف سچے مذہب کا پیروکار ہی جنت میں داخل ہوگا اور غلط مذہب کا پیروکار ہمیشہ کیلئے جہنم میں داخل ہوگا۔

(2)اس ٹی وی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ایسے دوستوں اور ولیوں کو جمع کرنا چاہتا ہوں جو کیمیکل استعمال کئے بغیر بھی آگ میں داخل ہوں تو نہ جل سکیں تا کہ ایک بڑی آگ جلا کر دینِ اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اُنہیں اس آگ میں داخل ہونے کو کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ آگ میں نہیں جلیں گے جبکہ غیر مسلموں سے بھی کہا جائے گا کہ اگر وہ لوگ اپنے مذہب کو سچا مانتے ہیں تو آگ میں کیمیکل استعمال کئے بغیر داخل ہو کر دکھائیں یا تو وہ داخل نہیں ہوں گے اور اگر داخل ہوئے بھی تو یقینی طور پر جل جائیں گے جس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ ان کا مذہب نامکمل، منسوخ یا باطل ہے۔ اس طرح انشاءاللہ عوام الناس جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے اور دنیا میں صرف ایک ہی مذہب باقی رہ جائے گا یا دین اسلام غالب ہو جائے گا۔

(3)اس ٹی وی کے ذریعہ میں اپنی ایک حیران کن اور منفرد تحقیق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان، تمام انسانوں کے باپ اور اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام (جن کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ

چوبیس ہزار ہے) کی نعشہائے مبارکہ بالکل تازہ حالت میں قبروں میں محفوظ ہیں (سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو آسمان پر زندہ اُٹھالیا تھا) جیسا کہ جمع الفوائد جلداوّل حدیث نمبر 1924 میں ہے اور ابوداؤد شریف جلداوّل کتاب الصلوٰۃ باب ابواب تفریع الجمعۃ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مٹی پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کے کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

اسی طرح سورۂ البقرۃ آیت نمبر 154 اور سورۂ آل عمران آیت نمبر 169 میں ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل ہوتے ہیں وہ زندہ ہیں لیکن تم لوگ شعور نہیں رکھتے۔ان دونوں آیات کے بارے میں تفسیر البیان القرآن میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ شہدائے اسلام کے نعشہائے مبارکہ بالکل محفوظ ہیں نیز تحقیقی طور پر بھی ثابت ہوا ہے کہ 2ھ سے 1433ھ تک جتنی بھی اسلام وکفر کی جنگیں ہوئیں اور اُن میں جتنے بھی مسلمان شہید ہوئے اُن سب کی نعشیں بالکل تروتازہ حالت میں کفن سمیت محفوظ ہیں، ان میں سے بعض کی آنکھوں میں روشنی ،بعض کے جسم میں تازہ خون اور بعض کے جسم سے خوشبو آنا وغیرہ بھی ثابت ہے۔2ھ سے 1433ھ تک دیکھا جائے تو شہدائے اسلام کی تعداد کروڑوں میں ہے جن کی نعشیں محفوظ ہیں، اب بھی محفوظ رہتی ہیں اور تا قیامت محفوظ رہتی رہیں گی نیز ان کے علاوہ دیگر سچے مومنین ومومنات کی محفوظ نعشوں کے بھی ثبوت ملے ہیں اور اُن کی تعداد بھی لاکھوں میں ہے۔

جبکہ دوسری جانب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کسی بھی غیر مسلم یعنی یہودی، عیسائی، ہندو، بدھشٹ اور پارسی وغیرہ کی لاش تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ نہیں ہے اور نہ

ہی محفوظ رہتی ہے اور نہ ہی کبھی محفوظ رہے گی (بشرطیکہ خاتمہ اسلام پر نہ ہوا ہو) کیونکہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 161 اور 162 میں ہے کہ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں اُن کی موت آئی اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، اُن سے عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اُن کو مہلت دی جائے گی۔ ان دونوں آیات سے ثابت ہوا کہ کفر کی حالت میں مرنے والے لوگ مرتے ہی عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ظاہر سی بات ہے کہ عذاب جسم اور روح دونوں کو ہوتا ہے اسی لئے اُن میں سے کسی کی لاش بھی محفوظ نہیں رہتی کیونکہ وہ عذاب میں ہے۔

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے تمام انسانوں تک اس بات کو دنیا کی ہر زبان میں صادق نامی ٹی وی چینل کے ذریعے پہنچایا جائے تا کہ دینِ اسلام کی سچائی اور دوسرے ادیان و مذاہب کا منسوخ و نامکمل ہونا یا باطل ہونا کھل کر سامنے آجائے اور انسان مرنے کے بعد والی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے فکر کریں۔ یہ ٹی وی چینل قیامت تک کام کرتا رہے۔ نیز اس ٹی وی پر مذکورہ تحقیق پر تبصرہ اور غور و فکر کے لئے دنیا کے تمام مشہور و معروف مسلم و غیر مسلم مذہبی پیشواؤں، رہنماؤں، سیاستدانوں، حکمرانوں، ججوں، وکیلوں، مفکروں، دانشوروں، میڈیکل ڈاکٹروں، سائنسدانوں اور دوسرے اہم افراد کو مدعو کر کے اُن سے انٹرویوز کئے جائیں اور جو باتیں اس تحقیق سے ثابت ہوتی ہیں اور یہ لوگ اس تحقیق سے جو کچھ بھی سمجھیں گے ان تمام باتوں کو تمام زبانوں میں دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچایا جائے۔

اس ٹی وی چینل کے قیام اور اسے چلانے کے لئے کم از کم پاکستانی 25 ارب روپے کی فوری ضرورت ہے۔لہٰذا دنیا کے تمام مخلص مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ حسبِ توفیق ہدیہ جمع کرائیں۔

آپ کا ایک اسلامی بھائی
چیئرمین مذہبی اقوام متحدہ کراچی، پاکستان
عالمی امن کے داعی، روحانی ڈاکٹر مولانا ابرار عالم پاکستانی
واٹس ایپ/ رابطہ نمبر 0092 333 2100 668

گستاخانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوتِ غور وفکر

اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام انسان اصل کے اعتبار سے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی اولاد ہیں کیونکہ اس دنیا میں سب سے پہلے مرد وعورت وہی دونوں تھے اور انہی دونوں سے نسل انسانی پھیلی۔ یہ نظریہ بالکل غلط اور باطل ہے کہ انسان پہلے بندر تھا۔ اس لئے کہ انسان اور بندر میں بنیادی طور پر ایک ایسا فرق ہے کہ اس کی بناء پر یہ تسلیم ہی نہیں کیا جا سکتا کہ انسان ابتداء میں بندر تھا اور وہ فرق یہ ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کی نعشیں زمین میں صدیوں اور سالوں سے محفوظ ہیں اور تا قیامت رہیں گی لیکن آج تک یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ کسی بھی بندر کی لاش محفوظ ہے بلکہ یہ میری جانب سے ایک چیلنج ہے کہ کسی بھی بندر کی لاش کبھی بھی محفوظ نہیں رہے گی کیونکہ بندر کسی بھی مذہب کے مطابق عبادت کے مکلف نہیں رہے اور نہ ہی ہیں۔ لہذا انسان کی ابتداء اگر بندر سے ہوتی یعنی بندر اصل اور انسان فرع ہوتا تو یہ اتنا بڑا نا قابل انکار فرق اصل اور فرع میں نہ ہوتا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مذکورہ نظریہ باطل ہے اور حقیقت میں نسل انسانی کی ابتداء حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے ہوئی ہے۔ جب یہ ثابت ہوا کہ تمام انسان دراصل آپس میں ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں (یہ الگ بات ہے کہ ادیان و مذاہب کی بناء پر کوئی یہودی، عیسائی، ہندو، مسلمان وغیرہ بن گیا) تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم تمام انسان ایک دوسرے کی صحیح رہنمائی کریں اور دنیا وآخرت کی ناکامی سے بچنے میں بھی ایک دوسرے کی مدد کریں جیسا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا طرز فکر اور مشن تھا۔

آج یہ خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ شاتم رسول ﷺ سلمان رشدی بھارت آ رہا ہے اور مسلمانان ہند اسے بھارت آنے سے روکنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ سلمان رشدی ہو یا اسکے علاوہ دیگر گستاخان ہوں خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، ان سب کو دعوتِ غور وفکر دیتا ہوں کہ شاید ان کے ذہن سے شبہ ختم ہو جائے اور وہ لوگ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور ان کی اخروی زندگی بھی سنور جائے۔ ویسے بھی کسی کو ہدایت دینا صرف اللہ کا کام ہے، ہمارا کام صرف انہیں سمجھانا ہے۔

اگر یہ لوگ قرآن کریم کو خالق کائنات کا کلام مانتے ہیں تو ہمارے پیارے نبی ﷺ کے متعلق مندرجہ ذیل آیات کو ہی پڑھ لیں انشاءاللہ انہیں یہ بات سمجھ میں آ جائے گی کہ واقعی حضرت محمد ﷺ اللہ کے نبی ورسول ہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانے بغیر کوئی بھی اللہ کے نزدیک نیک و پسندیدہ نہیں بن سکتا خواہ وہ انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے۔ سورہ الصّف، سورہ نمبر 61، آیت نمبر 6 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جن کا نام احمد ہوگا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں کیونکہ ان کا دوسرا نام احمد ہے۔ نیز عالمی افق پر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے سوا کوئی بھی رسول نہیں آیا جس کی سچائی پر قطعی دلیل موجود ہو۔ سورہ آل عمرآن، سورہ نمبر 3، آیت نمبر 144 میں ہے کہ محمد ﷺ صرف اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ سورہ الاحزاب، سورہ نمبر 33، آیت نمبر 40 میں ہے کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔ سورہ محمد، سورہ نمبر 47، آیت نمبر 2 میں ہے کہ جو لوگ ایمان

لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے، اللہ نے ان کے گناہ ان سے مٹا دیئے اور ان کا حال سنوار دیا۔ اسی طرح سورہ الفتح، سورہ نمبر 48، آیت نمبر 29 میں ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کی گستاخی کرنے والوں اگر آپ قرآن کریم کو اللہ کا کلام مانتے ہو تو مندرجہ بالا آیات ہی آپ ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت کے ثبوت کیلئے کافی ہیں کیونکہ اللہ نے جب محمد ﷺ کو اپنا رسول، نبی، قاصد اور پیغمبر بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ واقعی اللہ کے نیک بندے، قابل ادب واحترام اور تمام بے ادبی و گستاخی کی باتوں سے پاک ومنزہ ہیں۔ لیکن اگر آپ لوگ قرآن کریم کو کلام الٰہی مانتے ہی نہیں تو پھر آپ لوگوں کو قرآن کریم کے اس چیلنج کا جواب دینا چاہئے جو سورہ البقرہ، سورہ نمبر 2، آیت نمبر 23-24 میں ہے کہ اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی سورت ہی بنا لاؤ، اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

تقریباً چودہ سو سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا لیکن کوئی کافر جو قرآن کریم کو کلام الٰہی نہیں مانتا مندرجہ بالا آیت میں مذکورہ چیلنج جواب نہیں دے سکا۔ لہذا اگر گستاخانِ محمد ﷺ اپنی گستاخیوں سے باز نہیں آتے تو مذکورہ چیلنج کا جواب دیں یا پھر قرآن کریم نے محمد ﷺ کی جو پاکیزگی و رسالت بیان کی ہے اسے قبول کرلیں تاکہ مرنے کے بعد جہنم میں جانے سے بچ جائیں۔

مگر اگر پھر بھی آپ لوگوں کا دل مطمئن نہ ہوتو آخر میں ایک مشاہداتی اور نا قابل انکار دلیل پیش کرتا ہوں جسکا کوئی بھی غیر مسلم یا گستاخِ رسول نہ جواب دے سکا اور نہ ہی جواب دے سکتا ہے۔ وہ دلیل یہ ہے جسے میں مکمل یقین کے ساتھ کہتا ہوں اور یہ بات ثابت بھی ہو چکی ہے کہ ہمارے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے قبر مبارک میں زندہ انسان کی طرح بالکل صحیح وسالم اور تر و تازہ حالت میں محفوظ ہے اور اسی بنا پر دو یہودیوں نے نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو باہر نکالنے کیلئے سرنگ کھودنے کی ناپاک جسارت اور سازش کی تھی۔ جس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ یہودیوں کو بھی اس بات کا علم تھا (اور ہے) کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کا جسم مبارک صدیوں سے محفوظ ہے۔

لہذا میں دنیا بھر کے تمام غیر مسلم پنڈتوں، پادریوں، پیشواؤں سمیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں خصوصاً سلمان رشدی کو بھی چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ثابت کرے کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک محفوظ نہیں ہے۔ کیونکہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نہیں بلکہ انکے ماننے والے کروڑوں مسلمانوں کی نعشیں بھی صدیوں اور سالوں سے زمین میں تر و تازہ حالت میں محفوظ ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی اللہ کے سچے نبی ورسول اور اسکے بندے ہیں اور اس بات کا علم قبر کی مٹی اور اس کے کیڑے مکوڑوں کو بھی ہے۔ نعوذ باللہ اگر آپ ﷺ جھوٹے نبی ہوتے یا اللہ کے محبوب و پسندیدہ بندے نہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک صدیوں سے محفوظ نہ ہوتا کیونکہ مردہ جسم کا زمین میں محفوظ رہنا باعث غرور و افتخار ہے اور زمین میں گل سڑ جانا ذلت کی بات ہے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ زمین میں بذات خود انسانی جسم کو محفوظ رکھنے کی طاقت وصلاحیت نہیں ہے لہذا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے ساتھیوں یا ان پر ایمان لانے والوں

کی نعشوں کا محفوظ رہنا اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ یہ حفاظت منجاب اللہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ جنتی ہیں۔

لہذا میں تمام غیر مسلموں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں کو دعوتِ غور وفکر دیتا ہوں تا کہ وہ اسلام میں داخل ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی سے توبہ کریں اور تمام گستاخوں اور غیر مسلم پیشواؤں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ان کی موت کفر پر ہوئی تو ان میں سے کسی کی لاش بھی تر وتازہ حالت میں کبھی محفوظ نہیں رہے گی۔ یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننے والوں، ان پر ایمان نہ لانے والوں اور ان کی گستاخی کرنے والوں سے خالق کائنات ناراض ہے اِس لئے وہ لوگ اس بارے میں غور وفکر کریں تا کہ حقیقت اور سچ ان پر واضح ہو جائے۔

سات سوافراد کی وجہ سے دنیا پریشان

اس وقت دنیا میں سات مشہور ادیان و مذاہب ہیں یعنی اسلام،عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت،سکھ ازم اور پارسی ازم جن کے پیروکاروں کی اچھی خاصی تعداد ہے اور جن کے ماننے والوں کی دنیا میں حکومت واثر ورسوخ ہے۔ باقی ادیان ومذاہب کے پیروکاروں کی تعداد بھی برائے نام ہے اور ان کے ماننے والوں کی نہ تو کوئی علیحدہ حکومت ومملکت ہے اور نہ ہی دنیا پر خاص اثر ورسوخ ہے۔

مذکورہ سات ادیان ومذاہب میں سے اگر ہر ایک دین ومذہب میں سے چوٹی کے ماہر ترین مذہبی رہنماؤں، پیشواؤں اور اپنے اپنے دین ومذہب پر مکمل عبور رکھنے والوں کو منتخب کیا جائے تو زیادہ سے زیادہ ان کی تعداد تقریباً 100 ہوگی اور ساتوں ادیان ومذاہب کے مشہور پیشواؤں کی مجموعی تعداد تقریباً 700 ہوگی جن کے دم سے اُن سب کا دین ومذہب قائم ودائم اور زندہ ہے۔ کیونکہ اِنہی ماہر پیشواؤں کے ماننے والے، ان کی باتوں پر عمل کرنے والے اور ان سے عقیدت رکھنے والے دنیا میں کثیر تعداد میں ہیں جبکہ باقی ہر دین ومذہب کے جو چھوٹے چھوٹے رہنما و پیشواء ہیں نہ تو ان کے ماننے والوں کی کثیر تعداد ہے اور نہ ہی ان کی باتوں کا عوام پر اثر ہوتا ہے۔

غرضیکہ اگر تجزیہ کر کے دیکھا جائے تو ان سات سو افراد کی وجہ سے دنیا کے کم از کم تین چوتھائی انسان اپنے اپنے دین ومذہب پر عمل پیرا ہیں اور اُن کے اوپر اِن سات سو افراد کا اثر ورسوخ ہے یعنی دنیا کے

اکثر انسانوں پر اِن کی حکومت وسلطنت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ سات سو افراد مل کر دنیا کی کسی بات پر متفق ہو جائیں تو ان کی بات رد نہیں کی جاسکے گی اور یہ سات سو افراد مل کر دنیا میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔

اس وقت اگر دنیا کے انسانوں کی حالت دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ ان میں سے اکثر بہت پریشان ہیں اور بہت کم تعداد میں خوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اکثر انسانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ غربت وافلاس، جہالت وبدامنی اور جنگوں کے شکار ہیں۔ یہی نہیں بلکہ تقریباً پانچ ہزار ایٹم بموں کی دنیا میں تیار حالت میں موجود ہونے کی وجہ سے دنیا تباہی وبربادی کے کنارے پہنچی ہوئی ہے اور ایک اشارے پر ایٹمی جنگ پوری دنیا کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

ان مذکورہ مسائل اور پریشانیوں سے نجات اور چھٹکارے کیلئے دنیا کے انسانوں کی پاس کوئی ابدی حل اور لائحہ عمل موجود نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ یہ سات سو افراد جن کا تعلق دنیا کے سات مشہور ادیان و مذاہب سے ہے، ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر سوچیں اور پھر متفق ہو کر کوئی لائحہ عمل ترتیب دیں۔ مگر یہ لوگ ابھی اس طرح نہ تو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں اور نہ ہی آسانی سے یہ لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونگے کیونکہ یہ سات سو افراد وہ ہیں جن کو کوئی پریشانی نہیں ہے اور وہ ہر طرح سے اس دنیا میں عیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں لہذا ان کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ کوئی ایسا لائحہ عمل ترتیب دینے کیلئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں؟ اسی وجہ سے میں نے اوپر عنوان میں کہا ہے کہ 'سات سو افراد کی وجہ سے دنیا پریشان' نیز اسی وجہ سے میں نے 'مذہبی اقوام متحدہ' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے تاکہ ان سات سو افراد کو

اس پلیٹ پر جمع کرسکوں اس لئے کہ دنیا میں جو بھی حالات ہیں وہ صرف اِن ادیان و مذاہب کے آپس میں اختلاف اور تصادم کی وجہ سے ہیں ورنہ اگر تمام انسانوں کا دین و مذہب ایک ہوجائے تو یہ حالت کیوں باقی رہے اور انسان پریشان کیوں ہو؟ بلکہ یہ دنیا تو جنت نما بن جائے گی۔ لہذا اِن سات سو افراد کو مذکورہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے کیلئے اُنہی لوگوں کو اٹھنا پڑے گا اور ساتھ دینا ہوگا جو غربت وافلاس، جہالت و بدامنی کی وجہ سے پریشان ہیں اور پریشان رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غریب کہلاتے ہیں ورنہ یہ سات سو افراد اور دنیا کے مالدار طبقہ کو مذکورہ حالات و مسائل سے کوئی پریشانی نہیں ہے۔

لہذا میں اولاً تو اِن سات سو افراد سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے آپ سب 'مذہبی اقوام متحدہ' کا ساتھ دیتے ہوئے اس ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں ورنہ دنیا جب ایٹمی جنگوں کی وجہ سے تباہ ہوگی تو آپ اور آپ کے رشتہ دار اور بیوی بچے بھی اس آگ میں جلیں گے۔ نیز مرنے کے بعد جو ناکامی اور رسوائی ہوگی وہ علیحدہ ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اِن پیشواؤں سے (خواہ یہ پیشوا مسلم ہوں یا غیر مسلم) قیامت کے روز اس بارے میں ضرور پوچھے گا کہ تم لوگوں نے انسانوں کو پریشانیوں سے بچانے کیلئے کوششیں کیوں نہیں کی تھیں اور اپنے اپنے دائرہ میں رہ کر صاف نیت سے کام کیوں نہیں کیا تھا یا فکر کیوں نہیں کی تھی؟

ثانیاً میں غریبوں اور مفلسوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اِن افراد کو اپنے اپنے حلقہ و علاقہ سے ادارہ کے ساتھ دینے کو اور اس پلیٹ فارم پر جمع ہونے کو کہیں کیونکہ ضرورت دنیا کے غریبوں کو ہے، امیروں کو نہیں۔

میں آخر میں دنیا کے اِن ساتوں ادیان و مذاہب کے سات سو مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سب 'مذہبی اقوام متحدہ' کے تحت جمع ہو کر اس بارے میں سوچیں کہ آخر کروڑوں کی تعداد میں صرف مسلمانوں اور مسلمان فوجوں کی لاشیں صدیوں اور سالوں سے قبروں میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے تر و تازہ حالت میں صحیح وسالم اور محفوظ کیوں ہیں؟ جبکہ دوسری طرف کھربوں مسلمانوں کی لاشیں بوسیدہ ہو کر گل سڑ چکی ہیں۔ نیز آخر کیا وجہ ہے کہ غیر مسلموں یعنی یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں سے کسی ایک کی بھی لاش تر و تازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ اور صحیح وسالم نہیں ہے؟

دنیا کے تمام غیر مسلم پیشوا اِس بات پر غور کیلئے 'مذہبی اقوام متحدہ' کے تحت جمع ہوں اور سوچ کر جواب دیں کہ آخر ایسا کیوں ہے اور مرنے کے بعد والی زندگی پر غور کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ تمام مذاہب والے غلط راستے پر چل رہے ہوں؟ اس لئے کہ غیر مسلم پیشوا زندگی میں جتنا بھی کرتب دکھالیں اور جتنی بھی طاقت کا مظاہرہ کرلیں لیکن حقیقت یہ کہ مرنے کے بعد ان کی لاشوں میں کوئی جان نہیں رہتی نیز وہ تر و تازہ حالت میں بھی نہیں رہتیں اور گل سڑ کر ختم ہو جاتی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد والی زندگی میں یہ سب ہمیشہ کیلئے ناکام ہیں۔ لہذا آپ سب میری مذکورہ باتوں پر کان دھریں تاکہ دنیا بھی جنت نما بن جائے اور مرنے کے بعد ہمیشہ کی جنت بھی مل جائے ورنہ دنیا میں اپنی مرضی کرنے اور کچھ سال عیش و آرام میں گزارنے کے بعد ہمیشہ کیلئے جہنم کے دردناک عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے۔

پانچ ارب انسان جہنم کے راستے پر

میں اللہ کا نہایت ہی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ اس نے مجھے یہ طرزِ فکر عطا کی اور اولادِ آدم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مسلم وغیر مسلم امتیوں کے بارے میں کچھ سوچنے اور لکھنے کی توفیق دی ورنہ یہ بندہ اس لائق بالکل نہ تھا۔ اس وقت میری تحقیق کے مطابق دنیا میں لگ بھگ سات ارب انسان ہیں جن میں سے تقریباً دو ارب مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ایک معبود، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی و رسول اور قرآن کریم کو کلام الٰہی تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے عقائد اسلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں نیز جتنا کوشش بھر ہو پاتا ہے عمل کرتے ہیں۔ ان میں سے جس کا انتقال دین اسلام پر ہوتا ہے وہ چاہے کتنا ہی گناہگار ہو، اسلامی عقائد کی رو سے وہ جہنم میں سزا بھگتنے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش سے ایک نہ ایک دن اللہ کے فضل سے ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ جبکہ وہ مسلمان جس کا انتقال دین اسلام پر نہیں ہوتا اور وہ مرتے وقت کفر و شرک کا مرتکب ہوا تو پھر اس کی مغفرت نہیں ہوگی جیسا کہ قرآن کریم اور حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر و شرک پر مرنے والے کو معاف نہیں کرے گا اور اسکا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

بقیہ تقریباً پانچ ارب انسان وہ ہیں جو قرآن کریم کو اللہ کا کلام نہیں مانتے یعنی اس پر ایمان نہیں لاتے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی آخری نبی و رسول نہیں مانتے۔ اگرچہ ایسے لوگ باقی دین اسلام کے عقائد کو بھی مانتے ہوں تب بھی یہ لوگ کافر ہیں اور یہ پانچ ارب انسان جہنم کے راستے پر ہیں۔ اگر ان کا انتقال اسی

کفروشرک کی حالت میں ہوجاتا ہے تو ان کا ٹھکانہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم ہوگا۔ اِن پانچ ارب انسانوں میں سے بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مرنے سے پہلے کفروشرک سے توبہ کرکے دین اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں اور ایمان پران کا خاتمہ ہوتا ہے ورنہ 99 فیصدایسے ہی کفر کی حالت میں اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ دین اسلام کی سچائی اور دوسرے ادیان و مذاہب کے باطل ومنسوخ ہونے پر ایسے دلائل جو کہ نا قابل انکار ہیں ان لوگوں تک نہیں پہنچے ہیں۔ کسی کو دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دینا اگر چہ اللہ کا کام ہے مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کے وارثین علماء کرام کا فرض بنتا ہے کہ وہ دین اسلام کے نا قابل انکار دلائل کو غیر مسلموں تک پہنچائیں۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ اللہ نے ان کو عقل دی ہے لہذا وہ خود عقل سے چیک کرلیں کہ دین اسلام ہی سچا مذہب ہے اور دیگر ادیان و مذاہب باطل ہیں تو یہ بات درست نہیں ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اگر عقل سے ہی دین اسلام کو پانا ہے اور پایا جاسکتا ہے تو پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دیگر انبیاء کرام اور صحابہ کرام دین اسلام کی تبلیغ کیلئے لوگوں کے پاس کیوں جاتے تھے اور خطوط کیوں لکھے؟ نیز قرآن کریم کے مطابق شیطان صراطِ مستقیم پر بیٹھا ہوا ہے لہذا عام انسان اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں خود اپنی عقل سے کیسے داخل ہوسکتا ہے اور وہ ابلیس کا کیونکر مقابلہ کرسکتا ہے؟ جبکہ یہ بات طے ہے کہ کوئی خواہ کتنا ہی صاحب علم وعمل ہو، شیطان کے وسوسوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی اللہ کے سوا کوئی انسان کو شیطان سے بچا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عام غیر مسلم خواتین وحضرات جو کھیتی کا کام کرتے، دیہاتوں میں رہتے اور دیگر کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں ان کا دین اسلام کی راہنمائی خود حاصل کرلینا کتنا دشوار ہوگا یہ اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

لہذا علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جان و مال لگا کر ان تک دین سلام کے نا قابل انکار دلائل پہنچائیں تا کہ وہ لوگ بھی با آسانی دین اسلام میں داخل ہوسکیں۔غور کریں کہ اگر آپ کا بیٹا یا بیٹی کافر ہو اور باقی سارا گھرانہ مسلمان ہو تو آپ کسی طرح بے چین ہو جائیں گے کہ کسی طرح ان کو اسلام میں داخل کیا جائے تا کہ وہ مرنے کے بعد جہنم سے بچ سکیں۔بالکل اسی طرح اِن پانچ ارب غیر مسلموں کیلئے بھی علماء کرام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مسلمان امتیوں کو بے چین ہونا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رونا ہوگا کہ وہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دے جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے امتیوں کیلئے روتے تھے۔

میرے نزدیک دین اسلام کی سچائی پر دو نا قابل انکار دلائل ہیں جن کا کوئی کافر جواب نہیں دے سکے گا اور نہ ہی اس کیلئے تیار ہوگا۔پہلی دلیل تو یہ ہے کہ ابوداؤد شریف، جلد اول، باب ابواب، تفریع الجمعہ میں حدیث ہے جو حضرت انس بن انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع و منقول ہے اور یہ حدیث جمع الفوائد، جلد نمبر اول میں حدیث نمبر 1924 میں بھی ہے کہ انبیاء کرام کا جسم مرنے کے بعد بھی محفوظ رہتا ہے اور یہ کہ اللہ نے زمین کو منع کر دیا ہے کہ وہ ان کے جسموں کو نہ کھائے۔اس حدیث کی روشنی میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نعشہائے مبارکہ سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے (کیونکہ اللہ نے انہیں زندہ حالت میں آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ قیامت سے پہلے واپس تشریف لائیں گے) صدیوں سے تازہ حالت میں محفوظ ہیں۔یہ سارے انبیاء کرام مسلمان تھے۔اسی طرح سورۂ البقرہ، آیت نمبر 154 اور سورۂ آل عمران، آیت نمبر 169 میں ہے کہ شہدائے اسلام زندہ ہیں۔اس کی تفسیر میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان القرآن میں لکھا ہے کہ ان تمام شہداء

کے نعھشائے مبارکہ محفوظ ہیں۔ہجرت کے بعد سے لے کر 1433ھ تک کروڑوں مسلمان اللہ کے راستے میں قتل ہوئے لہذا ان سب کے جسم قبروں میں محفوظ ہیں۔جبکہ دوسری جانب کسی بھی غیر مسلم کی لاش تازہ حالت میں پہلی صدی ہجری سے لے کر 1433ھ تک تازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ نہیں ہے۔نیز اس وقت تک کروڑوں غیر مسلم اسلام وکفر کے درمیان جنگوں میں قتل ہوئے مگر ان میں سے کسی ایک کی بھی لاش محفوظ نہیں ہے۔جس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ صرف دین اسلام ہی سچا اور خالق کائنات یعنی اللہ کا پسندیدہ مذہب ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب باطل اور منسوخ ہیں کیونکہ مسلمانوں کی نعشوں کا محفوظ رہنا اللہ کے حکم سے ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ لوگ اللہ کے فضل سے جنتی ہیں۔مزید ثبوت کیلئے میری ویب سائٹ
www.RightfulReligion.com کا مطالعہ کیجئے۔لہذا اِس علم کو لے کر غیر مسلموں کے پاس جایا جائے اور ان سب سے اس بارے میں بات کی جائے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ آج بھی اگر اعلان کے ذریعہ ڈھونڈا جائے تو ایسے بہت سے اولیاء اللہ دنیا میں مل جائیں گے جو بغیر کسی کیمیکل کا استعمال کئے آگ میں داخل ہونے کے باوجود جل نہیں سکیں گے۔جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے استاد حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ثبوت موجود ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی ہونے کی حالت میں آگ میں داخل کئے گئے اور اللہ کے حکم سے نہیں جلے۔اسی طرح مذکورہ دونوں افراد امتی ہیں لیکن اللہ کے دوست ہونے کی وجہ سے اللہ کے حکم سے یہ دونوں بھی آگ میں نہیں جلے تھے۔میرے پاس ان دونوں حضرات کا تفصیلی واقعہ موجود ہے۔کوئی بھی غیر مسلم بغیر کسی کیمیکل کا استعمال کئے آگ

میں جانے کے بعد صحیح وسالم نہیں رہ سکتا جو کہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ واقعی دین اسلام ہی سچا مذہب ہے کیونکہ اگر کوئی مسلمان دین اسلام کی کامل پیروی کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے وہ آگ میں بھی نہیں جل سکتا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جادو یا کسی عمل کے زور پر مسلمان آگ میں نہیں جلتا کیونکہ اگر کسی کو اس بات پر شک ہے تو کوئی بھی غیر مسلم ایسا جادو یا عمل کر کے دیکھ لے۔

بہر حال یہ دونوں دلیلیں ایسی ہیں جن میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہے اور کوئی بھی غیر مسلم (جسے اللہ ہدایت دینا چاہئے گا) بہ آسانی دونوں دلائل سے مطمئن ہو جائے گا۔ اگر فرداً فرداً کافروں کے پاس نہیں جاسکتے تو اس کا آسان راستہ آجکل یہ ہے کہ یہ دور ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائلز، میڈیا اور اخبارات کا ہے۔ ان ذرائع سے اِن دونوں دلائل کو ہر زبان میں دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچا دیا جائے۔ کسی کو اسلام کی ہدایت دینا یا نہ دینا اللہ کا کام ہے۔ ہمارا کام صرف بات کو بہتر انداز میں پہنچانا یا سمجھانا ہے۔ لہذا میں تمام علماء حق سے گزارش کرتا ہوں اور مخلص اہل ثروت مسلمانوں سے بھی کہ اِن دونوں دلائل کو ہر زبان میں دنیا کے تقریباً سات ارب انسانوں تک پہنچا دیں تا کہ مسلمانوں کی اصلاح ہو اور غیر مسلموں کو اسلام میں داخل ہونے کا راستہ مل جائے۔ یہ کام بالاتفاق تمام انبیاء کرام کا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ ہمیں اس کام کو کرنے کی توفیق و ہمت دے، آمین۔

دنیا کے تمام ماہر ترین میڈیکل ڈاکٹروں سے چند سوالات

ہر علم میں جس چیز کے بارے میں بحث کی جاتی ہے وہ اس علم کا موضوع ہوتا ہے جیسے علم سیاست کا موضوع سیاست ہے کیونکہ اس علم کے اندر ہر وقت سیاست سے متعلق ہی باتیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح علم حدیث کا موضوع چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول وفعل ہے لہذا علم حدیث کا موضوع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول وفعل کہلائے گا۔

میں چونکہ جسم انسانی پر بحث کرنے جارہا ہوں اور یہ موضوع علم طب کا ہے اس لئے میں نے دنیا کے میڈیکل ڈاکٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس راز کو کھولیں۔ کیونکہ آپ لوگ علم الابدان سے زیادہ واقفیت ومہارت رکھتے ہیں اس لئے میں آپ لوگوں کو اپنی ایک تحقیق کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، شہدائے اسلام اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر سچے مومنین ومومنات کی نعشیں صدیوں اور سالوں سے زمین کے اندر بغیر کسی کیمیکل استعمال کئے ہوئے بالکل تر وتازہ حالت میں محفوظ اور صحیح وسالم ہیں۔ ان میں سے بعض کی آنکھوں میں روشنی، بعض کے جسم میں تازہ خون اور بعض کے جسم سے تو خوشبو بھی آرہی ہے اور ان کا کفن تک صدیوں اور سالوں سے صحیح وسالم ہے۔ میں مذکورہ باتیں ہر طرح سے تحقیق کرنے کے بعد کہہ رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو اگر میری باتوں پر یقین نہ آئے تو جس طرح چاہیں تحقیق کرلیں۔ نیز یہ بات بھی سچ ہے کہ کھربوں مسلمانوں کی لاشیں زمین میں سڑگل کر فنا ہوگئیں اور فنا ہورہی ہیں کہ ان کی ہڈیاں تک بوسیدہ ہوکر مٹی میں مل چکی ہیں۔

لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج 1433ھ تک کسی ایک بھی غیر مسلم یعنی یہودی، عیسائی، ہندو، بدھسٹ وغیرہ کی لاش تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ اور صحیح وسالم نہیں ہے۔ میرے پاس تو اس بارے میں ثبوت بھی ہیں جو قرآن وحدیث میں موجود ہیں اور انکی تفسیر بھی ہے۔ قرآن کریم کی سورۂ البقرہ، سورہ نمبر 2، آیت نمبر 154 اور سورۂ آل عمران، سورہ نمبر 3، آیت نمبر 169 میں ہے کہ جو لوگ شہدائے اسلام ہیں وہ سب زندہ ہیں ان کو مردہ مت کہو اور نہ ہی یہ گمان کرو کہ وہ لوگ مردہ ہیں۔ ان کو رب (اللہ) کے پاس رزق دیا جاتا ہے۔ ان دونوں آیات کی تفسیر کے تحت تفسیر بیان القرآن میں ہے (جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر ہے) کہ شہدائے اسلام کی نعشیں محفوظ ہیں۔ انبیاء کرام چونکہ شہدائے اسلام سے زیادہ افضل ہوتے ہیں لہذا ان کی نعشوں کا محفوظ رہنا بھی لازماً ثابت ہوگا۔ نیز ابوداؤد شریف، جلد نمبر ایک، باب ابواب تفریع الجمعہ میں حضرت اوس بن روس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انبیاء کرام کی نعشوں کو مٹی نہیں کھاتی۔ نیز اولیاء کرام کے بارے میں اسی تفسیر بیان القرآن میں ہے کہ یہ لوگ بھی چونکہ مجاہدۂ نفس میں زندگی گزار دیتے ہیں جو کہ جہادِ اکبر ہے لہذا ان کی نعشیں بھی محفوظ رہتی ہیں۔ نیز دیگر مسلمان مرد وعورت جو اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلتے ہیں لیکن ولایت میں زیادہ مشہور نہیں ہوئے ان کی بھی نعشیں محفوظ ہیں۔ یہ تو قرآن کریم (کلامِ الٰہی) سے ثبوت ہوا اور حدیث جو کہ قرآن کریم کی تفسیر ہے اس سے بھی ثبوت دے دیا۔ جو میڈیکل ڈاکٹر خواتین و حضرات مسلمان ہیں وہ قرآن وحدیث کے دلائل کو تو مانتے ہیں اور مان بھی لیں گے۔ لیکن غیر مسلم میڈیکل ڈاکٹر خواتین وحضرات چونکہ قرآن کریم کو کلامِ الٰہی مانتے ہی نہیں ہیں لہذا ان سے میری گزارش ہے کہ وہ جس طرح چاہیں میری تحقیق کی تصدیق کر لیں۔

بہر حال میں نے جو بات قرآن کریم کے دلائل اور کروڑوں مسلمانوں کی محفوظ لاشوں سے سمجھی وہ یہ ہے کہ صرف دین اسلام ہی ایک سچا اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مذہب ہے۔ اس لئے جو مسلمان سچے دل سے اس کی مکمل پیروی کرتے ہیں اللہ ان سے خوش ہو کر مٹی کو حکم دے دیتا ہے کہ ان کی نعشوں کو سڑنے گلنے سے محفوظ رکھو۔ نیز جو مسلمان دین اسلام کی مکمل پیروی نہیں کرتے اللہ ان سے مکمل خوش نہیں ہوتا اس لئے ان کی نعشوں کو محفوظ رکھنے کا حکم نہیں دیتا۔ اسی طرح بقول قرآن کریم تمام غیر مسلموں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے اس لئے ان میں سے کسی ایک کی لاش بھی محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی کبھی محفوظ رہے گی۔ میری سمجھ کے مطابق جن مسلمانوں کی لاشیں محفوظ ہیں گویا ان کو جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ مل گیا ہے تاکہ ان کے ورثا مطمئن رہیں اور اپنی میت کے بارے میں فکرمند نہ ہوں۔

اب میں مسلم وغیر مسلم دونوں میڈیکل ڈاکٹروں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ میرے مذکورہ استدلال سے متفق ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو پھر دنیا والوں کو بتائیں تاکہ وہ لوگ بھی دین اسلام میں داخل ہو کر اپنی مرنے کے بعد والی زندگی کو کامیاب بنائیں اور اگر آپ خود غیر مسلم ہیں تو خود بھی اسلام میں داخل ہو جائیں۔ لیکن اگر آپ لوگ میرے استدلال سے متفق نہیں تو برائے مہربانی اس بات کی وضاحت کریں کہ بغیر کھانا کھائے، بغیر پانی پیئے وہ لوگ مرنے کے بعد بھی صحتمند کیوں ہیں؟ اس کے جسموں میں خون کیوں ہے؟ ان کے جسموں سے خوشبو کیوں آ رہی ہے؟ وہ کونسی غذا یا دوا ہے جس کے جسم میں جانے سے مردہ جسم انسانی میں بھی ایسی صلاحیت اور طاقت پیدا ہوتی ہے؟ آخر قبر کی مٹی اور اس کے کیڑے مکوڑوں کو یہ شعور کہاں سے آیا؟ نیز وہ کفن کا کپڑا جوان کے جسم سے لگا ہوا ہے اس نے کونسی غذا یا دوا کھائی جس کی بنا پر وہ بھی صحیح وسالم اور محفوظ ہے۔ یہ وہ چند سوالات ہیں جو حل طلب ہیں اور میڈیکل

کے چوٹی کے ماہرڈاکٹروں سے (خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) اپیل ہے کہ وہ اس بارے میں وضاحت کریں اوراپنی ریسرچ سے دنیا کوآگاہ کریں۔ بیشک آپ لوگوں میں بہت ہی ذہین وفطین خواتین و حضرات ڈاکٹر موجود ہیں۔ یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ آپ لوگ اس بارے میں گہرائی میں جاکر غوروخوض کریں تاکہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں اللہ کا یہ راز کھلے۔ اگرآپ لوگوں نے اپنی یہ ذمہ داری پوری نہیں کی تو آپ لوگوں سے مرنے کے بعد اس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی خواہ آپ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر دو نا قابل انکار دلائل

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر دلائل قرآن وحدیث سے موجود ہیں لیکن اگر کوئی اِن دلائل سے مطمئن نہیں ہوتا تو میں ایسے لوگوں کے اطمینان کیلئے دو غیر جانبدار اور نا قابل انکار دلائل پیش کرتا ہوں جن سے یہ واضح طور پر ثابت ہو جائے گا کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ کہ ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا (البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے لیکن وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے مطابق چلیں گے اور اپنی شریعت یا کوئی جدید شریعت کا نفاذ نہیں کریں گے۔ یہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس کا منکر کافر اور غیر مسلم ہوگا)۔ وہ دو دلائل خاک اور آگ ہیں۔
پہلی دلیل خاک ہے جو کہ ایک غیر جانبدار مخلوق ہے اور تمام انسانوں کے عقیدے کے مطابق یہ خالق کائنات کے ماتحت ہے اور اس کی بات مانتی ہے اور فرمانبردار ہے۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ متعصب اور فرقہ پرست ہے اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ رشوت لے کر ناانصافی کرتی ہے۔ لہذا ہم سب سے پہلے خاک سے پوچھتے ہیں کہ آپ یہ بتایئے کہ محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں یا نہیں؟ تو خاک یہ جواب دیتی ہے کہ ہاں واقعی محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں اور ان کے بعد اب کوئی نبی ورسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ چودہ سو بائیس سال سے ہمارے اندر بالکل صحیح وسالم اور تر و تازہ حالت میں محفوظ ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا کفن تک جو ان کے جسم مبارک سے لگا ہوا ہے وہ بھی محفوظ اور صحیح وسالم ہے۔ اگر وہ جھوٹے نبی ہوتے یا آخری نبی ورسول نہ ہوتے اور یہ دعویٰ آخری نبی ہونے کا (نعوذ باللہ) غلط ہوتا تو ان کا جسم مبارک صدیوں سے زندہ انسان کی طرح میرے اندر محفوظ نہ

ہوتا بلکہ ان کا جسم سڑ گل کر اور بوسیدہ ہو کر ختم ہو چکا ہوتا۔ اس لئے کہ اس صورت میں ان کا عقیدہ غلط ہوتا اور کسی غلط عقیدہ کا حامل شخص یا جھوٹا آدمی میرے اندر محفوظ رہ ہی نہیں سکتا جیسے کہ کسی بھی غیر مسلم یعنی غلط عقائد والوں اور جھوٹے، فاسق وفاجر مسلمانوں کی نعشیں محفوظ نہیں رہتیں اور نہ ہی بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے تر و تازہ حالت میں محفوظ رہ سکتی ہیں۔

قارئین گرامی! یہ ہے خاک کا فیصلہ کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ بالکل درست ہے۔ آپ لوگ جس طرح اطمینان حاصل کرنا چاہتے ہیں کر سکتے ہیں کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک ابھی تک قبر مبارک میں تر و تازہ حالت میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں دو یہودی سرنگ کھود کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر تک پہنچ گئے تھے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک نکال کر لے جائیں لیکن بر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موصوف حکمران کو بذریعہ خواب اطلاع دے دی جس کی وجہ سے وہ دونوں یہودی پکڑے گئے۔ اس واقعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہودی بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ابھی تک محفوظ ہے۔ لیکن افسوس کہ اس بات سے وہ لوگ ہدایت نہیں پا سکے۔ یہ ایک بہت مشہور واقعہ ہے۔ سعودی عرب کے وزارت خارجہ سے اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔

نیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اور مخلص امتی خواہ وہ صحابہ کرام، اولیاء اللہ یا شہدائے اسلام ہوں، ان سب کی نعشہائے مبارکہ بھی صدیوں اور سالوں سے زمین میں قبر کے اندر بالکل صحیح وسالم اور تر و تازہ حالت میں محفوظ ہیں حالانکہ مذکورہ تمام افراد کا یہ عقیدہ رہا ہے اور اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ورسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی ورسول کسی نئی شریعت کو

نافذ کرنے کیلئے نہیں آئے گا۔ اگر ان مذکورہ افراد کا مذکورہ عقیدہ غلط ہوتا تو ان کی نعشیں بھی محفوظ نہیں رہتیں۔ لہذا زمین یعنی خاک کا فیصلہ آ گیا کہ مسلمانوں کا عقیدۂ ختم نبوت بالکل درست ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس عقیدہ کے منکر ہیں کیا ان میں سے کسی کی نعش بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ ہے یا نہیں؟ تو اس بارے میں حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہو یا اس کے پیروکار یا اس کے علاوہ جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہوگا تو ایسے لوگوں کی نعشیں نہ تو محفوظ ہیں اور نہ ہی کبھی محفوظ رہیں گی۔ وجہ بالکل صاف ہے کہ جب اوپر میں ثابت کر چکا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ امتی جو عقیدۂ ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور کامل مومن ہیں اِن سب کی نعشیں محفوظ رہتی ہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ جو لوگ بھی اس عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں ان میں سے کسی کی لاش کیسے محفوظ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ دونوں عقائد میں تضاد ہے لہذا اس تضاد کے اثرات بھی مختلف مرتب ہوں گے۔ یعنی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے امتیوں کی نعشیں محفوظ ہیں تو لازمی بات ہے کہ جو لوگ اس عقیدے کے منکر ہوں انکی نعشیں ہرگز محفوظ نہ ہوں ورنہ اجتماع ضد لازم آئے گا کہ دونوں عقائد اللہ کے نزدیک درست ہیں حالانکہ ایسا ہونا اللہ کی جانب سے محال ہے۔

غرضیکہ قارئین گرامی! میں قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں کہتا ہوں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر کافر ہیں لہذا دوسرے غیر مسلم یعنی یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ کافروں کی طرح اِن کی لاشیں بھی محفوظ نہیں ہیں اور نہ ہی رہیں گی۔ میرے مذکورہ دعویٰ کی تصدیق جس طرح بھی کرنا چاہیں کرلیں انشاء اللہ جیسا میں نے کہا ہے وہی درست ہوگا۔ پھر بھی اگر تصدیق کرنا چاہتے ہیں تو ایسا کیمرہ لیں جس سے زمین کے اندر تقریباً 10 فٹ تک دیکھ سکیں (جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت ایسے کیمرے موجود ہیں جو زمین کے اندر دیکھ سکتے ہیں نیز تصاویر اور ویڈیو بھی بنا سکتے ہیں) پھر مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے

پیروکاروں کی قبروں کا معائنہ کریں آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے ہر ایک کی لاش سڑ گل چکی ہوگی جو اس بات کا واضح ثبوت ہوگا کہ اِن سب کا عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کا دعویٰ اور عقیدہ بالکل باطل ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ منکرین ختم نبوت میں سے ہر ایک کی لاش محفوظ ہوگی بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کی بھی لاش محفوظ نہیں ہوگی۔ یہ پہلی دلیل تھی جس کی وضاحت میں نے کردی اور خاک نے بھی فیصلہ کردیا کہ ختم نبوت والوں کا عقیدہ درست اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور منکرین ختم نبوت کا عقیدہ باطل اور ناپسندیدہ ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اس وقت بھی عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار کرنے والوں میں سے چند لوگ ایسے ضرور مل جائیں گے جو اگر آگ میں بھی بغیر کسی کیمیکل استعمال کئے ہوئے داخل ہوجائیں تو نہ جلیں جو اس بات کا ثبوت ہوگا کہ یہ عقیدہ بالکل درست ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو دنیا میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے یہ اعلان کریں کہ ہمیں ایسے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ضرورت ہے جو آگ میں داخل ہونے کے بعد نہ جل سکیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح سے آگ سے صحیح وسلامت نکل آئیں۔ یہ میرا چیلنج ہے کہ آج بھی اسلام اور اس ختم نبوت کے عقیدہ کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اللہ کے کچھ بندے ضرور رابطہ کریں گے اور آپ دیکھیں گے کہ وہ آگ میں بھی نہیں جلیں گے۔ جس سے یہ ثابت ہوگا کہ ان کے عقائد واعمال درست ہیں اور جب وہ اس دنیا کی آگ میں نہیں جل پائے تو انشاء اللہ مرنے کے بعد بھی وہ جہنم کی آگ میں جلنے سے محفوظ رہیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے لوگ (اگر ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا) مرنے کے بعد جہنم میں داخل ہی نہیں ہوں گے لہذا آگ میں جلنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بہرحال میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ دنیا کی آگ میں نہ جلنا اس بات کا ثبوت ہوگا کہ ان کے عقائد و اعمال درست ہیں۔ البتہ اس سے یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ سب کے سب مسلمان آگ میں نہ جلیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پرفتن اور گمراہ کن دور میں مکمل دین اسلام پر عمل کرنا چونکہ ہر ایک مسلمان کیلئے بہت دشوار ہے اس بنا پر ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا وہ خاص موقع نہیں مل پاتا جس کی وجہ سے وہ آگ میں نہ جل سکے۔ مگر پھر بھی چند لوگ ضرور مل جائیں گے۔

جبکہ دوسری جانب میرا دعویٰ ہے کہ ختم نبوت کے منکرین میں سے ایک بندہ بھی ایسا نہیں ملے گا جو کھلم کھلا عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرتا ہو اور پھر بھی وہ آگ میں جانے کے بعد جل نہ سکے۔ یہ ہرگز ناممکن ہے۔ اگر کسی غیر مسلم کو یہ چیلنج قبول ہے تو میڈیا کے ذریعے اعلان کرے اور مسلمان بھی اعلان کریں اور ایک دہکتی ہوئی بڑی سی آگ جلائی جائے اور عوام الناس کے سامنے دونوں عقائد کے ماننے والے آگ میں داخل ہو کر صحیح وسلامت واپس باہر نکل آنے کا مظاہرہ کریں۔ خود بخود دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی واضح ہو جائے گا۔ اور اس بارے میں زیادہ بحث ومباحثہ اور مصیبت پالنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسرائیلی ربیوں اور راہبوں کے نام ایک پیغام

میں اللہ کے فضل وکرم اوراس کی توفیق سے اسرائیل کے تمام ربیوں اور راہبوں کے نام یہ پیغام بذریعہ اس ویب سائٹ (یا ای میل) لکھ رہا ہوں کیونکہ روزنامہ 'امت' کراچی میں ایک مضمون نظر سے گزرا جو 25/12/2011 کوشائع ہوا تھا۔جس میں ہے کہ اسرائیلی ربیوں نے فلسطینیوں کا قتل جائز قرار دے دیا ہے۔میں یہ پڑھ کر بہت حیران ہوا کہ کاش ربی وراہب حضرات یہ فتوی جاری کرنے سے قبل اس بات پر غور کر لیتے کہ مرنے کے بعد نہ تو اسرائیلی سرزمین کام آئے گی اور نہ ہی اسرائیلی فوج جس کیلئے انہوں نے یہ فتوی جاری کیا۔

میں اسرائیل کے میڈیا سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے اس خط کو ان راہبوں اور ربیوں تک پہنچائیں تاکہ انہیں کچھ ہوش آئے اور حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے فتویٰ کو واپس لے کر آخرت کی فکر کریں۔ جناب ربی وراہب حضرات سلامتی ہو آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر آپ لوگ دین حق کی اتباع کریں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام انسان خواہ وہ کسی بھی دین ومذہب سے تعلق رکھتے ہوں حقیقت میں اصل کے اعتبار سے ایک ہی ماں باپ یعنی حضرت آدم وحوا علیہم السلام کی اولاد ہیں۔اس اعتبار سے تمام انسان آپس میں بھائی بہن کی طرح ہیں۔کیا مذہب کے اختلاف کی وجہ سے آپ لوگوں میں اتنی نفرت ہونی درست ہے کہ آپ لوگ معصوم بچوں اور نہتی خواتین کے قتل کو بھی جائز قرار دیدیں؟ نیز وہ بھی صرف اسرائیلی زمین اور اسکی فوج کیلئے؟

آپ لوگوں نے کتاب یعنی 'توریت' کی بات کی ہے تو سنئے ہم تمام مسلمان سمیت فلسطینی مسلمان بھی اصل توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اس پر ایمان لائے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتے مگر آج آپ لوگ جس 'توریت' کتاب کی بات کرتے ہیں ہم مسلمانوں کے نزدیک وہ منسوخ، تبدیل و تحریف شدہ ہے۔ اگر صرف کتاب کی بات مانی جائے تو دنیا میں جتنے بھی ادیان و مذاہب والے ہیں وہ سب اپنی اپنی کتابوں کو سچا اور مرنے کے بعد نجات دلانے والی کتاب سمجھتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کی یہ دلیل مان لی جائے کہ آپ کی کتاب میں کوئی بات ہے تو کیا آپ بھی دوسرے ادیان و مذاہب کی کتابوں کی باتوں کو مانیں گے؟ اگر نہیں تو پھر آپ یہ امید کیسے کر سکتے ہی کہ دوسرے ادیان و مذاہب والے آپ کی کتاب کی دلیل سے مطمئن ہو جائیں چاہے وہ بات انسانی حقوق اور حقیقت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو؟

تو سنئے کہ صرف کتابوں سے فیصلہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر مذہب کا پیروکار اپنی کتاب کو صحیح اور دوسرے ادیان و مذاہب کی کتابوں کا نامکمل اور منسوخ سمجھتا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان تمام آسمانی اور مذہبی کتابوں میں سے ایسی کونسی کتاب ہے جو خالق کائنات یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچی اور پسندیدہ ہے مگر یہ فیصلہ بہت مشکل ہے جب تک کہ تمام ادیان و مذاہب کے پیشوا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر نہ سوچیں کہ اِن کتابوں میں سے کس کتاب سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور کس کتاب کے احکام اس کے نزدیک قابل قبول ہیں۔

اس لئے میں اس وقت آپ کے سامنے مسلمانوں کی مذہبی کتاب یعنی قرآن مجید کی بات نہیں کروں گا کیونکہ آپ اس کی باتوں کو نہیں مانیں گے۔ بلکہ میں آپ لوگوں کی توجہ اپنی ایک تحقیق کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں تا کہ آپ اپنے دل میں غور کریں اور ہو سکے تو خفیہ طور پر ورنہ اگر مزید ہمت ہو سکے تو اعلانیہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

میں نے یہ تحقیق کی ہے کہ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی نعشہائے مبارکہ صدیوں اور سالوں سے قبروں میں زمین کے اندر بالکل تر و تازہ حالت میں صحیح وسالم اور محفوظ ہیں (سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کیونکہ اللہ نے ان کو زندہ ہی آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قیامت سے پہلے دنیا میں واپس آئیں گے)۔اسی طرح ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ نبوت سے لے کر آج تک (اور قیامت تک) جتنے بھی ان کے ساتھی یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور شہدائے اسلام جو دین اسلام کیلئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہوئے اور دیگر سچے اور مخلص مسلمان خواتین و حضرات کی نعشہائے مبارکہ کروڑوں کی تعداد میں اپنی اپنی قبروں میں صدیوں اور سالوں سے بالکل تر و تازہ حالت میں صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔حالانکہ ان کی نعشوں پر نہ کوئی کیمیکل اور مسالہ استعمال کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کی قبروں میں ان کے جسموں کی حفاظت کیلئے کوئی مشین نصب کی گئی ہے۔ان میں سے بعض کی آنکھوں میں روشنی دیکھی گئی ہے، بعض کے جسموں میں تازہ خون موجود ہے، بعض کے جسموں میں سے خوشبو آرہی ہے اور بعض کے جسموں کے ٹکڑے ہونے کے باوجود جسم کے وہ ٹکڑے بھی محفوظ اور صحیح وسالم ہیں۔

مذکورہ دعویٰ کی تصدیق کیلئے میری ویب سائٹ www.RightfulReligion.com دیکھئے جہاں پر ان سچے واقعات سے متعلق نعشوں کے رشتہ داروں و متعلقین کے پتے اور فون نمبرز بھی موجود ہیں۔اسکے علاوہ قبروں کی ویڈیو بھی موجود ہیں جن میں ان قبروں کی تفصیل اور جگہ دکھائی گئی ہے جہاں

مسلمانوں کی نعشیں میری ریسرچ کے دوران محفوظ حالت میں پائی گئیں۔ان سب ذرائع سے آپ لوگوں کو تحقیقات کرنے میں آسانی ہوگی۔

نیز آپ لوگ بھی اپنے مذہب کے مطابق بہت ہی ریاضت ومجاہدہ کرتے ہیں اور جنات وموکلات سے رابطہ رکھتے ہیں لہذا آپ ان ذرائع سے بھی تصدیق کر سکتے ہیں کہ میری تحقیق اور دعویٰ سچا ہے یا نہیں؟ یقین کریں کہ آپ تمام غیر مسلم مل کر بھی میرے دعویٰ کو جھوٹا ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔اگر پھر بھی آپ لوگوں کو یقین نہ آئے تو سعودی عرب کے وزارت مذہبی امور کے توسط سے میدانِ احد کے قبرستان کے ترجمان سے پوچھ لیں وہ بتائیں گے کہ وہاں 67 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نعشیں مختلف جگہوں سے اکٹھا کر کے (اس واقعہ کے وقت لاکھوں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے ان نعشوں کی منتقلی کو دیکھا تھا اور کئی غیر مسلموں نے اسلام بھی قبول کیا تھا) اس قبرستان میں دفن کی گئی ہیں اور ان سب شہداء کی نعشیں محفوظ اور صحیح وسالم ہیں۔ نیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج 1433ھ یعنی چودہ سو تینتیس سالوں کے درمیان اسلام وکفر کی جتنی بھی جنگیں ہوئیں اور ان میں جتنے بھی خلوص نیت سے شریک ہونے والے مسلمان قتل ہوئے ان سب کی نعشیں بھی محفوظ ہیں۔آج تو سائنس کی ترقی کا دور ہے اور ایسے آلات موجود ہیں جن کے ذریعے زمین کے اندر تک با آسانی دیکھا جا سکتا ہے۔لہذا آپ ان آلات کے ذریعے جن جگہوں اور قبروں کی میں نے نشاندہی کی ہے وہاں جا کر چیک کر لیں یا پھر بذریعہ ٹی وی دنیا بھر کے مسلم قبرستانوں کے گورکنوں سے رابطہ کریں کہ وہ لوگ خود فون کر کے آپ لوگوں کو بتائیں کہ واقعی ان لوگوں نے پرانی قبروں کی کھدائی کے دوران بہت سی نعشوں کو بالکل صحیح وسالم اور محفوظ پایا ہے۔اگر آپ ایسا کریں گے تو یقین رکھئے کہ میرا دعویٰ سو فیصد سچ

ثابت ہوگا کہ کروڑوں مسلمانوں کی نعشیں صدیوں سے محفوظ ہیں۔اسکے علاوہ اگر آپ چاہیں تو یہی طریقہ دنیا بھر کے غیر مسلم قبرستانوں کے گورکنوں کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں اور میرا دعویٰ ہے کہ ظہور اسلام کے بعد سے لے کر اب تک (اور قیامت تک) مرنے والے کسی ایک غیر مسلم کی لاش بھی بغیر کیمیکل استعمال ہوئے محفوظ اور تر و تازہ حالت میں نہیں ملے گی۔

ان واقعات سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ صرف دین اسلام ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے سے مکمل اور سچا مذہب رہ گیا ہے۔کیونکہ زمین کی مٹی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ دین اسلام سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔اس لئے کہ خود زمین میں مردہ جسم انسانی کو محفوظ رکھنے کی طاقت نہیں ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام انسانوں کی نعشیں محفوظ رہ جاتیں جبکہ ایسا نہیں ہے یہاں تک کہ جھوٹے، فاسق و فاجر مسلمانوں کی نعشیں بھی مرنے کے بعد زمین میں سڑ گل کر ختم ہو جاتی ہیں۔آپ لوگ یہ نہیں کہ سکتے کہ زمین نے رشوت لے کر شہید اور سچے مسلمانوں کی نعشوں کو محفوظ کیا ہے یا یہ متعصب و فرقہ پرست ہے۔اس لئے کہ زمین ایک غیر جاندار مخلوق ہے۔یہ تو ایک لیبارٹری کی طرح ہے کہ جس نے سچے اور منسوخ و باطل ادیان و مذاہب کے مابین ایک خط امتیاز کھینچ دیا ہے۔

سمجھنے والے اگر چاہیں تو باآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ کیونکہ دوسری جانب حیران کن بات یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک یہودی، عیسائی، ہندو یا دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں سے کسی کی بھی لاش زمین میں تر و تازہ حالت میں صحیح و سالم اور محفوظ نہیں ہے اور اگر چند افراد کی ہیں بھی تو ان پر کیمیکل اور مسالہ استعمال کیا گیا ہے مگر اس کے باوجود وہ تازہ حالت میں نہیں

ہیں اور نہ ہی ان میں تازہ خون موجود ہے۔ نیز اسلام وکفر کی جنگوں میں جتنے بھی غیر مسلم فوجی مارے گئے ان کی لاشیں بھی محفوظ نہیں ہیں اور نہ ہی رہتی ہیں۔ جس سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ دین اسلام ہی سچا مذہب اور خالق کائنات یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب اگرچہ اپنے اپنے دور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے پہلے سچے رہے ہیں لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے دین اسلام مکمل ہونے کے بعد تمام ادیان و مذاہب منسوخ ہو گئے۔

اب اگر پھر بھی یقین نہ آئے تو یہودی مذہبی پیشوا حضرات موسیٰ علیہ السلام سے، عیسائی پیشوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور ہندو مذہبی پیشوا رام سے اپنی ریاضت ومجاہدہ اور گیان ودھیان کے ذریعے پوچھ لیں تو یہ سب حضرات روحانی یا استدراجی طور پر تصدیق کریں گے کہ واقعی دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب منسوخ ہو گئے ہیں۔ ان حقائق سے آپ لوگ فائدہ اٹھانے کیلئے تیار ہیں تو اشارہ ہی کافی ہے ورنہ میں اور کیا تفصیل دوں؟ اگر پھر بھی آپ لوگ حقیقت کی طرف نہیں آنا چاہتے تو میں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کی ہدایت دے تاکہ آپ لوگ فلسطینیوں کے خلاف قتل عام کا فتویٰ واپس لیں۔

امریکہ اور اقوام متحدہ سے ایک اپیل

دنیا میں اس وقت تقریباً سات ادیان و مذاہب مشہور و معروف ہیں۔ اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندو مت، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم۔ ان ساتوں ادیان و مذاہب کے پیروکاروں اور مذہبی پیشواؤں و رہنماؤں کا اتفاق ہے کہ یہ ساتوں ادیان و مذاہب اس وقت سچے اور درست نہیں ہیں نیز ان سب کا اس بات میں بھی اتفاق ہے کہ ان ساتوں ادیان و مذاہب میں سے کوئی ایک مذہب ہی خالق کائنات یعنی اللہ تعالیٰ، خدا، God، Lord، یا ایشور کے نزدیک سچا ہے اور باقی چھ مذاہب منسوخ، نامکمل اور باطل ہیں۔

البتہ ان سب کا اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ خالق کائنات کے نزدیک اِس وقت سچا اور درست مذہب کونسا ہے جس کا پیروکار مرنے کے بعد والی زندگی میں جنت میں جانے کے قابل ہوگا۔ مسلمان کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب اسلام ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں، عیسائی کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب عیسائیت ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں، یہودی کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب یہودیت ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں، ہندو کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب ہندو مت ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں، بدھشٹ کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں، سکھ کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں، پارسی کہتے ہیں کہ صرف ہمارا مذہب بدھ مت ہی سچا ہے دوسرا کوئی نہیں اور اسی طرح ہر مذہب کا پیروکار یہی دعوی کرتا نظر آتا ہے۔ لہٰذا میں امریکہ اور اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ دونوں مل کر دنیا

کے کم از کم اِن سات مشہور ادیان و مذاہب کے مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں کو اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر جمع کر کے عالمی عدالتِ انصاف قائم کر کے اِن سے پوچھیں کہ آپ سب متفقہ طور پر بتائیں کہ ان ساتوں ادیان و مذاہب میں سے حقیقت میں خالق کائنات کے نزدیک سچا اور درست مذہب کونسا ہے تاکہ باقی چھ ادیان و مذاہب کے پیروکار بھی اس ایک سچے مذہب کو جان لیں اور اُسے مان کر اندھیرے سے نکل جائیں اور اس طرح دنیا میں ایک ہی سچا مذہب باقی رہنے سے دنیا کے تمام مسائل یعنی غربت و جہالت، بدامنی و جنگ وغیرہ ختم ہوسکیں نیز مرنے کے بعد بھی تمام انسان کامیاب ہوں اور جنت میں جانے کے قابل ہوسکیں کیونکہ آپ سب ادیان و مذاہب کے پیشواؤں کے نزدیک باالاتفاق سچے مذہب کا پیروکار ہی مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔

امریکہ اور اقوام متحدہ ان تمام پیشواؤں سے پوچھیں کہ یہ کس قدر اندھیر پن ہے کہ آپ سب یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ ساتوں ادیان و مذاہب سچے نہیں اور اُن میں سے کوئی ایک ہی سچا ہے مگر اس کے باوجود آپ لوگ اپنے اپنے مذہب پر ہی عمل کر رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ سب یہ بات جانتے ہیں کہ باقی چھ مذاہب کے پیروکار جہنم کے راستے پر چل رہے ہیں مگر اس کے باوجود آپ لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو کر یہ تحقیق نہیں کرتے کہ حقیقت میں سچا مذہب کونسا ہے؟ لہٰذا آپ لوگ دنیا کے انسانو ں کے سامنے اُس ایک سچے مذہب کی تحقیق کریں تاکہ بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی کی وجہ سے اور اُن کے پیشواؤں کے آپس میں اختلافات کی وجہ سے جو تین چوتھائی انسان غربت و جہالت اور بدامنی و جنگ وغیرہ سے پریشان ہیں وہ سب دنیا میں ایک مذہب کے باقی رہنے کی وجہ سے اِن مسائل سے نجات پائیں اور سچے مذہب پر عمل کرنے کی وجہ سے ہم سب انسان مرنے کے بعد جنت میں جانے کے قابل ہوسکیں۔

دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلموں سے اپیل:

میں دنیا کے تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سب برائے مہربانی مذکورہ اپیل کو پڑھ کر اپنے خطوط، ای میل، الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا، فون و موبائلز، انٹرنیٹ یا ملاقات کے ذریعے میرے اس پیغام کو امریکہ اور اقوام متحدہ تک پہنچائیں تاکہ وہ دونوں مل کر تمام انسانوں کی دینی و دنیاوی بھلائی کے لئے تمام ادیان و مذاہب کے پیشواؤں کو جمع کرنے کیلئے دنیا کے تمام ممالک کو یہ آرڈر جاری کریں کہ وہ سب اپنے اپنے ملک کے مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں کو اقوام متحدہ جمع ہونے کی اجازت دیں نیز اُن کے تمام اخراجات وسہولیات کو بھی برداشت کریں۔ ادیان و مذاہب کے اختلافات کی وجہ سے جنگوں کے ہونے اور اُن جنگوں کی وجہ سے لاکھوں نوجوانوں کے قتل ہونے، لاکھوں عورتوں کے بیوہ ہونے، لاکھوں بچوں کے یتیم ہونے، لاکھوں گھر اُجڑنے، لاکھوں بوڑھی عورتوں اور بوڑھے مردوں کے بے سہارا ہونے اور ان جنگوں کے اخراجات کی وجہ سے تین چوتھائی انسانوں کے غربت و جہالت اور بد امنی میں مبتلا ہونے اور مرنے کے بعد والی زندگی کا نقصان اُٹھانے سے بہتر ہے کہ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے پیشواؤں کو جمع کر کے سچے مذہب کی تحقیق کی جائے اور اُسے پوری دنیا کے انسانوں کا مذہب قرار دیا جائے تاکہ یہ دنیا بھی ہم سب انسانوں کے لئے جنت نما بن جائے اور ہم مرنے کے بعد جنت میں بھی جاسکیں۔ مجھے کسی حکومت، فوج، ملک، مذہب یا مذہبی پیشواؤں سے کوئی لالچ و عداوت نہیں، میں صرف ایک حقیقت دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں مرضی آپ لوگوں کی ہے کہ اس حقیقت کو تسلیم کریں یا رد کریں۔

موت کے بعد زندگی

یہ ایک حقیقت ہے کہ موت کے بعد ایک زندگی ہے اور میرا نہیں خیال کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے سوائے چند ایک مذاہب کے کوئی مذہب اس بات سے انکار کرتا ہو۔ تمام مذاہب کے مطابق یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ صرف سچے مذہب کے پیروکار ہی مرنے کے بعد جنت میں جائیں گے اور غلط مذاہب کے تمام پیروکار جہنم میں جائیں گے۔ تمام مذاہب کے مذہبی پیشواؤں اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کے مطابق موجودہ سات مشہور ادیان و مذاہب یعنی اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم میں سے صرف ایک مذہب ہی سچا ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ کسی بھی چھ مذاہب کے تمام پیروکار مرنے بعد ناکام ہو جائیں گے اور جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

لہٰذا ہم تمام انسانوں کو چاہئے کہ تمام مذاہب کے تمام مشہور و معروف مذہبی پیشواؤں کو 'مذہبی اقوام متحدہ' کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں اور وہ آپس میں دنیا والوں کے سامنے بات چیت کریں اور ایک سچے مذہب کو ناقابل انکار دلائل سے ثابت کریں تاکہ دنیا والے اس ایک سچے مذہب میں داخل ہو کر مرنے کے بعد والی زندگی میں کامیاب ہو کر جنت میں جا سکیں کیونکہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کے مطابق دنیا میں صرف ایک مذہب ہی سچا ہے۔ اس کام کے بغیر کم از کم سات مشہور مذاہب میں سے کسی چھ مذہب کے پیروکار مکمل اندھیرے میں ہیں جو اس بارے میں قطعی نہیں جانتے کہ وہ صحیح مذہب کے پیروکار ہیں یا غلط مذہب کے۔

یہ طریقہ کسی بھی مذہب کے خلاف نہیں مگر اس کا فائدہ ہمیشہ کیلئے دنیا بھر کے تمام مذاہب اور انسانوں کو ہوگا۔ اس لئے میں 'اقوام متحدہ' سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی اس کام کیلئے آگے بڑھے اور دنیا کے تمام مذاہب کے تمام مشہور مذہبی پیشواؤں کو اس کام کو کرنے حکم دے کیونکہ دنیا سے غربت و جہالت، دہشت گردی، مما لک کی آپس میں جنگیں اور ایٹمی جنگ ختم کرنے کا یہی ایک واحد اور آخری حل ہے کیونکہ یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ دنیا کے سنگین حالات و پریشانیوں کا سبب صرف ایک ہی وقت میں بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی ہے جس کی وجہ سے مما لک بھی آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس بارے میں کھلے دل و دماغ سے سوچیں گے اور میرا ساتھ دیں گے۔

اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ تمام مذاہب کے تمام مشہور مذہبی رہنماؤں کو جمع کرے

(اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کیلئے ایک تحریر)

میرے محترم انسانوں اور اسلامی بھائیوں اور بہنوں!

سب سے پہلے میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اس کائنات کو تخلیق کیا اور صدیوں سے زمین کے اندر تروتازہ حالت میں تازہ خون سمیت لاکھوں شہدائے اسلام اور دیگر سچے مسلمانوں کی نعشوں کو بغیر کسی کیمیکل کے استعمال کے محفوظ رکھا۔ دوسری بات یہ کہ میں اپنے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں اور اسکے بعد میں اپنی درخواست پیش کروں گا۔

میں صرف ایک مسلمان اور روحانی ڈاکٹر ہوں۔ میری کوئی سیاسی اور مذہبی جماعت نہیں ہے اور نہ ہی میرا کسی مذہبی یا سیاسی جماعت سے کوئی تعلق ہے۔ میں تمام انسانوں سے محبت رکھتا ہوں خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ میں کسی بھی مذہبی جماعت، کسی بھی سیاسی جماعت، کسی بھی ملک، کسی بھی حکومت، کسی بھی فوج، کسی بھی مذہب کا دشمن نہیں ہوں اور نہ ہی کسی زبان یا قوم کے خلاف ہوں۔ میرا مقصد صرف تمام انسانوں کو موجودہ پریشانیوں اور مسائل سے نجات دلانا ہے جیسا کہ غربت، جہالت، بدامنی، دہشت گردی اور ایٹمی جنگیں ہیں۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تمام انسان مرنے کے بعد جنت میں داخل

ہوسکیں کیونکہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ تمام انسان ایک ماں باپ یعنی حضرت آدم وحوا علیہم السلام کی اولاد ہیں۔

میری تحقیق یہ ہے کہ اس وقت صرف ایک ہی مذہب سچا ہے اور تمام مذاہب سچے نہیں ہیں جیسا کہ تمام مذاہب کے پیشوا بھی یہی کہتے ہیں۔اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ برائے مہربانی دنیا کے تمام ممالک کے نام ایک حکم نامہ جاری کیجئے کہ وہ تمام مذاہب کے تمام مشہور مذہبی پیشواؤں کو جمع کر کے اقوام متحدہ بھیجیں اور ان سب پیشواؤں کو حکم دیا جائے کہ وہ موجودہ تمام مذاہب میں سے ایک سچے مذہب کو تلاش کریں یا پھر کچھ ایسے لوگوں کو تلاش کر کے لائیں جو اپنے جسم پر کیمیکل استعمال کئے بغیر آگ میں بھی داخل ہو جائیں تو ہرگز نہ جل سکیں۔ یہ سچے مذہب کا واضح ثبوت ہوگا کیونکہ غلط مذہب کے پیروکار لازمی آگ میں جل جائیں گے۔اس طریقے سے ہم سب انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے کہ کونسا مذہب خالق کائنات کے نزدیک سچا ہے اور کونسا مذہب منسوخ اور باطل ہے۔

اگر مذہبی پیشوا تمام مذاہب میں سے سچے مذہب کو تلاش نہ کر سکیں یا پھر جس مذہب میں کوئی بھی پیروکار ایسا نہ ملے جو آگ میں نہ جل سکے تو یقین کر لیں کہ وہ مذہب صحیح نہیں ہے اور خالق کائنات ان سے ناراض ہے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سچے مذہب میں لازمی کچھ پیروکار ایسے ہونے چاہئیں جو آگ میں نہ جل سکیں اور یہی اس بات کا ثبوت ہوگا کہ آگ کا خالق یعنی خالق کائنات اس مذہب سے خوش ہے۔

صحیح مذہب کو چیک کرنے کیلئے جو طریقہ میں نے بتایا ہے،کوئی شک نہیں کہ سچا مذہب صرف دین اسلام ہے کیونکہ ایسے بہت سے مسلمان ہیں جو اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں داخل ہو سکتے ہیں اور آگ انہیں جلا نہیں سکتی۔

میرے انسانی بھائیوں اور بہنوں! جو میں نے بیان کیا ہے وہ بہت اہم ہے کیونکہ سات مشہور مذاہب میں سے چھ مذاہب کے پیروکار مکمل تاریکی اور دھوکے میں ہیں۔مرنے کے بعد انکی زندگی ناکام ہو جائے گی اور اس وقت دنیا کے انسانوں کی اکثریت غربت، جہالت اور جنگی حالت میں مبتلا ہے۔ موجودہ مذاہب میں سے سچے مذہب کو اختیار کئے بغیر ہم اس دنیا میں اور مرنے کے بعد کامیاب نہیں ہوں گے۔

اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ برائے مہربانی میری نصیحت کے مطابق عمل کریں ورنہ دنیا کے انسان تاریکی اور اندھیرے سے باہر نہیں نکل سکیں گے اور مذہبی پیشوا انسانوں کو گمراہ کرتے رہیں گے۔اس لئے برائے مہربانی دنیا کے تمام ممالک کے نام ایک حکم نامہ جاری کیا جائے کہ وہ اپنے تمام مشہور مذہبی پیشواؤں کو اقوام متحدہ بھیجیں۔مجھے امید ہے کہ آپ کھلے دل و دماغ سے سوچیں گے ورنہ اسکے علاوہ اس دنیا کو جنت نما بنانے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کوئی اور طریقہ ہے کہ دنیا کے انسان جنت میں جانے کے قابل ہو سکیں۔

دنیا کے تمام غیر مسلموں سے محفوظ لاشوں اور آگ میں نہ جلنے کا سوال

دنیا کے سارے غیر مسلموں سے اور خصوصاً تمام غیر مسلم مذہبی پیشواؤں سے میرے دو سوالات ہیں۔

پہلا سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک (سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کیونکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے دنیا میں واپس تشریف لائیں گے) لاکھوں کی تعداد میں تمام انبیاء کرام، تمام صحابہ کرام اور تمام شہدائے اسلام جو حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک اللہ کی راہ میں قتل ہوئے اور دیگر سچے مسلمان مرد و خواتین کی نعشیں قبروں کے اندر بغیر کیمیکل استعمال کئے تر و تازہ حالت میں تازہ خون سمیت محفوظ ہیں؟ مگر حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک کسی ایک غیر مسلم کی بھی لاش بغیر کیمیکل استعمال کئے تر و تازہ حالت میں محفوظ کیوں نہیں ہیں اور تمام غیر مسلموں کی لاشیں سڑ گل کر ختم کیوں ہو گئیں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے کہ دنیا میں آج بھی کچھ سچے مسلمان موجود ہیں جو بغیر کیمیکل استعمال کئے اگر آگ میں بھی داخل ہو جائیں تو نہیں جلیں گے؟ جبکہ دنیا میں کوئی ایک غیر مسلم بھی ایسا کیوں نہیں ہے جو بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں نہ جلے؟

میں سمجھتا ہوں کہ آپ ان دو سوالات کے جواب تلاش نہیں کر سکیں گے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن

کریم خالق کائنات یعنی اللہ کا کلام ہے۔ اللہ سورۂ آل عمران، سورۂ نمبر 3، آیت نمبر 19 میں فرماتا ہے کہ 'بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے' اور سورۂ آل عمران، سورۂ نمبر 3، آیت نمبر 85 میں فرماتا ہے کہ 'اور جو کوئی دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا'۔

اس لئے قرآن کریم کے مطابق فطرت یعنی مٹی اور آگ صرف اپنے خالق کے حکم کی پابند ہیں اور اللہ نے یہ بات واضح کردی ہے کہ اسکے نزدیک قابل قبول دین صرف اسلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے سچے پیروکار مٹی میں نہیں سڑتے اور آگ میں نہیں جلتے۔

اسکے باوجود بھی میں تمام مذاہب کے تمام مذہبی پیشواؤں اور پیرکاروں کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے سوالات کا جواب دیں یا پھر میرے جواب کو غلط ثابت کریں ورنہ حقیقت کو قبول کرلیں۔

ایسے مذہبی پیشواؤں اور پیروکاروں کیلئے میری نصیحت ہے کہ اگر وہ انسانوں کے فائدے کیلئے نہیں سوچتے تو کم از کم اپنے بارے میں ضرور فکر کریں کیونکہ اگر دین اسلام ہی سچا مذہب ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب غلط، منسوخ اور باطل ہیں تو پھر وہ مرنے کے بعد کیا کریں گے؟ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے دونوں سوالات کے بارے میں سوچئے امید ہے کہ خالق کائنات آپ کو ہدایت عطا کردے۔

یہ میرا دعوی ہے کہ اگر کسی ایک غیر مسلم کی لاش بھی بغیر کیمیکل استعمال کئے ترو تازہ حالت میں تازہ خون سمیت موجود ہوئی یا اگر کوئی ایک غیر مسلم بھی بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں نہ جل سکا تو میں اسکے مذہب کو قبول کرلوں گا کیونکہ کسی بھی غلط مذہب کے پیروکار کیلیئے یہ دونوں باتیں بالکل ناممکن ہیں۔

اگر کوئی بھی غیر مسلم میرے پوچھے گئے دوسوالات کے جواب دے سکتا ہے تو اسے ایسا ضرور کرنا چاہیئے مگر اپنے مذہب کی غلط حقیقت کونہیں چھپائے کیونکہ اس سے تمام مذاہب کے پیروکاروں کو فائدہ ہوگا۔

ہم اس دنیا کو جنت نما کیسے بنا سکتے ہیں

میرے قابل محترم مسلمانوں اور غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں!
میں آپ لوگوں کے سامنے ایک حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میری درخواست ہے کہ اسے قبول کریں، اس پر عمل کریں اور اگر آپ کے پاس میرے کام سے بہتر کوئی طریقہ ہے تو مجھے بتائیے۔
حقیقت یہ ہے کہ ہم تمام انسان مل کر اس دنیا کو جنت نما بنا سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ دنیا کے تمام مذہبی و روحانی پیشواؤں کو جمع کر کے ان سے سچے مذہب کے بارے میں پوچھا جائے جو خالق کائنات کے نزدیک سچا ہے جس نے اس کائنات کو تخلیق کیا اور صدیوں اور سالوں سے کروڑوں سچے مسلمانوں اور شہیدوں کی نعشوں کو تر و تازہ حالت میں تازہ خون سمیت محفوظ رکھا ہے مگر کسی بھی غیر مسلم کی لاش کو محفوظ نہیں رکھا۔

تمام مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کا اس بات پر اتفاق ہے اور وہ یہ کہتے اور مانتے ہیں کہ تمام مذاہب سچے نہیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ موجودہ تمام مذاہب میں سے کوئی ایک مذہب یقیناً سچا ہے۔ اس لئے اگر یہ سب مل کر ایک پلیٹ فارم پر میڈیا کے سامنے جمع ہو کر نا قابل انکار دلائل سے ایک اور سچے مذہب کو دنیا والوں کے سامنے ثابت کر دیں تو تمام انسان یا پھر کم از کم اربوں انسانوں کی ایک بڑی اور بھاری تعداد اس سچے مذہب میں داخل ہو جائے گی اور باقی تمام مذاہب غلط، منسوخ اور باطل ثابت ہو جائیں گے۔

E 9/13/2022 10:04 PM PAGE 133 (1,1)

اس طرح دنیا میں صرف ایک ہی سچا مذہب باقی رہ جائے گا اور ہم اس دنیا کو جنت نما بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہم مرنے کے بعد جنت میں بھی جا سکیں گے کیونکہ ہم ایک سچے مذہب کے پیروکار ہوں گے۔

مجھے امید ہے کہ مخلص لوگ اس خصوصی کام میں میری مدد کرنے کیلئے آگے بڑھیں گے۔

دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کی جانچ پڑتال

(دنیا کے تمام انسانوں، ایک اہم اعلان سنو!)

دنیا میں اس وقت سات مشہور ادیان و مذاہب ہیں یعنی اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم۔ ان تمام ادیان و مذاہب کے پیرکاروں کا دعوی ہے کہ یہ سارے ادیان و مذاہب بیک وقت سچے نہیں بلکہ ان ساتوں میں سے کوئی ایک ہی سچا ہے مگر ان میں سے ہر مذہب کے پیروکار کا یہ بھی دعوی ہے کہ صرف ہمارا مذہب ہی سچا ہے اور دوسرا کوئی نہیں۔ اس لئے ان ادیان و مذاہب کو چیک کرنے کیلئے کہ حقیقت میں ان ساتوں میں سے کون سا مذہب سچا ہے، آگ نمرود کی طرح ایک بہت بڑے میدان میں آگ روشن کی جائے گی تاکہ ان مذاہب کے پیروکار کوئی کیمیکل استعمال کئے بغیر اس آگ میں داخل ہوکر اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کریں۔ جس مذہب کا ایک بھی پیروکار اس آگ میں جلنے سے محفوظ رہے گا اس مذہب کو سچا سمجھا جائے گا اور جس مذہب کا پیروکار آگ میں جلنے سے محفوظ نہیں رہے گا یا آگ میں داخل ہونے سے انکار کردے گا اس مذہب کو منسوخ سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ یہ ایک ایسی خرق عادت (کرامت یا قدرت الٰہی کا معجزہ) ہے جس کو سچے مذہب کا سچا پیروکار ہی ظاہر کرسکتا ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ صرف دین اسلام ہی سچا مذہب ہے اور صرف اسی مذہب کا سچا پیروکار ہی آگ میں جلنے سے محفوظ رہ سکے گا لہذا اسلام وکفر کا مقابلہ منعقد کروایا جارہا ہے۔ دنیا کے غیر مسلموں اور

غیر مسلم حکومتوں سے اپیل ہے کہ اپنے اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اس مقابلے میں شرکت کیلئے اپنے مذہبی وروحانی پیشواؤں کو بھیجیں کیونکہ مسلمان اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں جانے کیلئے تیار ہے۔

مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اللہ کے ایسے نیک بندوں سے ہمارا رابطہ کروائیں جو اللہ کے فضل وکرم سے آگ میں نہ جلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں نیز مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ہمارا ہر طرح سے ساتھ دیں۔

اہل ثروت مخلص مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اسلام اور کفر کے اس مقابلے کیلئے ہمیں تقریباً ایک ہزار گز زمین اور دس ٹن لکڑیوں کی ضرورت ہے لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں مہیا کریں۔ نیز اللہ کے ایسے نیک بندے جو بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں داخل ہو جائیں اور جل نہیں سکیں وہ ہم سے فوری رابطہ کریں۔

کرامت کے ذریعے دین اسلام کو غالب کرنے کا آسان طریقہ

مجاہدین اسلام، مبلغین اسلام، علمائے کرام، صوفیا کرام اور دیگر مذہبی لوگوں کا مقصد چونکہ دین اسلام کو غالب کرنا ہی ہے لیکن موجودہ حالات میں مسلمانوں کے منتشر ہونے اور دنیا میں مادی طاقت میں نہایت ہی کمزور ہونے کی وجہ سے بظاہر اسلام کو مختصر وقت میں غالب کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ اس لئے میری رائے کے مطابق دین اسلام کو غالب کرنے کا سب سے آسان طریقہ کرامت کا ہے جیسا کہ میں ذکر کرنے جا رہا ہوں۔

کسی بہت بڑے وسیع وعریض میدان میں جہاں لوگ با آسانی پہنچ سکتے ہوں حکومت یا زمین کے مالک سے اجازت لے کر نارِ نمرود کی طرح آگ روشن کرنے کیلئے کئی ٹن لکڑیاں اور کم از کم ایک ہزار بکرے جمع کر لئے جائیں۔ پھر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے دنیا بھر میں یہ اعلان کیا جائے کہ ایسے مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو مقام رضائے الٰہی حاصل کرنے کی وجہ سے اپنے بدن پر بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں داخل ہو کر نہ جلنے کی صلاحیت رکھتے ہوں ہم سے رابطہ کریں کیونکہ ہم اسلام و کفر کا مقابلہ منعقد کروانے جا رہے ہیں۔ پھر جتنے بھی اولیاء اللہ رابطہ کریں ان کا نام مع ولدیت ، پتہ اور رابطہ نمبر لے لیا جائے اور جب یہ لوگ آگ میں داخل ہونے کیلئے جانے لگیں تو ان سب کی جانوں کی طرف سے ان تمام بکروں کو ذبح کر کے صدقہ کی نیت سے غریبوں میں تقسیم کیلئے بھیج دیا جائے اور دعا کی جائے کہ یا اللہ اسلام و کفر کا مقابلہ ہونے جا رہا ہے اس آگ میں داخل ہونے والے

مسلمانوں کو آگ میں جلنے سے بچالے۔خوب اخلاص اور گریہ وزاری سے دعا کی جائے۔ پھر جب یہ سب مسلمان تیار ہو جائیں تو دنیا کے تمام مذاہب یعنی یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم کے پیشواؤں اور پیروکاروں کو دعوت دی جائے کہ وہ لوگ بھی اپنے بدن پر کیمیکل استعمال کئے بغیر اس آگ میں داخل ہونے کیلئے آگے بڑھیں اگر انہیں یقین ہے کہ ان سب کا دین و مذہب خالق کائنات کے نزدیک حق اور سچ ہے۔

میرا یقین کامل ہے کہ اس وقت بھی پوری دنیا میں بہت سے اولیاء اللہ اور اللہ کے ایسے دوست مل جائیں گے جو اس آگ میں داخل ہونے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔لیکن ایک بھی غیر مسلم ایسا نہیں ہوگا جو اس آگ میں داخل ہونے کیلئے تیار ہو سکے اس طرح پوری دنیا کے غیر مسلموں پر دین اسلام کی صداقت و حقانیت کھل کر سامنے آجائے گی اور کوئی بھی غیر مسلم مذہبی پیشوا اپنے عوام کو نہ تو اندھیرے اور دھوکے میں رکھ سکے گا اور نہ ہی غیر مسلم عوام کو دین اسلام میں داخل ہونے سے روک سکے گا۔

نیز کم از کم پانچ مسلم ڈاکٹر اور پانچ غیر مسلم ڈاکٹر دخول آگ کے وقت موجود ہوں جو متفقہ طور پر آگ میں داخل ہونے والے مسلم اور غیر مسلم دونوں کے بدن کو چیک کر کے یہ سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ آگ میں کودنے والے ان افراد کے جسموں کو ہم نے چیک کر لیا ہے اور انھوں نے اپنے بدن پر آگ سے بچاؤ کیلئے کوئی کیمیکل یا حفاظتی سامان استعمال نہیں کیا ہے۔ پھر میڈیا کے سامنے یہ لوگ آگ میں داخل ہوں۔

نیز جب تک غیر مسلموں میں سے کوئی بھی آگ میں جانے کیلئے تیار نہ ہواس وقت تک کوئی بھی مسلم آگ میں نہ جائے کیونکہ ہمارا مقصد حق و باطل اور اسلام و کفر کی سچائی کو جانچنا اور پرکھنا ہے نہ کہ دکھاوا کرنا یا دنیا کے انسانوں کے سامنے اپنی شہرت کروانا۔ لہذا اسلام و کفر کی سچائی کو اسی وقت جانچا اور پرکھا جا سکتا ہے اور دنیا کے انسانوں پر دونوں میں سے کسی ایک کی سچائی اسی وقت کھل کر سامنے آسکتی ہے جب کہ فریقین یعنی مسلم کے ساتھ غیر مسلم بھی اس جانچ اور پرکھ کو تسلیم کریں اور آگ میں جانے کیلئے مذکورہ طریقے سے تیار ہوں۔ اس لئے میدان مہیا ہونے، لکڑیاں اکٹھی ہونے اور بکروں کے انتظام ہو جانے کے بعد بھرپور طریقے سے بذریعہ میڈیا دنیا بھر میں اس مقابلہ کی تشہیر کی جائے تاکہ دنیا کے تمام انسانوں تک اس مقابلہ کی خبر پہنچ جائے اور جب تک غیر مسلم تیار نہ ہو جائے آگ روشن کرنے یا آگ میں داخل ہونے کی تاریخ اور وقت طے نہ کیا جائے۔ بلکہ آگ روشن ہونے یا تاریخ مقابلہ طے ہونے کے بعد بھی جب تک غیر مسلم آگ میں جانے کیلئے تیار نہ ہو مسلمان آگ میں نہ جائے اور انتظار کرے۔

میرا یقین ہے کہ اگر میری مذکورہ بات پر عمل ہوا تو آگ روشن کرنے کی نوبت بھی نہیں آئے گی اور غیر مسلم عوام دین اسلام میں تیزی سے داخل ہونے لگیں گے اور اس طرح آسانی سے دین اسلام غالب ہو جائے گا انشاءاللہ۔ کیونکہ غیر مسلم پیشواؤں کو یہ جرات ہی نہیں ہوگی کہ وہ آگ میں جانے کیلئے تیار ہو جائیں اس لئے کہ ان کو یقین ہوتا ہے کہ دین اسلام ہی سچا مذہب ہے مگر وہ لوگ شرم، معاشرے کے خوف یا حسد و بغاوت کی وجہ سے دین اسلام میں داخل نہیں ہو پاتے اور اپنے عوام کو بھی اندھیرے اور دھوکے میں رکھتے ہیں۔ لہذا جب مذہبی پیشوا جانتے ہیں کہ سچا مذہب صرف دین اسلام ہی رہ گیا ہے اور یہ کہ ان کا مذہب منسوخ ہے تو بھلا بتائیے کہ وہ کیونکر آگ میں جانے کیلئے تیار ہونگے؟ اور اگر بالفرض

کوئی اپنے مذہب کی لاج رکھنے کیلیئے جوش اور جذبے کے تحت آگ میں داخل ہو بھی جائے تو وہ یقیناً آگ میں جل جائے گا اور اس سے واپس ہی نہیں لوٹ پائے گا تو پھر اس کے مذہب کی سچائی کیسے ثابت ہو گی؟ بلکہ اس سے تو اس کے مذہب کا منسوخ و باطل ہونا ثابت ہو جائے گا اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

اور اگر کوئی غیر مسلم مذہبی پیشوا آگ میں جانے کیلیئے آگے نہیں آئے گا تو ہم مسلمانوں کو للکارنے اور غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلانے میں آسانی ہو جائے گی کہ دیکھو غیر مسلموں میں سے کوئی بھی مذہبی پیشوا مسلمانوں کے مقابلے کیلیئے نہیں آرہا۔ اس طرح غیر مسلم دنیا پر دین اسلام کی صداقت وحقانیت روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گی۔ نیز غیر مسلم عوام اپنے مذہبی پیشواؤں کو خود کہیں گے کہ تم ہم لوگوں سے کہتے تھے کہ اسلام سچا مذہب نہیں ہے اور ہمارا مذہب ہی سچا ہے تو جاؤ مقابلہ کرو، اب کیوں چھپتے ہو؟ اس طرح غیر مسلم عوام کو دین اسلام میں داخل ہونے کا با آسانی موقع مل جائے گا۔

اب صرف یہ بات رہ گئی کہ لوگ شاید اعتراض کریں کہ یہ مسلمان جادو کی وجہ سے آگ میں نہیں جل رہے۔ اس کا جواب یہ دیا جائے کہ غیر مسلم دنیا جو کہ تقریباً 5.5 ارب پر مشتمل ہے جتنا چاہیں وقت لے لیں اور اپنے پورے جادو کو استعمال کر کے اس آگ میں جانے کیلیئے تیار ہوں۔ ہم مسلمان ان کی مرضی کے مطابق انہیں وقت اور مہلت دیں گے پھر مقابلہ ہو گا۔ وہ جتنا بھی وقت لے لیں یہ مقابلہ ہرگز نہیں جیت سکیں گے اور اس طرح بھی ہماری ہی جیت ہو جائے گی کہ اگر جادو ہے تو لے آؤ۔ لیکن چونکہ یہ جادو نہیں ہے لہذا وہ کچھ بھی کر لیں آگ میں جلنے سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے اور جل جائیں گے جبکہ مسلمان

انشاءاللہ آگ میں جلنے سے محفوظ رہیں گے۔

ہر ملک کی اسلامی جماعتوں اور اولیاء کرام سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے ملک میں مذکورہ طریقے کے مطابق دین اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کریں ورنہ مسلمان غیر مسلموں کے ہاتھوں اسی طرح ذلیل و خوار اور قتل ہوتے رہیں گے۔

غیر مسلموں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں انصاف نہیں کیا

اگر دنیا کے انسان خصوصاً غیر مسلم انصاف کریں اور حقیقت میں کھلے دل و دماغ کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور انکی صفات پر غور کریں تو ان کے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی صفائی و پاکیزگی کھل کر سامنے آجائے گی لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ دانستہ طور پر حسد و بغاوت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر کیچڑ اچھالتے ہیں اسکے ثبوت کیلئے مندرجہ ذیل مضمون کا غور سے مطالعہ کریں۔

میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ مضمون لکھنے کی توفیق دی اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ موقع و محل کے اعتبار سے حق بات لکھوا دے اور درود و سلام پیش کرتا ہوں اس صادق و امین ہستی پر جن کا جسد مبارک 1400 سال سے زائد عرصہ سے قبر میں زمین کے اندر صحیح و سالم اور تازہ خون سمیت بالکل محفوظ ہے۔

آج تمام مسلمان پوری دنیا میں اپنے آخری نبی و رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و گستاخی پر سیخ پا ہیں اور بالکل ہونا چاہئے کیونکہ کوئی بلا وجہ ہماری ماں بہن کو گالی دے اور ہم ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم والی صورتحال میں رہیں تو یہ ہماری بزدلی بھی ہے اور بے غیرتی بھی ہے چہ جائیکہ کوئی ایسی ہستی کے بارے میں نہایت ہی گھٹیا اور توہین آمیز فلم تک بنا ڈالے جو ہمارے ایمان، آخرت کی کامیاب زندگی کا مدار اور کائنات کی تمام چیزوں حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں اور ہم ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم والی صورتحال میں رہیں؟

آج یہ جرات ان ذلیل وگھٹیا انسانوں کو اس لئے ہوئی کہ ہم مسلمانوں نے ماضی میں اپنی ذمہ داری اخلاص سے نہیں نبھائی اور وہ یہ کہ ہم صداقت اسلام، صداقت قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے متعلق صداقت وحقانیت کو لے کر ان غیر مسلموں تک نہیں گئے جو میڈیا سے بھی دور ہیں۔ بھلا بتایئے کہ وہ غیر مسلم کسی طرح اسلام کی جانب راغب ہوں گے؟ نیز جو غیر مسلم میڈیا سے تعلق رکھتے ہیں میڈیا کے ان کے ہاتھوں میں یرغمال ہونے کی وجہ سے ان کے ذہن کو ہم نے اسلام، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے متعلق صاف نہیں کیا۔ اس پر مزید یہ ہوا کہ دین اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی اور میدان جنگ میں مجاہدین کے ہاتھوں شکست وخواری کی وجہ سے غیر مسلم خفیہ ادارے اور ایجنسیاں وغیرہ نے مل کر حسد کی آگ میں جل کر ذلیل اور گھٹیا لوگوں کو کبھی قرآن اور کبھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے خلاف اکسا کر ہم مسلمانوں کو ازحد مشتعل ہونے پر مجبور کر دیا۔

ہم مسلمان مل کر یہ عہد کر لیں کے سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق صداقت اسلام کو لے کر بلا واسطہ غیر مسلموں تک جائیں گے اور ان سے باتیں کریں گے اور ان کو باطل ادیان کے اندھیروں سے نکال کر دین اسلام، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی روشنی کی طرف لانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ حضور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کہ وہ دین کو لے کر غیر مسلموں تک بھی گئے۔ کبھی وفود بھیج کر تو کبھی خطوط بھیج کر وغیرہ وغیرہ۔ آج مسلم پیشواء ورہنما وصوفیا وعلماء وغیرہ اپنی ساری طاقت دو ارب مسلمانوں پر ہی وعظ ونصیحت کرنے میں خرچ کر رہے ہیں جبکہ دوسری جانب پانچ ارب انسان جو غیر مسلم ہیں دین اسلام کے شفاف پانی کو ترس رہے ہیں اور کوئی ان کی پیاس بجھانے کو تیار نہیں ہے۔

E 9/13/2022 10:04 PM PAGE 143 (1,1)

کچھ لوگ صرف میڈیا پرزبانی جمع خرچ کرتے ہیں مگر تقریباً تین ارب غیر مسلم تو میڈیا سے تعلق ہی نہیں رکھتے۔ ہم کم از کم کلمہ گو تو ہیں کسی نہ کسی طرح انشاء اللہ کچھ ہزار سال جہنم کی جیل میں سزا کاٹ کر یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش سے جنت میں چلے ہی جائیں گے اگر ہمارا خاتمہ اسلام و ایمان پر ہوا۔ لیکن پانچ ارب غیر مسلم جو کہ سرے سے کلمہ گو ہیں ہی نہیں ان کو کلمہ گو کون بنائے گا؟ لہذا ہمیں اس طرف بھی خصوصی طور پر توجہ دینی ہوگی۔ دنیا میں ہمیشہ کیلئے امن و دین اسلام کو غالب کرنے کے یقینی اور ناقابل انکار طریقے کو جاننے کیلئے مطالعہ کریں میری ویب سائٹ:

www.RightfulReligion.com

بہرکیف جہاں ان غیر مسلموں کی غلطی ہے وہیں ہم مسلمانوں کو بھی بہت سی کوتاہیاں ہیں۔ اب میں ایسی دلیل پیش کرنے جا رہا ہوں جس سے آپ کسی بھی غیر مسلم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے متعلق، ان کی صداقت وحقانیت اور پارسائی وغیرہ سے متعلق مطمئن کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جمع الفوائد جلد نمبر ایک حدیث نمبر 1924 میں ابوداؤد شریف اور نسائی شریف کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے کہ ابو داؤد میں کتاب الصلوٰۃ باب ابواب تفریع الجمعۃ میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو (مرنے کے بعد مٹی میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ نے زمین کو انبیاء کے جسد کو کھانے سے منع کر دیا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کرام کا جسم محفوظ ہے نیز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم بھی محفوظ ہے۔ زمین میں بذات خود کسی جسم انسانی کو اپنے اندر محفوظ رکھنے کی صلاحیت نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو دوسرے فاسق وفاجر اور ہم مسلمانوں نیز یہود ونصاریٰ و دیگر غیر مسلموں کی لاشیں بھی زمین میں محفوظ رہتیں اور چند

سالوں ہی میں سڑگل نہیں جاتیں۔ نیز یہ حفاظت کسی فرشتہ یا جن کی جانب سے بھی نہیں ہے کیونکہ اس کا کوئی ثبوت ابھی تک کسی کے پاس نہیں ہے۔

لہذا اب ایک ہی صورت رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ یہ حفاظت زمین کے خالق و مالک کی جانب سے ہو اور سو فیصد ایسا ہی ہے جس کی جانب خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں اشارہ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ (خالق کائنات) نے مجھ سمیت انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو کھانے سے منع کر دیا ہے اس لئے ان کا جسد مبارک کبھی بھی زمین میں بوسیدہ نہیں ہوگا لہذا تم لوگ کثرت سے جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجنا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کرام سے خوش اور راضی ہے اسی بنا پر اس نے اپنے محبوب و انبیاء کرام کے جسموں کو سڑنے گلنے سے بچانے کیلئے مٹی کو حکم دیدیا کہ ان ہستیوں کو مت کھانا۔

جب یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ (جسے ہم انگریزی میں God/Lord، فارسی میں خدا اور ہندی میں ایشور کہتے ہیں) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ واقعی سچے اور آخری نبی و رسول ہیں اور وہ اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی میں دو اہم دعوے کرتے تھے۔ اول یہ کہ وہ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی بن کر نہیں آئے گا۔ دوئم یہ کہ جبریل امین (فرشتہ) کے ذریعے اللہ کی جانب سے ان پر قرآن نازل ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مذکورہ دونوں دعوؤں میں سے کسی کے اندر بھی معاذ اللہ جھوٹے ہوتے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اتنا بڑا جھوٹا دعویٰ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے اور اس حد تک خوش ہو کہ مٹی کو ان کی نعش کھانے سے بھی منع کر دے؟ کیونکہ ہم جھوٹے مسلمانوں کا حشر دیکھ رہے ہیں کہ ان کی لاشیں چند سالوں ہی میں سڑگل جاتی ہیں کیونکہ جھوٹے

پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے اور ایسے لوگوں کا شمار فاسقوں اور فاجروں میں ہوتا ہے یا ان میں فسق وفجور کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مذکورہ دونوں دعوؤں میں سچے تھے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اپنے دونوں دعوؤں میں سچے تھے تو ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں نیز واقعی قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر 23 سالوں میں اترتا رہا۔ اور جب یہ ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی آخری نبی و رسول ہیں تو لازم ہے کہ غیر مسلم اس بات کو مان لیں اور ان کی کسی بھی طرح توہین نہ کریں ورنہ وہ واجب القتل ہوں گے اور مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ ایسے کافروں کو فوراً قتل کر دیں تا کہ فساد کا خاتمہ ہو۔

نیز جب یہ ثابت ہوا کہ قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے تو پھر دین اسلام کی سچائی بھی ثابت ہو گئی اس لئے کہ دین اسلام کی اصل قرآن ہی ہے اور دوئم اساس اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے افعال وتقاریر ہیں۔

بہرحال یہ ایک ایسی دلیل ہے جو کہ ناقابل انکار ہے اس لئے کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ یہ تو ایک معجزہ ہے کیونکہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جسم انسانی کا زمین کے اندر بغیر کھائے پیئے صدیوں سے محفوظ رہنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے۔

یہ دلیل اس لئے بھی موثر ہے کہ اگر ہم مسلمان براہِ راست غیر مسلموں کو مطمئن کرنے کیلئے قرآن و حدیث کے دلائل پیش کرتے ہیں تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ جب مسلمان ہی نہیں ہیں تو وہ کیونکر قرآن وحدیث کی باتوں کو مان کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی مان لیں گے اور ان کا ادب واحترام حضرت عیسیٰ وموسیٰ علیہم السلام کی طرح کرنے لگیں گے؟ اس لئے مذکورہ طریقہ سے ان کے ذہنوں کو صاف کرنا غالباً زیادہ آسان ہوگا۔

اگر غیر مسلم یہ اعتراض کریں کہ مذکورہ بات تو حدیث سے ثابت ہے لہذا ہم کیسے مان لیں کہ حضرت محمد ﷺ کا جسم محفوظ ہے؟ تو اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ مدینہ منورہ کے حاکم نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں حضرت محمد ﷺ نے انکے خواب میں آ کر انہیں بتایا تھا کہ دو یہودی (ذلیل کتے) میری نعش تک پہنچنا چاہتے ہیں انہیں روکو۔ اور آپ ﷺ نے حاکم کو ان دونوں یہودیوں کی شکل و صورت بھی دکھادی تھی۔ چناچہ حضرت نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کے تمام لوگوں سے ملاقات کی تو وہ ان دونوں یہودیوں کو پہچان گئے اور ان کو گرفتار کر کے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ واقعی وہ دونوں زیر زمین سرنگ کھود کر آپ ﷺ کے جسم کے قریب پہنچ چکے تھے اور مقصد آپ ﷺ کی نعش مبارک کو نکال کر لے جانا تھا۔ تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ یہ دونوں نہایت ہی پا کباز اور زاہد مسلمانوں کے روپ میں تھے اور مسجد نبوی ﷺ میں کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ رات کو سرنگ کھودتے اور لوگوں کے بیدار ہونے پر سرنگ کے منہ پر مصلّی بچھا کر نماز پڑھا کرتے تھے مگر بالآخر وہ پکڑے گئے۔

یہ واقعہ بہت مشہور ہے اور اس کی تصدیق کیلئے سعودی عرب کی حکومت اور اہل مدینہ سے بھی رابطہ کر کے پوچھا جا سکتا ہے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ یہودیوں کو معلوم تھا کہ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود آپ ﷺ کا جسد مبارک محفوظ ہے۔ لہذا غیر مسلم اپنے ہی لوگوں کی دلیل کو مان لیں۔ کیونکہ اگر جسد مبارک محفوظ نہ تھا تو وہ دونوں سرنگ کھود کر کیا نکال کر لے جانا چاہتے تھے؟

اس کے بعد سعودی حکومت نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے چاروں جانب شیشہ پلائی ہوئی دیوار قائم کر دی تاکہ آئندہ نہ کوئی ایسی گھٹیا و گھناؤنی حرکت کر سکے اور نہ ہی کامیاب ہو سکے۔

نیز اگر وہاں جسد مبارک محفوظ نہ ہوتا تو سعودی عرب کی حکومت مذکورہ دیوار قائم کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتی۔ساتھ ہی ساتھ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ورسول ہیں کہ اپنے انتقال کے ہزاروں سال بعد بھی روحانی طور پر اتنے طاقتور ہیں کہ حاکم وقت کے خواب میں آکر خفیہ معلومات فراہم کردیں اور دونوں یہودی کتوں کی شکل وصورت کو بھی دکھا دیا تا کہ با آسانی وہ دونوں پکڑے جاسکیں۔اگر خدانخواستہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے جھوٹے نبی ہونے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) ناراض ہوتا اور تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی اس بات کی اطلاع نور الدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کو نہیں دے پاتے۔اس لئے کہ جس سے اللہ ناراض ہوجائے وہ تو مرنے کے بعد سزا اور عذاب میں گرفتار ہوجاتا ہے نہ کہ اس کی روح میں اتنی طاقت پیدا ہوجائے کہ زمین کے اوپر کیا ہورہا ہے اس کے بارے میں پتہ لگالے اور روحانی طاقت کو استعمال کرکے زندہ انسان کی طرح کسی کو اطلاع پہنچائے؟

اگر غیر مسلم اس دلیل کو بھی نہ مانیں تو دوسرا جواب یہ ہے کہ آج دنیا میں بہت سے غیر مسلم جادوگر اور استدراجی طاقت رکھنے والے ہیں جو اپنی شیطانی اور استدراجی طاقت سے بہت سی چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرلیتے ہیں۔لہذا اگر ان کو سچائی کی تلاش ہے اور یقیناً ہونی چاہئے تا کہ مرنے کے بعد والی زندگی کو تباہ ہونے سے بچالیں تو انہیں چاہئے کہ چند سال تک اپنے تمام ماہر و کامل جادگروں اور استدراجی وشیطانی طاقت رکھنے والوں سے معلوم کریں کہ کیا واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک صدیوں سے تازہ حالت میں محفوظ اور صحیح وسالم ہے یا نہیں؟ میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ سب تصدیق کریں گے کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک محفوظ ہے بشرطیکہ وہ لوگ جھوٹ نہ بولیں۔ لیکن اگر غیر مسلم پھر بھی مطمئن نہ ہوں تو سمجھ لیں کہ یہ لوگ ہٹ دھرم ہیں اور اللہ کا عذاب ہی ان کا مقدر

ہے۔اور ایسے ہٹ دھرموں کیلئے میرا چیلنج ہے کہ اگر یہ لوگ سو فیصد ثبوت سے ثابت کر دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جسد مبارک محفوظ نہیں ہے تو میں انہیں ایک لاکھ ڈالر زانعام دوں گا یا اپنے آپ کو انکے حوالے کر دوں گا۔مگر وہ قیامت تک ایسا ثابت نہیں کر پائیں گے۔ یا پھر تمام غیر مسلم مباہلہ کیلئے میدان میں آجائیں اور ہم مسلمان بھی میدان میں آجائیں اور اللہ کے عذاب کو دعوت دیں کہ یا اللہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو ان پر اپنا عذاب اور قہر نازل فرما تاکہ حق و باطل کا انصاف ہو جائے۔

مگر میرا یہ دعویٰ ہے کہ غیر مسلم اس پر بھی تیار نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے مذہبی پیشواؤں کو علم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واقعی آخری نبی ورسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندے ہیں۔البتہ ان کے عوام کو علم نہیں ہے اور وہ لوگ اندھیرے میں ہیں۔ہم مسلمانوں کو ان کے عوام تک پہنچ کر ان کو مذکورہ طریقوں سے سمجھانا چاہئے۔

آخر میں مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ظاہر و باطن دونوں میں دین اسلام کی مکمل پیروی شروع کر دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت نازل ہو اور ایک بار پھر دین اسلام غالب ہو سکے جیسا کہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہوا تھا۔بغیر عمل صالح اور ترکِ حرام کے ان فتنوں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل نہیں ہو سکتی چاہے ہم کچھ بھی کر لیں۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موج ہو یا سنگ ہو جا

دنیا کے ہر مذہب کے چھ مذاہب دشمن ہیں

اس وقت دنیا میں سات مشہور ادیان و مذاہب ہیں۔ اسلام، ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، یہودیت، سکھ ازم، پارسی ازم۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک مذہب کے دیگر چھ ادیان و مذاہب دشمن ہیں جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مذہب کے پیروکاروں کے دیگر چھ ادیان و مذاہب کے پیروکار دشمن ہوئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے ہر انسان کے چھ انسان دشمن ہیں کیونکہ دنیا کا ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں کسی مذہب کو نہیں مانتا تو یہ آٹھواں مذہب ہوگا اور دیگر سات ادیان و مذاہب کے پیروکار اسکے دشمن ہونگے کیونکہ وہ بھی کسی نہ کسی کے مذہب کے ماننے والے ہی ہونگے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہندومت کے چھ مذاہب یعنی اسلام، بدھ مت، عیسائیت، یہودیت، سکھ ازم اور پارسی ازم دشمن ہیں اور اسی طرح بدھ مت کے چھ مذاہب یعنی اسلام، ہندومت، عیسائیت، یہودیت، سکھ ازم اور پارسی ازم دشمن ہیں۔ غرضیکہ مذکورہ ساتوں مذاہب میں سے ہر مذہب کے چھ مذاہب دشمن ہیں۔

اب اس صورتحال میں کہ پاکستان یا کوئی بھی اسلامی ملک کس طرح دیرپا طور پر پرامن اور ترقی یافتہ رہ سکتا ہے جبکہ چھ مذاہب کے پیروکار اس کے دشمن ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اب تک پرامن اور ترقی

یافتہ ملک نہ بن سکا۔اسی طرح فرض کریں کہ کوئی غیر مسلم ملک کس طرح دیر پا طور پر پرامن اور ترقی یافتہ رہ سکتا ہے جبکہ اس کے چھ مذاہب کے پیروکار دشمن ہیں۔اس لئے کسی بھی مسلم یا غیر مسلم ملک کے

بارے میں مستقبل کے حوالے سے یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ہمیشہ پرامن اور ترقی یافتہ رہے گا کیونکہ موقع ملتے ہی اس کے چھ مذاہب کے دشمن پیروکار جو گھات میں ہیں اسے تنزلی کی راہ دکھا سکتے ہیں اور یہی سب ماضی میں ہوا اور ہو رہا ہے۔

اس لئے میں دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے پیروکاروں سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ سب مستقبل میں پرامن و پرسکون اور خوشحال زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد حل صرف اور صرف یہی ہے کہ تمام ادیان و مذاہب کے مذہبی پیشواء مل بیٹھ کر اس ایک مذہب کو ان ساتوں مذاہب میں سے ڈھونڈ نکالیں جو حقیقت میں خالق کائنات کے نزدیک سچا اور پسندیدہ ہے کیونکہ ان سب کا دعویٰ ہے کہ ان ساتوں میں سے کوئی ایک مذہب ہی سچا ہے۔نہ تو ساتوں مذاہب سچے ہیں اور نہ ہی ساتوں مذاہب جھوٹے ہیں۔اگر اس حقیقت کو قبول نہیں کریں گے تو کسی بھی صورت میں کوئی بھی اسلامی یا غیر اسلامی ملک بم دھماکوں،خودکش حملوں،گوریلا جنگوں،ایٹمی جنگوں،غربت و جہالت و دیگر پریشانیوں سے نجات نہیں پائے گا جیسا کہ ماضی کی تاریخ گواہ ہے اور حال کو ہم خود دیکھ بھی رہے ہیں۔امید ہے کہ دنیا کے انسان خصوصاً مذہبی و سیاسی پیشواء اس طرف توجہ دیں گے۔

ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہے

میری تحقیق کے مطابق ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہے اور یہ کہنا درست نہیں کہ میں کسی مذہب کا پیروکار نہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر انسان کے ماں باپ ہوتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے ملاپ سے ہی اسکی پیدائش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کس طرح آپس میں میاں بیوی بنے؟ ظاہر سی بات ہے کہ کسی نہ کسی مذہب کی ہدایت کے مطابق ہی وہ دونوں میاں بیوی بنے ہوں گے۔ لہذا ایسی صورت میں جو بچہ بھی پیدا ہوگا اپنے ماں باپ کے تابع ہوکر کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ضرور ہوگا۔ پھر اس بچہ کی پرورش شروع ہوئی تو اس کے ماں باپ نے کسی نہ کسی مذہب کے ماتحت رہ کر ہی اس کی پرورش اور تعلیم وتربیت شروع کی ہوگی۔ نیز جب بچہ اسکول جانے لگا ہوگا تو پھر اس کا استاد بھی کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہوگا جو اس کو اس مذہب کے مطابق تعلیم دے گا۔

اسی طرح جب بچہ بالغ ہوگا، پھر جوان ہوگا، پھر شادی کرے گا تو ضرور کسی نہ کسی مذہب کی ہدایت ونگرانی میں بہت سے کام سرانجام دے گا۔ غرضیکہ وہ کچھ بھی سوچے گا یا کچھ بھی کرے گا تو اس وقت سوچ اور کام کے بہت سے اختیارات ہونگے جن میں سے کسی ایک کو اختیار اور پسند کرے گا۔ اسطرح وہ اس مذہب کا پیروکار رہوگا۔ کیونکہ ہر مذہب میں کچھ عقائد واعمال ہوتے ہیں جو انسانی زندگی کو محیط ہوتے ہیں اور کوئی بھی انسان عقائد اور اعمال میں کسی مذہب سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتا۔ لہذا یہ ثابت ہوا کہ ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار رہوتا ہے اور ایسا کوئی نہیں ہوسکتا جو کسی مذہب کا پیروکار نہ ہو۔ اور اگر ایسا

ہوا بھی تو اسے بھی ایک اور مذہب مان لیا جائے گا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار رہوتا ہے تو لازم ہوا کہ وہ سارے ادیان و مذاہب کو سچا نہیں مانے گا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ وہ ہر مذہب کے ہر عقیدے کو اختیار کرے یا کسی بھی کام کے طریقوں میں سے بہت سے طریقوں کو اختیا رکرے۔ یعنی اگر کوئی ہر مذہب کو سچا سمجھے گا تو اس کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ایک دن مسجد جائے، دوسرے دن مندر جائے، تیسرے دن یہودیوں کے عبادت خانہ جائے، چوتھے دن عیسائیوں کے گرجا خانہ جائے، پانچوں دن بدھستوں کے عبادت خانہ جائے، چھٹے دن سکھوں کے گرودوار میں جائے اور ساتوں دن پارسیوں کے آتش کدہ جائے وغیرہ وغیرہ تا کہ تمام ادیان و مذاہب پر عمل ہو جائے کیونکہ اس کے نزدیک ہر دین و مذہب سچا ہے۔

نیز اگر ہر انسان یا کوئی انسان تمام ادیان و مذاہب کو جھوٹا سمجھتا ہو تو اس صورت میں اس پر لازم ہوگا کہ وہ کسی بھی دین و مذہب کی پیروی نہ کرے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ جیسا کہ میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ ماں باپ کسی نہ کسی مذہب کے پیروکار رہوتے ہیں جسکے مطابق وہ شادی کرتے ہیں۔ پھر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کی تعلیم و تربیت بھی کسی نہ کسی مذہب کے ماتحت کرتے ہیں نیز بہت سے مذہبی رسومات بھی ادا کرتے ہیں جو کہ بالکل واضح اور ناقابل انکار بات ہے۔

بہرحال مذکورہ بحث سے یہ لازم ہوا کہ ہر انسان صرف کسی ایک ہی مذہب کو سچا جانتا اور مانتا ہے البتہ اس میں تمام انسانوں کا اختلاف ہے۔ لہذا ہر ایک اپنے اپنے مذہب کو ہی سچا مانتا ہے۔ حقیقت میں یہ بات ناممکن ہے اس لئے کہ اِس صورت میں ہر مذہب جھوٹا ہو رہا ہے۔ لہذا میری دلیل یہی ہے کہ دنیا کے

انسان اس جہالت سے نکلیں اور اس ایک سچے مذہب کو تلاش کریں ایسے نا قابل انکار دلائل کی روشنی میں جو تمام انسانوں کے نزدیک قابل قبول ہو اور ہر قسم کے شبہ سے بالاتر ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ساڑھے پانچ ارب انسان یقیناً جہنم کے راستہ پر چل رہے ہیں اور اسی مقدار میں دنیا کے انسان بھی غربت و جہالت اور دیگر دنیاوی پابندیوں کی وجہ سے پریشان ہیں اور یہ دنیا جہنم بنی ہوئی ہے۔ اگر دنیا کے تمام انسان کے مل کر اس ایک مذہب کو تلاش کرلیں تو یہ دنیا جنت نما بن جائے اور کسی حکومت، فوج، ملک، تنظیم وغیرہ کا کوئی جانی و مالی نقصان بھی نہ ہو۔ لیکن افسوس صد افسوس کی بات ہے کہ انسانی دماغ اِس وقت اس طرف مائل نہیں ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں کہ لوگوں کو سمجھانے اور اس بات پر قائل کرنے کیلئے اور کتنا وقت لگے گا مگر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ ہم انسانوں کو اس بات کی توفیق دے۔ آمین

زمین کے اوپر بھی مسلمانوں کی چند ہزار لاشیں محفوظ رہنی چاہئیں

جیسا کہ میں نے اللہ کے فضل وکرم اور اسکی توفیق سے قرآن وحدیث اور مشاہدہ کی روشنی میں یہ تحقیق کی ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، شہدائے اسلام اور اولیاء اللہ سمیت دیگر سچے مومنین ومومنات کی کروڑوں کی تعداد میں نعشہائے مبارکہ صدیوں سے بغیر کیمیکل استعمال ہوئے بالکل تازہ حالت میں زمین کے اندر محفوظ ہیں جن میں سے کچھ کے واقعات منظر عام پر بھی آچکے ہیں جنکا تذکرہ میں نے شواہد کے ساتھ اپنی ویب سائٹ www.RightfulReligion.com اور دیگر مضامین کے اندر بھی کیا ہے۔ اسکے علاوہ بھی بہت سے واقعات کا تذکرہ تفصیل کے خوف سے نہیں کیا کیونکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے قیامت تک کوئی انسان بھی جھوٹا ثابت نہیں کرسکتا۔ اسکے ساتھ ہی میں نے اس بات کی بھی وضاحت اور وجہ بیان کردی ہے کہ غیر مسلموں میں سے کسی کی بھی لاش تروتازہ حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک کیوں محفوظ نہیں ہے اور کیوں محفوظ نہیں رہتی ہے۔ اب صرف یہ کام رہ گیا ہے کہ ان مذکورہ حقائق کو دنیا کے تمام انسانوں تک تمام زبانوں میں پہنچادیا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دیدے اور اتمام حجت پوری ہوجائے اور بروزِ قیامت کوئی کافر یہ نہ کہہ سکے کہ دین اسلام کی حقانیت دوسرے ادیان ومذاہب کے مقابلے میں میرے اوپر منکشف نہیں ہوئی تھی۔

مگر چونکہ یہ محفوظ لاشیں زمین کے اندر ہیں جنہیں تمام غیر مسلموں کو دکھانا مشکل ہے اور دوسری جانب میرے پاس فی الوقت اتنے وسائل بھی نہیں کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اس علم کو پوری دنیا

کے انسانوں تک پہنچا سکوں اور دنیا کے سامنے اس پر بحث کر سکوں اور دوسروں سے کروا سکوں۔اس لئے جب میں نے اللہ کے فضل و کرم اور اسکی توفیق سے بہت غور و خوض کیا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ زمین کے اوپر بھی مسلمانوں کی چند ہزار محفوظ لاشیں رہنی چاہئیں تا کہ بغیر کدو کاوش کے یہ علم دنیا کے غیر مسلموں تک خود بخود پہنچ جائے اس لئے کہ اِس وقت پوری دنیا ایک محلہ کی طرح بنی ہوئی ہے۔دنیا کے کسی بھی کونے میں اگر کوئی حیرتناک واقعہ ظہور میں آتا ہے تو میڈیا کے ذریعے لمحوں میں مختلف زبانوں میں پوری دنیا میں پھیل جاتا ہے۔لہذا جب ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کی لاشیں زمین کے اوپر تر و تازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے رکھی ہوئی ہونگی تو لامحالہ یہ خبر دنیا کے انسانوں تک میڈیا کے ذریعہ اور کانوں کان ضرور پہنچ جائے گی۔نیز چونکہ ہم نے چیلنج کر دیا ہے کہ کسی بھی غیر مسلم کی لاش نہ تو بغیر کیمیکل استعمال کئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے تر و تازہ حالت میں محفوظ ہے اور نہ ہی محفوظ رہتی ہے اور نہ ہی محفوظ رہ سکے گی۔لہذا اس چیلنج کی وجہ سے جب غیر مسلم دنیا اپنے غیر مسلموں میں سے کسی کی لاش بھی زمین کے اوپر محفوظ نہیں پائیں گے تو انشاءاللہ وہ لوگ ضرور بالضرور دین اسلام میں داخل ہونگے کیونکہ دین اسلام کی سچائی پر یہ دلیل یقینا نا قابل انکار اور مشاہداتی ہوگی جبکہ دوسرے ادیان و مذاہب کی جانب سے ایسی نا قابل انکار دلیل قیامت تک نہیں آسکے گی لہذا غیر مسلموں کو دین اسلام کی سچائی کو بغیر شک و شبہ کے جاننے اور ماننے میں پریشانی نہیں ہوگی انشاءاللہ۔

دراصل جو غیر مسلم پیشوا اور اہل علم خواتین و حضرات ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ دین اسلام ایک سچا مذہب ہے لیکن بہت سی رکاوٹیں ہیں جنکی وجہ سے وہ لوگ اپنے اپنے دین و مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل نہیں ہو پاتے۔کبھی کبھار یہ لوگ خفیہ طور پر دین اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار اعلانیہ

بھی لیکن ان میں اکثر کی یہ جرات نہیں ہوتی کہ اپنے نفس امارہ اور معاشرتی مسائل و پریشانیوں کا مقابلہ کر کے کھلے عام دین اسلام کی سچائی کا اعلان کریں یا اس میں کثیر تعداد میں داخل ہو جائیں اس لئے نہ صرف ان کیلئے اس بات سے دین اسلام میں داخل ہو جانا آسان ہو جائے گا بلکہ غیر مسلم عوام الناس کیلئے بھی جو اپنے اپنے مذہبی پیشواؤں کے بے سر و پا اور غلط دلائل کی وجہ سے دین اسلام میں داخل نہیں ہو پاتے ہیں ان کیلئے بھی ایک نا قابل انکار دلیل مہیا ہو جائے گی اور اس طرح انشاءاللہ وہ لوگ بھی دین اسلام میں با آسانی داخل ہو سکیں گے اور شیطانی جالوں اور ہتھکنڈوں اور وسوسوں سے بچ جائیں گے۔

زمین کے اوپر ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کی لاشوں کو محفوظ رکھنے کا پروگرام میں نے اس لئے بتایا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے میں نے اپنی زندگی کا نصب العین یہی بنایا تھا کہ کسی طرح میں غیر مسلموں کو دین اسلام کی سچائی اور دیگر ادیان و مذاہب کے باطل ہونے کے بارے میں سو فیصد مطمئن کر سکوں تا کہ وہ لوگ جہنم کے راستے سے ہٹ کر جنت کے راستے پر چلنے والے بن جائیں اور ایمان پر خاتمہ کی صورت میں جنت میں جانے کے قابل ہو جائیں۔

اس لئے کہ انسان کیلئے سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ جنتی بن جائے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں ہے۔ نیز سب سے بڑی بھلائی اگر آپ انسانوں کے ساتھ کر سکتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ کسی طرح انہیں جنت کے راستہ پر ڈال دیں تا کہ اللہ کے فضل سے وہ جنتی بن جائیں جیسا کہ دین اسلام کی تعلیمات سے یہ بات ثابت ہے۔اسی بنا پر میں نے انسانوں کی دنیا کی بھلائی کے ساتھ ساتھ ان کی آخرت کی کامیابی کو اپنا مشن بنا لیا اور اس بارے میں غور و خوض کرنا شروع کر دیا۔

غیر مسلموں کو مطمئن کرنے کیلئے جو نا قابل انکار دلائل میرے سامنے آئے وہ تین ہیں۔ میں نے اس بارے میں مکمل غیر جانبداری کے ساتھ تحقیق کی ہے کہ آخر وہ کونسے دلائل یا ایسی کونسی باتیں ہیں جو دین اسلام کی سچائی پر سو فیصد اور قطعی ثابت ہوں اور غیر مسلموں میں سے کوئی بھی غیر مسلم ان نا قابل انکار دلائل کا توڑ نہ کر سکے تو سچ پوچھئے یہ مندرجہ ذیل تین دلائل ایسے ہیں جو دین اسلام کی سچائی پر منہ بولتا ثبوت ہیں اور انہیں کوئی بھی غیر مسلم رد نہیں کرسکتا۔ نیز غیر مسلموں کے پاس ان تینوں دلائل کے مقابلے میں کوئی بھی ایسی دلیل نہیں ہے جو ہر قسم کے شبہ سے بالاتر اور ان کے ادیان و مذاہب کی سچائی پر ایسی قطعی اور نا قابل انکار دلیل ہو کہ ہر کوئی اس دلیل سے مطمئن ہو سکے۔

بہر حال میں سب سے پہلے تہہ دل سے اللہ کا مشکور ہوں کہ اس نے مجھے یہ دلائل دیئے اور ساتھ ہی ساتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت ان کے اہل بیت، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، شہدائے اسلام، اولیاء کرام، دین و دنیا کے دیگر اساتذہ کرام، میرے جنات و مؤکلات اور خصوصاً اپنے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پھوپھا، پھوپھی، چچا، چچی اور بھائی بہن نیز مخلص دوستوں کا مشکور ہوں کہ جن کی دعاؤں، تعاون اور فیوض کی برکت سے اس قابل ہو سکا کہ یہ تینوں دلائل اکٹھا کر سکا۔

پہلی دلیل یہ کہ آج بھی الحمد اللہ بہت سے مسلمان دنیا میں زندہ ہیں جو بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں داخل ہو جائیں اور نہ جلیں لیکن آج بھی ایسا کوئی غیر مسلم نہیں جو بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں داخل ہو جائے اور نہ جلے۔ گویا یہ آگ کا فیصلہ ہے کہ واقعی دین اسلام ہی سچا مذہب ہے اور دوسرے ادیان و مذاہب منسوخ و باطل ہیں۔ اس لئے کہ آگ ایک غیر جانبدار مخلوق ہے جو زبان تو نہیں رکھتی مگر اللہ کے

اذن اور اسکے حکم سے اپنی تاثیر سے فیصلے سنا دیتی ہے۔

دوسری دلیل زمین کے اندر کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کی لاشوں کا تر و تازہ حالت میں صدیوں سے محفوظ رہ جانا ہے۔ جبکہ دوسری جانب کسی بھی غیر مسلم کا بغیر کیمیکل استعمال کئے تر و تازہ حالت میں محفوظ نہ رہنا ہے۔ جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ صرف دین اسلام ہی سچا دین و مذہب ہے اور دوسرے ادیان و مذاہب باطل یا منسوخ ہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں اللہ کے اذن اور اس کے حکم سے مسلمانوں کی لاشیں زمین کے اوپر بغیر کیمیکل استعمال کئے محفوظ رہ سکتی ہیں اور اس کے لئے تیاری شروع کر دی گئی ہے اور میرا یقین ہے کہ ایسا ممکن ہے۔ کیونکہ اگر اللہ روحانی غذا دے کر مسلمانوں کی لاشوں کو صدیوں سے تر و تازہ حالت میں زمین کے اندر رکھ سکتا ہے وہ اس بات پر بھی پوری قدرت رکھتا ہے کہ اپنے نیک بندے اور بندیوں کی نعشوں کو روحانی غذا فراہم کر کے زمین کے اوپر بھی تر و تازہ حالت میں محفوظ رکھے انشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ سے میری پر خلوص دعا ہے کہ یا اللہ اپنی قدرت کاملہ کے اظہار اور غیر مسلموں پر اپنے دین مبین کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے میری یہ دعا قبول کر اور ایسا کر دے تا کہ حق اپنی پوری طاقت کے ساتھ ساری دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائے اور باطل ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیست و نابود ہو جائے۔

نعوذ باللہ زمین کے اوپر لاشوں کے محفوظ رکھنے سے میرا مقصد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی خلاف ورزی ہرگز نہیں بلکہ اربوں سنتوں، واجبات و فرائض کے حصول کیلئے ایک ادنی سی کوشش ہے۔ اس لئے

کہ اربوں غیر مسلم انشاء اللہ اس دلیل سے مطمئن ہو کر جب مسلمان ہوں گے تو اس طرح اربوں فرائض، واجبات و سنن کی ادائیگی کا ثواب ملے گا نیز وہ دنیا اور شیطانوں کی اربوں چالوں اور فتنوں سے بچ سکیں گے۔ساتھ ہی ساتھ یہ تو بہت ہی سستا سودا ہے کہ آسانی سے دین اسلام غالب ہو جائے اور دنیا سے غربت و جہالت، دہشت گردی اور جنگ کا خاتمہ بھی ہو جائے (کیونکہ مختلف ادیان و مذاہب کی وجہ سے ہی دنیا حالت جنگ میں مبتلا ہے اور ہر مذہب کا پیروکار دوسرے مذہب کے پیروکار کو ختم کرنا چاہتا ہے)اور دین کا صرف معمولی سا نقصان ہو کہ سنتِ تدفین رہ گئی اور اس میں کوئی بڑا خطرہ نہیں اس لئے کہ ہم کروڑوں مسلمان روزانہ کروڑوں سنتوں کو جان بوجھ کر چھوڑ رہے ہوتے ہیں۔لہذا ابلاضرورت تدفین کی سنت ادانہ کرنے پر تنقید نہ کی جائے اور نہ ہی اعتراض کر کے وقت برباد کیا جائے۔نیز اس کو فتنہ بھی نہ کہا جائے اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو فرقہ پرست یا گمراہ کہا جائے۔یہ محض رضائے الٰہی کیلئے ایک کوشش ہے اور کوئی فرقہ پیدا کرنا یا گمراہی پھیلانا مقصود نہیں ہے۔

اگر خدانخواستہ اللہ کو منظور نہ ہوا اور اس نے میری دعا قبول نہیں کی تو پھر وہ کسی مسلمان کی لاش کو زمین کے اوپر محفوظ ہی نہیں رہنے دے گا کیونکہ اسکی اجازت کے بغیر کوئی لاش محفوظ نہیں رہ سکتی۔مگر اِس کے باوجود اگر زمین کے اوپر لاشیں محفوظ رہیں تو گویا اس طرف اشارہ ہوگا کہ میری دعا قبول ہوگئی اور اللہ کی رضا بھی اس کام میں شامل ہے۔لہذا میں علمائے کرام اور مفتیانِ عظام سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اسے فتنہ نہ کہیں گے اور اس معاملہ کو اللہ کے حوالے کر دیں گے کیونکہ سارے اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں؟

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں جو اپنے وفادار دوستوں کے مر جانے کے بعد ان کی لاشوں کو بھی غیر مرئی اور روحانی غذا دے کر تر و تازہ اور صدیوں تک مٹی میں سڑ گل جانے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے خون اور جسم کو بھی معطر کر دیتا ہے اور جو کفن کا کپڑا ان کے جسم کو مس کر رہا ہوتا ہے وہ بھی صدیوں تک مٹی میں سڑنے گلنے سے محفوظ رہتا ہے۔

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں جو اپنے بے وفا، دھوکے باز، غدار، نافرمان، طوطا چشم، جھوٹے اور نام کے دوستوں یعنی فاسق و فاجر مسلمانوں یا اپنے باغیوں یعنی غیر مسلموں کی لاشوں کو بدبودار ہونے، پھولنے پھٹنے اور مٹی میں سڑ گل جانے سے نہیں روکتا چاہے وہ کتنے ہی طاقتور، مالدار اور حاکم وقت ہوں۔

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں جس کی بات قبر کی مٹی اور قبر کے کیڑے مکوڑے بھی مانتے ہیں کہ اس کے دوستوں کی لاشوں کو نہیں کھاتے اور اسکے جھوٹے دوستوں اور باغیوں کی لاشوں کو کھا جاتے ہیں۔

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں جو اپنے وفادار دوستوں کو مرنے کے بعد بھی بے سہارا اور بھوکا ننگا نہیں رکھتا اور ظاہری تمام وسائل ختم ہو جانے کے باوجود ان کو روحانی غذا دینے پر قادر ہے۔

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں جو اپنے وفادار دوستوں کو مرنے کے بعد بھی نہیں بھولتا اور ان کا خیال رکھتا ہے۔ وہ کتنا طاقتور ہوگا کہ قبر کی مٹی اور کیڑے مکوڑے بھی اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں اور کفن کا کپڑا تک اسکی بات مانتے ہیں۔ وہ کیسا صاحب علم ہوگا جو یہ جانتا ہو کہ سڑگل جانے والی شئ کو کیسے محفوظ رکھتا جاتا ہے اور کیسے اسے غذا دی جاسکتی ہے۔

میں ایسی ہستی کی پوجا کیوں نہ کروں جو اگر اپنے وفادار دوستوں کے مرجانے کے بعد ان کی لاشوں کا اتنا خیال کرتا ہے تو زندگی میں ان کی ضروریات اور آسائش کا کتنا خیال کرتا اور رکھتا ہوگا۔ کیا دنیا میں کوئی انسان یا جن موجود ہے یا ماضی میں گزرا ہے جو مذکورہ ہستی جیسا صاحب علم، طاقتور اور وفادار ہو؟ یا جس نے اپنے دوستوں کی لاشوں کو محفوظ رکھنے کا دعویٰ کیا ہو؟ یا جس کی حکومت قبر کی مٹی اور اس کے کیڑے مکوڑوں پر بھی ہو؟ نہیں، نہیں، نہیں!

تو پھر میں کیوں نہ ایسی ہستی پر اپنی جان اور اپنا مال بلکہ اپنی تمام چیزیں قربان کردوں اور اس کی خوشی کیلئے اپنی ساری محبتیں، چاہتیں وغیرہ اس پر نثار کردوں اور وقف کردوں کیونکہ جو ایسی ہستی ہو واقعی وہ اس لائق ہے کہ میں اس کیلئے وہ سب کچھ کروں جو وہ چاہے۔

اس ہستی کو میں عربی زبان میں اللہ، فارسی میں خدا، ہندی میں ایشور اور انگریزی میں God یا Lord کہتا ہوں اور مذکورہ خوبیوں کی وجہ سے اس کے دین اسلام کو مانتا ہوں کیونکہ اس نے دین اسلام ہی کے سچے ماننے والے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو اپنا دوست کہا ہے اور ایسے ہی دوستوں کی نعشوں کو بھی تروتازہ حالت میں صدیوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

میں صرف اس علم سے اتنا متاثر ہوا ہوں کہ اس نے میرے دین و دنیا کے تمام تر کامیابیوں کے دروازوں کو کھول کر رکھا دیا ہے اور صرف اسی علم کی بنا پر اللہ کے فضل سے شیطان اور باطل قوتوں کے ہتھکنڈوں اور وسوسوں سے محفوظ رہا ہوں کیونکہ جب میں نے آسمان، چاند، سورج، زمین، ستارے، اسی طرح زمین کی تخلیق اور آسمان و زمین کے مابین دیگر مخلوقات پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنی چاہی تو شیطان اور شیطان نما انسانوں نے یہ شوشہ اور وسوسہ چھوڑ دیا کہ کائنات ایک دھماکے سے وجود میں آئی ہے کسی خالق کی تخلیق سے نہیں۔

جب میں نے اپنے آپ پر غور کر کے اور انسان کی تخلیق پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کو پانا چاہا تو یہاں بھی شیطان اور شیطان نما انسانوں نے وسوسہ چھوڑا کہ انسان تو ابتداء میں بندر تھا۔ اگر چہ میں نے مذکورہ وسوسوں کو قبول نہیں کیا مگر ایک ایسے علم کی تلاش میں تھا جس سے ان وسوسوں کے دروازوں کو بند کر سکوں اور باطل قوتوں کو مکمل اور تسلی بخش دلائل دے کر نہ صرف اپنی جان چھڑوا سکوں بلکہ جو لوگ ان وسوسوں میں ابھی تک مبتلا ہیں ان کی جان بھی چھڑوا سکوں تا کہ وہ لوگ دین اسلام میں داخل ہو جائیں تو اللہ نے میری دلی خواہش پوری کر دی اور اپنے خصوصی فضل سے ایسا علم عطا کر دیا جس سے میں اللہ کی معرفت حاصل کر سکا اور دشمنانِ اسلام اور اسکے باغیوں بلکہ نام کے مسلمانوں کو بھی مطمئن اور خاموش کر دیا۔ اللہ نے اس علم میں اتنی گہرائی عطا کر دی ہے کہ جب بھی شیطان اور شیطانی قوتوں نے صراطِ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کی تو اللہ نے اس علم کے ذریعہ فوراً مجھے ہدایت دیدی کہ کیا کوئی ہے جو کروڑوں کی تعداد میں سچے مسلمانوں کی نعشوں کو صدیوں سے تر و تازہ حالت میں محفوظ رکھ سکے اور اپنے باغیوں اور کافروں کی لاشوں کو ہر حال میں گلا سڑا کر نیست و نابود کر دے؟

اسی سے انسان کو کامل یقین ہو جانا چاہیے کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا دین اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور واقعی اللہ تعالیٰ خالق کائنات اور جن وانس ہے۔ لہذا میں دونمبر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا آپ لوگ کم از کم اپنی ہی بھلائی کیلئے اس علم پر غور کر لیں تا کہ مسلمانوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے اور غیر مسلموں کو دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق مل جائے۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

آپ سب اکیلے میں اللہ کے اس علم پر غور کریں اور سوچیں کہ نعوذ باللہ اگر دین اسلام سچا دین نہ ہوتا تو اس کے لانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پرچار کرنے والوں کا جسم صدیوں سے تروتازہ حالت میں کیسے محفوظ رہتا؟ اور اگر قرآن کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہوتی تو اس کتاب کے ماننے والوں کی لاشیں کیسے محفوظ رہ سکتی تھیں اور رہ رہی ہیں؟

دنیامیں بہت سے ادیان و مذاہب کی وجہ سے جنگوں کی تصدیق

اللہ کے فضل و کرم اور اسکی توفیق سے میں نے دنیا والوں کے سامنے اپنی تحقیق پیش کی ہے کہ ایک ہی وقت میں بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی کی وجہ سے دنیا میں بم بلاسٹ، خودکش حملے، بدامنی اور جنگیں ہورہی ہیں۔ ماضی میں بھی یہ جنگیں ہوچکی ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی اگر ہم سب انسانوں نے مل کر دنیا سے منسوخ و باطل ادیان و مذاہب کو ختم کر کے ایک ہی سچے مذہب یعنی اسلام کو قائم و باقی نہ رکھا۔

نیز انہی باطنی و ظاہری جنگوں کی وجہ سے تقریباً دنیا کے آدھے وسائل ان کے لوازمات پر خرچ ہورہے ہیں جس کی وجہ سے دنیا میں غربت و جہالت اور 75٪ فیصد انسانوں کی حالت دیہی علاقوں میں بدترین حد تک خراب ہے۔ جب تک تمام انسانوں کا مذہب ایک نہیں ہوجاتا یعنی اسلام اس وقت تک دنیا سے ہمیشہ کے طور پر نہ تو ایٹمی جنگیں وغیرہ رک سکتی ہیں اور نہ ہی دنیا سے غربت و جہالت ختم ہوسکتی ہے۔

میری اس بات کی تصدیق (کہ دنیا میں ایک ہی وقت میں بہت سے ادیان و مذاہب کی وجہ سے جنگیں ہوتی ہیں) انڈیا اور پاکستان کی آپس میں دو مرتبہ جنگ ہونا، بنگلہ دیش کو پاکستان سے الگ کروانا (کیونکہ اس میں بھی انڈین حکومت کا ہاتھ تھا)، اسی طرح امریکہ کا ہیرشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانا اور 2011 میں یہودیوں کی جانب سے امریکہ کا World Trade Center تباہ کر کے

مسلمانوں کو پھنسانا اور پھر امریکہ کا افغانستان و عراق پر جنگ مسلط کرنا، اسی طرح اس سے قبل روس کا افغانستان پر جنگ کرنا اور اسی طرح کی دوسری جنگیں میری تحقیق کی تصدیق کردیں گی۔ نیز عرفان غازی صاحب نے روزنامہ امت میں سلسلہ وار ”گیارہویں صلیب“ کے عنوان سے مضامین شائع کروائے ہیں ان میں سے چند مضامین کا حوالہ یہاں دے رہا ہوں جس سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ تمام تر جنگیں مذہبی ہیں اور عیسائیوں نے بھی مذہب کی بنیاد پر ہی جنگیں کی ہیں۔ نیز امت اخبار کے دوسرے مضامین اور اداریئے بھی یہاں ذکر کردیتا ہوں تاکہ بات روز روشن کی طرح واضح اور میری بات کی تصدیق ہوجائے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے انسان ایک مذہب اسلام کو باقی رکھنے اور دیگر تمام باطل و منسوخ ادیان و مذاہب کو ختم کرنے میں ہمارا ساتھ دیں ورنہ یہ دنیا ہی ختم ہوجائے گی تو پھر ہم اور آپ کیسے اس دنیا میں رہ سکیں گے؟

کروڑوں سچے مسلمانوں کی لاشوں کے محفوظ رہنے پر قرآن وحدیث سے دلائل اور تصدیق کرنے کے طریقے

میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے مندرجہ ذیل تحقیق کی توفیق دی۔ پھر میں درودوسلام پیش کرتا ہوں حضرت آدم علیہ السلام کی اولادوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی تمام آل واولاد اور اصحاب پر جن کے ذریعے دین اسلام ہم مسلمانوں تک پہنچا۔ میری تحقیق کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا جسم مبارک زمین میں قبروں کے اندر بالکل صحیح وسالم اور محفوظ ہے اور انکی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے (صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم زمین میں مدفون نہیں ہے جیسا کی قرآن کریم کی سورۃ النساء آیت نمبر 157 اور 158 میں ہے کہ انہیں نہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا)۔ اس بنا پر سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت موجود ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے نعشہائے مبارکہ محفوظ ہیں۔ ثبوت کے طور پر جمع الفوائد جلد نمبر ایک، حدیث نمبر 1924 میں باب وقت الجمعۃ ونداءھا وخطبتھا وما یتعلق بذالک کے تحت ابوداؤد اور نسائی شریف کے حوالے سے ایک صحیح حدیث ہے جسے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تمھارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن ان کا وفات بھی ہوا اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن تمام انسان بیہوش ہوجائیں گے۔ اسی لئے اس دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درور بھیجنا

کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ تو زمین میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانے سے منع کر دیا ہے۔(ابوداؤد جلد نمبر 1، کتاب الصلوٰۃ باب ابواب تفریع الجمعۃ)

لہٰذا مذکورہ حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے نعشہائے مبارکہ زمین میں قبروں کے اندر باذن الٰہی صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔اسی طرح 1ھ کے بعد سے لے کر 1433ھ تک جتنے بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور دیگر مسلم خواتین وحضرات جو اللہ کے راستہ میں شہید ہوئے ان سب کی نعشہائے مبارکہ بھی زمین میں قبروں کے اندر صدیوں اور سالوں سے بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے تر و تازہ حالت میں سوئے ہوئے انسانوں کی طرح صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔چودہ سو بتیس سالوں میں تخمینہ لگائیں تو شہدائے اسلام کی تعداد لاکھوں میں بنتی ہے۔موجودہ حالات میں تو تعداد خصوصی طور پر بہت زیادہ بڑھ گئی ہے یعنی امریکہ کے خلاف عراق میں، افغانستان میں لڑتے ہوئے جتنے بھی قتل ہوئے وہ سب شہید ہیں۔اسی طرح روس کے خلاف لڑتے ہوئے جتنے بھی مجاہدین افغانستان میں قتل ہوئے وہ سب شہید ہیں۔اسی طرح ہندوستان کے خلاف لڑتے ہوئے جتنے بھی مسلمان قتل ہوئے وہ سب شہید ہیں کیونکہ یہ سب مجاہدین اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی دین اسلام کی خاطر شہید ہوئے تھے۔لہٰذا ان سب شہداء کی نعشیں بھی محفوظ ہیں۔لہٰذا اُن کی تعداد کا بھی اندازہ لگائیں کہ وہ کتنے ہوں گے؟ اسی طرح فلسطین میں، مقبوضہ کشمیر میں اور دیگر ممالک مثلاً بوسنیاہ، چیچنیا وغیرہ میں جتنے بھی مسلمان قتل ہوئے وہ سب شہید ہیں اور شہدائے اسلام جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر

بھی زندہ ہیں جیسے ہم لوگ مرنے سے پہلے زندہ ہوتے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ ہمارے اعضاء بیداری کی حالت میں حرکت کرتے ہیں اور وہ لوگ حرکت نہیں کرسکتے مگر جب ہم زندہ لوگ سوجاتے ہیں تو ہماری حالت بھی جسمانی طور پر ان شہداء کی طرح ہوجاتی ہے جو قبروں میں صدیوں اور سالوں سے محفوظ اور لیٹے ہوئے ہیں فرق اس صورت میں صرف اتنا ہے کہ ہماری نبض حرکت کررہی ہوتی ہے جب کہ ان کی نبض حرکت میں نہیں ہوتی۔شہدائے اسلام کے جسم کے محفوظ رہنے کا ثبوت سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 154 میں ہے جس میں ہے کہ شہداء اسلام زندہ ہیں۔ترجمہ مع مختصر تفسیر پیش ہے۔

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں یعنی دین کے واسطے قتل کئے جاتے ہیں ان کی ایسی فضیلت ہے کہ ان کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ معمولی لوگوں کی طرح مردے ہیں بلکہ وہ لوگ ایک ممتاز حیات کے ساتھ زندہ ہیں لیکن تم ان حواس سے اس حیات کا ادراک نہیں کرسکتے''۔(بیان القرآن مولانا اشرف علی تھا نویؒ)

مذکورہ آیت میں واضح ہے کہ شہدائے اسلام عالم برزخ میں جسمانی طور پر بھی زندہ ہیں ورنہ صرف روح کا زندہ رہنا عالم برزخ میں تو عام مسلمانوں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔نیز سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 169 میں شہدائے اسلام کی زندگی کی مزید وضاحت ہے۔ترجمہ مع تفسیر پیش ہے۔
''اور اے مخاطب جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی دین کے واسطے قتل کئے گئے ان کو اور مردوں کی طرح مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ ایک ممتاز حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے مقرب یعنی مقبول ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے''۔

مذکورہ آیت میں بالکل وضاحت ہے کہ شہدائے اسلام کو رزق یعنی معنوی کھانا پینا بھی دیا جاتا ہے ظاہر سی بات ہے کہ رزق تو جسم کی ضرورت ہے نہ کہ روح کی۔ اسی بنا پر مشاہدات بھی ہیں کہ شہدائے اسلام کی نعشہائے مبارکہ بالکل صحت مند اور محفوظ ہیں۔

آخر میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی شہدائے اسلام سے متعلق سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 154 کے تحت تفسیری عبارت پیش کرتا ہوں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف شہدائے اسلام کے جسم محفوظ ہیں بلکہ دیگر اولیاء اللہ اور صالحین کے جسم محفوظ ہونے کے بھی ثبوت ملے ہیں۔ یہاں پر میری پوری توجہ قرآن وسنت کی روشنی میں دلائل وثبوت پیش کرنے پر ہے ورنہ ظاہری حقائق و مشاہدات سے تو ویسے ہی کروڑوں مسلمانوں کی نعشوں کا محفوظ رہنا ثابت ہے جس کی تفصیل بعد میں انشاءاللہ تعالیٰ کردوں گا۔

حضرت مولانا موصوف فرماتے ہیں۔'' ایسے مقتول کو شہید کہتے ہیں اور اس کی نسبت کو یوں کہنا کہ وہ مرگیا صحیح اور جائز ہے لیکن اس کی موت کو دوسرے مُردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بعد مرنے کے گو برزخی حیات ہر شخص کی روح کو حاصل ہے اور اسی سے جزا وسزا کا ادراک ہوتا ہے لیکن شہید کو اس حیات میں اور مردوں سے ایک گونہ امتیاز ہوتا ہے کہ اس کی یہ حیات آثار میں اوروں سے قوی ہے جسطرح انملہ یعنی سرانگشت میں ذکاءِ حس کہ آثار حیات سے ہے بہ نسبت عقب یعنی پاشنہ کے طبا و حسا قوی ہے حتیٰ کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک اثر برخلاف معمولی مردوں کے اس جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسد باوجود مجموعہ گوشت و پوست ہونے کے خاک سے

متاثرنہیں ہوتا اور مثل جسد زندہ کے صحیح سالم رہتا ہے جیسا کہ احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں۔

پس اس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا اور ان کو دوسرے اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں حتی کے بعد موت ظاہری کے سلامت جسم کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کے مثل ازواج احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا اور ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا پس اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء علیہم السلام ہیں پھر شہداء پھر اور معمولی مردے۔ البتہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء وصالحین بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں سو مجاہدۂ نفس میں مرنے کو بھی معنی شہادت میں سمجھیں گے۔ اس طور پر وہ بھی شہداء ہوئے یا یوں کہا جائے کہ تخصیص شہداء کی عام مردوں کے اعتبار سے اضافی ہے ان خواص کے اعتبار سے حقیقی نہیں۔

اور اگر کسی شخص نے کسی شہید کی لاش کو خاک خوردہ پایا ہو تو سمجھ لے کہ اس کی نیت خالص نہ ہو گی جس پر مدار ہے قتل کے شہادت ہونے کا اور صرف قتل شہادت نہیں ہے اور اگر فرضاً ایسا شہید خاک خوردہ پایا جائے جس کا قتل فی سبیل اللہ اور اس کا جامع شرائط شہادت ہونا دلیل قطعی تواتر وغیرہ سے ثابت ہو (جس کا شبہ صاحب روح المعانی کو ہو گیا ہے) تو اس کی وجہ میں کہا جائے گا کہ حدیث میں حرمت جسد شہید علی الارض وارد ہے غیر ارض سے غیر متاثر ہونا وارد نہیں چنانچہ دوسرے اجسام مرکّبہ مثل اسلحہ وادویہ، اغذیہ واخلاط واجسام بسیطہ مثل آب وآتش و باد کی تاثیر انبیاء علیہم السلام کے اجسام میں ثابت ہے اور شہداء کی

حیات بعدالممات انبیاء کی حیات قبل الممات سے اقویٰ نہیں اور بعض حصہ ارض میں بعض اجزائے غیر ارضیہ بھی شامل ہوجاتے ہیں جس طرح دوسرے عناصر میں بھی مخالف عناصر شامل ہوجاتے ہیں سو اگر ان اجزاء غیر ارضیہ سے ان کے اجساد متاثر ہوجائیں تو اس سے ان احادیث پر اشکال نہیں ہوتا جن میں حرمت اجساد علی الارض وارد ہے اور ایک جواب یہ ہے کہ امتیاز اجساد شہداء کے لئے یہ بھی کافی ہے کہ دوسرے اموات سے زیادہ مدت تک ان کے اجساد خاک سے متاثر نہ ہوں گو کسی وقت میں ہوجائیں اور احادیث سے یہی امر مقصود کہا جائے کہ ان کی محفوظیت اجساد کی خارق عادت ہے اور خرق عادت کی دونوں صورتیں ہیں حفظ موبد اور حفظ طویل اور چونکہ برزخ حواس سے مدرک نہیں ہوتا اس لئے لا تشعروں فرمایا گیا‘‘۔

مذکورہ تفسیری عبارت سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اور شہدائے اسلام کے نعشہائے مبارکہ صدیوں اور سالوں سے زمین میں محفوظ ہیں اور یہی میرا مقصود تھا۔ نیز مذکورہ عبارت میں دیگر اولیاء اللہ اور صالحین کی نعشوں کے بھی محفوظ ہونے کے ثبوت دئے گئے کہ جس طرح شہدائے اسلام جہاد اصغر میں شریک ہوکر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہید ہوتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کے صالح خواتین وحضرات جہاد اکبر یعنی مجاہدہ نفس کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کا وہ مقام رضا وقرب حاصل کر لیتے ہیں جو شہدائے اسلام کو حاصل ہوتا ہے اور اس کی بنا پر اللہ تعالیٰ اُن کی نعشوں کے محفوظ رہنے کا حکم زمین کو جاری کرتا ہے۔

بہر حال میں نے اوپر عنوان میں دعویٰ کیا تھا کہ کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کی نعشیں محفوظ ہیں الحمد للہ قرآن وسنت اور تفسیر کی روشنی میں اس پر دلائل وثبوت پیش کر دیئے گئے۔ مزید تفصیل کے لئے

کتب تفاسیر واحادیث کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے تا کہ انبیاء، شہداء اور دیگر اولیاء اللہ وصالحین کی نعشوں کے محفوظ رہنے کے ثبوت مل سکیں۔

مشاہداتی طور پر تحقیق اور تصدیق کرنے کے طریقے:

لیکن اگر کوئی شخص مشاہداتی اور تحقیقی طور پر معلوم کرنا چاہے کہ کیا واقعی انبیاء کرام علیہم السلام سمیت کروڑوں مسلمانوں کی نعشہائے مبارکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک محفوظ اور صحیح وسالم ہیں یا نہیں تو اس کے چند طریقے ہیں۔

1) پہلا طریقہ یہ ہے کہ دین اسلام کے علاوہ دیگر ادیان و مذاہب کے ماننے والے مذہبی پیشواؤں، پنڈتوں، پادریوں اور پوپوں میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو گیان ودھیان، روحانی استخارہ، جنات وموکلات اور کشف کے ذریعے تین ماہ کے اندر اندر یہ بات باآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔

2) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے مسلم قبرستانوں کے گورکنوں سے ملاقات کر کے یہ بات معلوم کی جاسکتی ہے کہ قبروں کی کھدائی کے دوران یا قبرستان میں ملازمت کے عرصہ میں انہوں نے کوئی محفوظ لاش دیکھی ہے یا نہیں؟

ایسا کرنے سے بھی میرا مذکورہ دعویٰ سچ ثابت ہوجائے گا کیونکہ یہ بندہ مسمّی ابرار عالم ولد محمد صدیق ساکن کراچی اور میرے ایک شاگرد ذیشان ارشد ساکن لاہور، ہم دونوں نے پاکستان میں راولپنڈی، لاہور اور کراچی شہر کے تقریباً پندرہ سے زائد قبرستانوں کے گورکنوں سے ملاقات کی تو دس قبرستانوں سے

مسلمانوں کی محفوظ لاشوں کے واقعات کے بارے میں ہمیں بتایا گیا جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ ہماری ویب سائٹ (www.RightfulReligion.com) پر ویڈیوز سمیت موجود ہے۔ اس ویب سائٹ میں گورکنوں کے انٹرویوز، محفوظ لاشوں کی قبروں کے ویڈیوز اور انکی نشاندہی مع مکمل پتہ موجود ہے۔ دس قبرستانوں کے گورکن حضرات زیادہ سے زیادہ 25 سالوں سے قبروں کی کھدائی کا کام کر رہے تھے کہ انہیں 10 محفوظ لاشوں کے بارے میں علم ہوا۔ اب اگر پوری دنیا کے تمام مسلم قبرستانوں میں چودہ سو بتیس سالوں میں کتنے مسلمانوں کے نعشہائے مبارکہ محفوظ ہوں گے اس کا اندازہ اور تخمینہ لگائیں تو کیا کروڑوں کی تعداد نہیں بنتی ہے؟ جبکہ اسلام و کفر کی جنگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے صرف شہداء کی تعداد ہی کروڑوں میں ہوگی جبکہ دیگر اولیاء اللہ اور صالح مومنین و مومنات کی تعداد اس کے علاوہ ہے اور وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔

3) تیسرا طریقہ تحقیق کا یہ ہے کہ اس جدید دور میں ایسے کیمرے موجود ہیں جن کی مدد سے آپ با آسانی چھ سات فٹ تک زمین کے اندر دیکھ سکتے ہیں بلکہ تصاویر اور ویڈیوز تک بنا سکتے ہیں کہ یہاں زمین میں کوئلہ، لوہا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اگر کوئی چاہے تو ایسے کیمروں کی مدد سے مسلم قبرستانوں کی تمام قبروں کو دیکھ لے انشاء اللہ تعالیٰ کم از کم ہر ایک قبرستان میں ایک دو لاشیں صحیح اور محفوظ ضرور نظر آئیں گی۔ میرا مقصد (نعوذ باللہ) لاشوں کی بے حرمتی اور بے پردگی نہیں ہے۔ صرف زمین کے اوپر رہ کر کیمرہ سے قبر کے اندر جھانکنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جس قبر میں لاش محفوظ ہو اس کو شمار کر لیا جائے۔ اس طرح بھی انشاء اللہ ثابت ہو جائے گا کہ کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کی نعشیں محفوظ ہیں۔ تحقیق کرنے کے لئے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ معاملہ نہایت ہی حیران کن اور تعجب خیز ہے کیونکہ میری تحقیق کے مطابق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کراب تک ایک بھی یہودی،عیسائی، ہندو، پارسی اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں سے کسی کی لاش بھی زمین میں تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے محفوظ اورصحیح وسالم نہیں ہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے سے صرف ایک کافر یعنی فرعون کی لاش محفوظ چلی آرہی ہے مگروہ بھی مسلمانوں کی طرح تروتازہ حالت میں نہیں ہے نیز بقول قرآن کریم اس کی حفاظت بھی بطوراعزازواکرام نہیں بلکہ ظالم ومتکبر کافروں کی عبرت کے لئے کی گئی ہے جیسا کہ سورۃ یونس آیت نمبر 92 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''سوآج ہم تیری لاش کونجات دیں گے تاکہ تو ان کی لئے موجب عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری عبرتوں سے غافل ہیں ''۔

خلاصہ کلام مذکورہ قرآن وحدیث اورتفسیری دلائل کا یہ ہے کہ انبیاءعلیہم السلام،شہدائے اسلام اورصالح مسلمان مردوں اورعورتوں کے نعشہائے مبارکہ محفوظ رہتے ہیں اور مٹی اور قبر کے کیڑے مکوڑے انہیں نہیں کھاتے اور چودہ سوبتیس سالوں میں ان کی تعداد تخمینی طور پر کروڑوں میں ہے۔جبکہ ایک بھی غیر مسلم کی لاش بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے تروتازہ حالت میں محفوظ نہیں ہے جس کے جسم میں تازہ خون ہو یا جس کے جسم سے خوشبو آرہی ہو۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مکمل دین جو آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بھیجا گیا صرف دین اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ یعنی خالق کائنات کا سچا اور پسندیدہ مذہب ہے جیسا کہ سورۃ المائدہ آیت نمبر 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کو کامل کردیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کردیا اور میں نے اسلام کو تمھارے دین بننے کے لئے پسند کر لیا''۔

اس سے واضح ہوا کہ دین اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکمل ہوا اگر چہ یہ دین حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے چلا آرہا تھا مگر بنیادی عقائد و اصول کے علاوہ احکام شرعیہ میں ترمیم و تنسیخ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے سے ہوتی آرہی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکمل کر دیا۔ جیسے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ وہ بڑھتا ہے اور اس کا لباس بھی اس کے قد کے اعتبار سے بڑا بنانا پڑتا ہے لیکن جب بچہ کامل ہو جاتا اور قد بڑھنا بند ہو جاتا ہے تو پھر لباس کا جو سائز بچپن سے بڑھانا پڑتا تھا بچہ کے قد بڑھنے کی وجہ سے اب اسے نہیں بڑھانا پڑتا۔ اور وہ بچہ جوان ہونے کے بعد بھی ایک ہی ہستی رہتا ہے ایسا نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر دوسرا انسان بن جاتا ہے۔ اسی طرح دین اسلام کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہوئی اور پھر نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم و اسماعیل و دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام تک پہنچا۔ اس دوران اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، یوم آخرت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا عقیدہ وغیرہ ایک ہی رہا لیکن اسلام کے احکام شرعیہ آہستہ آہستہ اترتے رہے۔ یکبارگی تمام احکام اسلام نہیں اتارے گئے تاکہ امت آسانی سے عمل کر سکے ورنہ یکبارگی احکامات آجانے سے امت عمل نہیں کر پاتی وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اسلام اپنے عقائد و احکام دونوں اعتبار سے مکمل ہو گیا لیکن بنیادی طور پر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک دین اسلام ہی مذہب کے طور پر چلا آرہا تھا۔ البتہ اضافت کے طور پر اسے کبھی دین ابراہیمی اور کبھی دین موسوی و عیسوی کہا جاتا رہا۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دین اسلام مکمل ہو گیا تو قرآن کریم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا کہ آج کے دن دین اسلام مکمل ہو گیا ہے اور دین اسلام کے دین بننے کے لئے میں راضی ہو گیا اسی بنا پر میں نے کہا کہ اب دین اسلام ہی سچا اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مذہب

ہے۔جیسا کہ اس کی تائید سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 19 سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔اور سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 85 میں ہے کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے (جہنمی) ہوگا۔

اس آیت سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کے علاوہ کسی بھی دین و مذہب سے راضی نہیں اور یہ کہ کوئی بھی دین و مذہب بروز قیامت قابل قبول نہیں ہوگا سوائے دین اسلام کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بھیجا گیا اور مکمل کیا گیا۔یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب خواہ آسمانی ہی کیوں نہ ہوں جیسے یہودیت وعیسائیت وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اپنے نامکمل ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گئے۔

مذکورہ تینوں آیات کو سامنے رکھنے سے اور پھر صرف مسلمانوں کی نعشوں کے محفوظ رہنے سے یہ بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ واقعی دین اسلام ہی سچا مذہب ہے۔اور کسی بھی غیر مسلم یہودی و عیسائی اور ہندو وغیرہ کی لاش محفوظ نہ رہنے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب نامکمل ہیں اور منسوخ ہو گئے ہیں۔

اس بات کی تائید قرآن وحدیث کے علاوہ کروڑوں مسلمانوں کی محفوظ نعشوں سے نیز مٹی اور قبر کے کیڑے مکوڑے کے نعشوں کے نہ کھانے سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قبر کے مٹی اور

کیڑے مکوڑے بھی سمجھتے ہیں کہ دین اسلام ایک سچا اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مذہب ہے اور اسکے عقائدو اعمال صحیح ہیں اور یہ کہ جس مسلمان نے اخلاص نیت کے ساتھ دین اسلام پر عمل کیا ہے ان کے نعشوں کو سڑنے گلنے نہ دو اور نہ ہی اپنے غذا بناؤ۔ جبکہ دوسرے اربوں نام کے مسلمانوں کی نعشیں سڑ گل جاتی ہیں کیونکہ ان کی زندگی اسلام کے مطابق نہیں ہوتی۔ نیز تمام غیر مسلموں کی نعشیں بھی سڑ گل جاتی ہیں کیونکہ ان کے عقائدو اعمال صحیح نہیں ہوتے اور نامکمل ہوتے ہیں اس بنا پر اللہ تعالیٰ بھی ان سے ناراض ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 91 میں ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے سو ان میں سے کسی کا زمین بھر سونا بھی نہ لیا جائے گا اگرچہ وہ معاوضہ میں اس کو دینا بھی چاہے ان لوگوں کو سزائے دردناک ہوگی اور ان کے کوئی حامی بھی نہ ہوں گے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفر پر مرنے والے کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے اسی بنا پر ان کی لاشیں محفوظ نہیں رہتیں اور نہ ہی رہیں گی کیونکہ جسم وروح دونوں کو قبر ہی سے عذاب شروع ہو جاتا ہے لہٰذا ایسی حالت میں اس کا جسم محفوظ کیسے رہ سکتا ہے جبکہ ان کے برعکس انبیاء کرام علیہم السلام مرتے ہی جنت میں چلے جاتے ہیں اور قبر ہی سے راحت شروع ہو جاتی ہے اس بنا پر ان کی نعشیں سڑتی گلتی نہیں۔ اسی طرح شہداء کو قرآن کریم نے زندہ کہا ہے یعنی انکا جسم وروح دونوں زندہ رہتے ہیں لیکن ان کی وہ زندگی شعور وادراک میں نہیں آسکتی۔ اس بنا پر ان کی نعشیں بھی محفوظ رہتی ہیں اور محفوظ ہیں کیونکہ غیب سے انکو معنوی غذا فراہم کی جا تی ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ بھی مجاہدہ نفس کے ذریعے بلند درجات پا لیتے ہیں اس بنا پر اللہ تعالیٰ ان کی نعشوں کو محفوظ کر دیتا ہے۔ مگر جو غیر مسلم کفر سے توبہ نہ کر سکے اور زندگی میں اسلام میں داخل نہ ہو سکے اور کفر کی حالت میں ہی مر جاتا ہے اسے عذاب قبر شروع ہو جاتا ہے۔ بلکہ سورۂ البقرۃ کی آیت نمبر 162 / 161 میں ہے کہ ایسے کافروں پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی

ہے اور یہ لوگ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں گے۔ان سے نہ تو عذاب میں کمی آئے گی اور نہ ہی انہیں عذاب سے مہلت ملے گی۔

لعنت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کے ہیں۔تو جب کفر کی حالت میں مرنے والے کفار پر اللہ تعالیٰ،فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتو بھلا بتائیں ان کی نعشیں محفوظ کیسے رہ سکتی ہیں؟ نیز یہ صرف قرآن نہیں بلکہ مشاہداتی وتحقیقاتی رپورٹ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔غرضیکہ اب تک دلائل و براھین اور مسلمانوں کی محفوظ نعشوں سے ثابت ہوا کہ دین اسلام ہی سچا مذہب ہے۔نیز قرآن کریم کے دلائل مذکورہ اور غیر مسلموں کی لاشوں کے محفوظ نہ رہنے سے ثابت ہوا کہ دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب نامکمل،منسوخ یا باطل ہیں۔زندگی رہی تو آئندہ میں مسلمانوں کی محفوظ نعشوں کے چند واقعات ذکر کروں گا انشاءاللہ۔

دنیا کے تمام مذاہب اور فرقوں میں اختلافات ختم کرنے کے طریقے

اس وقت دنیا میں سات بڑے ادیان و مذاہب ہیں یعنی اسلام، عیسائیت، ہندومت، یہودیت، بدھ مت، سکھ ازم، پارسی ازم۔ اگر ہمارے قادیانی بھائی بہنوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس طرح آٹھ ادیان و مذاہب ہو گئے۔ ان آٹھوں مذاہب میں اختلاف ہے۔ یہ ماننا ہی پڑے گا کہ اختلاف ہے۔ لہذا مسلمان، قادیانی، ہندو، عیسائی، یہودی، پارسی، سکھ، بدھسٹ سب الگ الگ مذاہب ہیں۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ سب میں اختلاف ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس بات کو نہیں مانتے تو پھر آگے مزید پڑھ کر اپنا وقت برباد نہ کیجئے۔

یعنی آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اختلاف ہے۔ کس بات پر اختلاف ہے؟ سچا ہونے میں اختلاف ہے کہ خالق کائنات کس مذہب سے خوش اور راضی ہے۔

سچے ہونے پر اختلاف:

جب دو یا دو سے زیادہ افراد میں اختلاف مان لیا جائے تو قانون بھی کہتا ہے، عقل بھی کہتی ہے اور دنیا کا ہر انسان کہتا ہے کہ ایک غیر جانبدار جج ہو جسکی عدالت و انصاف پر ذرا برابر شک نہ ہو۔ تا کہ ان دو یا دو سے زیادہ افراد یا اقوام یا مذاہب میں فیصلہ دے سکے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ یہ ایک ضروری چیز ہے۔ تمام عدالتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے، دلائل پیش کئے جاتے ہیں، گواہ پیش کئے جاتے ہیں۔

قدرت کے غیر جانبدار جج:

ہمارے نزدیک جج قدرت ہے۔ نہ انسان سے پوچھا جائے، نہ کتابوں سے پوچھا جائے کیونکہ ان آٹھوں ادیان و مذاہب میں آج تک نہ تو انسانوں کے فیصلوں کو مانا گیا اور نہ کتابوں کے فیصلوں کو مانا گیا۔ اسی بنا پر آج تک دنیا میں اتنے ادیان و مذہب موجود ہیں۔ آپس میں جنگیں کر رہے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ہم نے قدرت میں سے مٹی کو جج منتخب کیا ہے۔ اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو دوسرا جج آگ کو بنایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ایسے غیر جانبدار جج ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی انسان یا مذہب کے جانبدار نہیں ہو سکتے، نہ رشوت لے سکتے ہیں، نہ خریدے جا سکتے ہیں اور انکی عدالت کے انصاف پر دنیا کا کوئی انسان شک نہیں کر سکتا۔

پہلے جج مٹی سے جب سچے مذہب کے بارے میں جانا گیا تو معلوم ہوا کہ مٹی نے کروڑوں سچے مسلمانوں کی لاشوں کو صدیوں سے تر و تازہ حالت میں محفوظ کیا ہوا ہے کیونکہ ان مسلمانوں کا مذہب ہی سچا ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ہماری تحقیق کے مطابق مٹی نے قادیانی سمیت کسی بھی غیر مسلم اور فاسق و فاجر مسلمان کی لاش کو تر و تازہ حالت میں محفوظ نہیں کیا ہے، نہ کرتی ہے، اور نہ قیامت تک کرے گی۔ لہذا جسم انسانی کا مٹی میں صدیوں سے محفوظ و تر و تازہ رہنا ایک معجزہ ہے اور ہمارا یقین کامل ہے کہ مٹی میں صدیوں سے لاشوں کا محفوظ رہنا صرف اللہ کے حکم اور اسکی اجازت سے ہوتا ہے کیونکہ اللہ کے علاوہ کسی انسان، فرشتے، جنات یا کسی اور مخلوق میں یہ طاقت نہیں کہ کسی بھی جسم انسانی کو خون سمیت تر و تازہ محفوظ رکھ سکے۔ لہذا ثابت ہوا کہ وہی دین اسلام سچا مذہب ہے جس کے

اندر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی کا درجہ دیا گیا ہے نیز دوسرے تمام ادیان و مذاہب یا وہ جھوٹا اسلام جس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی نہیں مانا گیا یہ سارے مذاہب باطل ہیں۔

ہمارا دوسرا جج آگ ہے۔ ہماری تحقیق و ریسرچ کے مطابق ماضی کے اندر ایسے مسلمان آگ میں نہیں جلے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی مانتے تھے لیکن ہمیں ایسا کوئی واقعہ نہیں ملا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ماضی میں کوئی غیر مسلم یا ایسے مسلمان جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی نہ مانتے ہوں وہ جلنے سے محفوظ رہے ہوں۔ آج بھی الحمد اللہ ایسے سچے مسلمان دنیا میں موجود ہیں جو بغیر کیمیکل استعمال کئے صحابہ کرام والے دین اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے عوام اور میڈیا کے سامنے نار نمرود جیسی آگ میں جانے کیلئے تیار ہیں اگر قادیانی سمیت کوئی بھی غیر مسلم اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے آگ میں جانے کیلئے تیار ہے تو ہم سے رابطہ کرے۔

ہمارا مقصد نا قابل شکست قدرتی دلائل کی روشنی میں (جیسا کہ آگ اور مٹی کے حوالے سے بات کی گئی ہے) دنیا میں بہت سے ادیان و مذاہب میں سے ایک سچے مذہب کو تلاش کر کے منتخب کرنا تھا اور وہ ہم نے کرلیا ہے۔ وہ سچا مذہب دین اسلام ہے جس میں ختم نبوت کو مانا گیا ہے۔

ہمارا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم بلاوجہ کتابی جھگڑوں اور انسانی عقلوں کے اختلافات میں پڑیں اور وقت کو ضائع کریں۔ اس لئے کہ ہمارا ماضی میں تجربہ رہا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ جو لوگ نہیں ماننا چاہیں گے اور ہٹ دھرمی کریں گے انہیں ہم کسی بھی طرح مطمئن نہیں کر سکتے۔ ہم اللہ کے حکم سے صرف انہیں مطمئن کر سکتے ہیں جو غیر جانبدار ہوں اور حق و سچ کے متلاشی ہوں۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کیا اس سے آگے بھی کوئی حد ہے؟

ہمارے نزدیک کسی بھی مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اس سے آگے کوئی حد نہیں ہے کیونکہ آگ ایک فطرت ہے اور غیر جانبدار ہے۔ اس سے بہتر کوئی جج نہیں ہوسکتا۔ لہذا جب کوئی انسان آگ میں جانے کے باوجود نہ جلے تو اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اس انسان کا عقیدہ وعمل درست ہے اور یہ کہ جس مذہب کی وہ پیروی کررہا ہے خالق کائنات اسی مذہب سے خوش اور راضی ہے کیونکہ یہ آسان بات نہیں ہے کہ کوئی انسان اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے بیوی بچوں کو چھوڑ کر دنیا اور اسکی لذتوں کو ترک کرکے محض رضائے الٰہی کیلئے دوسرے انسانوں کو صحیح راستے پر لانے کیلئے بغیر کسی مفاد کے آگ میں جانے کیلئے تیار ہوجائے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم یا جھوٹا مسلمان یعنی قادیانی وغیرہ ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا کیونکہ جتنے بھی غیر مسلم ہیں انکا اللہ سے رابطہ درست نہیں ہے۔ اسی لئے انہیں یقین ہی نہیں ہے کہ آگ میں جانے کے بعد اللہ انہیں بچالے گا۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ انہیں اپنے آگ میں جا کر جلنے سے بچنے پر ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے۔

لہذا جس طرح ہم اپنے مذہب اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اپنے جسم پر کوئی کیمیکل استعمال کئے بغیر دنیا کے میڈیا کے سامنے نارِ نمرود کی طرح بڑی آگ میں جانے کیلئے تیار ہیں اِسی طرح دنیا کے جتنے بھی غیر مسلموں اور جھوٹے مسلمانوں یعنی قادیانی وغیرہ کا یہ دعوی ہے کہ انکا مذہب سچا ہے تو وہ بھی اپنے

مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلیئے اپنے جسم پر کوئی کیمیکل استعمال کئے بغیر ہمارے ساتھ آگ میں جانے کیلیئے تیار ہوں۔ ہمارا مقصد ایک انسان کو مسلمان بنانا نہیں ہے بلکہ دنیا کے تمام باطل ادیان و مذاہب کے مذہبی و روحانی پیشواؤں اور پیروکاروں پر دین اسلام کے سچا مذہب ہونے کو ثابت کرنا ہے۔

اگر کوئی غیر مسلم آگ میں جانے کیلیئے تیار ہو جائے تو مقابلے کیلیئے مندرجہ شرائط اور طریقہ کار ہو گا:

۱) بہت بڑا میدان ہو جس کے ارد گرد آبادی نہ ہو اور لوگوں با آسانی وہاں مقابلہ دیکھنے کیلیئے پہنچ سکیں

۲) کم سے کم پانچ سوفٹ بلند لکڑیوں کا ڈھیر ہو تا کہ عوام اور پوری دنیا والے با آسانی دیکھ سکیں

۳) کم از کم پانچ مسلم اور پانچ غیر مسلم ماہر ڈاکٹر ہوں جو آگ میں جانے والے مسلم اور غیر مسلم کو چیک کر کے تصدیق کر سکیں کہ کوئی کیمیکل استعمال نہیں کیا گیا اور تصدیقی سرٹیفیکیٹ جاری کریں

مذکورہ شرائط پوری ہو جانے کے بعد تین ماہ کا وقت دیا جائے گا تا کہ ساری دنیا میں مسلم اور غیر مسلم کو اس مقابلے کی تشہیر کی جا سکے۔

نوٹ: ہم مسلمان تو آگ میں جانے کیلیئے تیار ہیں۔ کوئی غیر مسلم ہمارے ساتھ جانے کیلیئے کیوں تیار نہیں ہوتا؟ کیا آپ کو اپنے خداؤں پر اور اپنے عقائد و ایمان پر یقین نہیں؟ جب آپ کو اس دنیا کی آگ سے بچنے کا یقین ہی نہیں ہے تو مرنے کے بعد جہنم کی آگ سے کیسے بچ سکو گے؟ ہم کسی غیر مسلم کو یہ نہیں کہتے کہ تم آگ میں جاؤ، ہم نہیں جائیں گے لہذا کسی غیر مسلم کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ وہ آگ میں نہیں جائے گا اور ہم جائیں۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ غیر مسلم ہمارے ساتھ آگ میں جائیں

تاکہ سچے اور باطل مذہب کا نتیجہ آگ کے ذریعے اللہ کے حکم اور فیصلے سے دنیا کے انسانوں کے سامنے آجائے۔

ہم کیسے تمام انسانوں کی اہم مشکلات کو ختم کر سکتے ہیں؟

ہم دنیا میں ہمیشہ کیلئے امن قائم نہیں کر سکتے، ہم ہمیشہ کیلئے بم بلاسٹ نہیں روک سکتے، ہم ہمیشہ کیلئے جنگیں اور ایٹمی جنگوں کو نہیں روک سکتے، ہم ہمیشہ کیلئے غربت ختم نہیں کر سکتے، ہم ہمیشہ کیلئے جہالت ختم نہیں کر سکتے اور ہم دنیا کے تمام انسانوں کی اہم مشکلات کو ختم نہیں کر سکتے یہاں تک کہ ہم ہمیشہ کیلئے تمام انسانوں کیلئے ایک سچے مذہب کو غالب کر دیں اور باقی تمام نامکمل، منسوخ یا باطل مذاہب کو ختم کر دیں کیونکہ ایک ہی وقت میں کئی مذاہب کی موجودگی کی وجہ سے ہی دنیا میں جنگیں، غربت، جہالت اور انسانوں کی تباہی وغیرہ ہو رہی ہیں۔

تمام مذاہب کو ٹیسٹ کرنے کیلئے ہم انسانوں کو چاہئے کہ تمام مذاہب کے تمام پیروکاروں کو دعوت دیکر ان سے مطالبہ کیا جائے کہ دنیا کے میڈیا کے سامنے ایک بڑے میدان میں اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں۔ جس مذہب کے پیروکار آگ میں جلنے سے محفوظ ہوں گے یہ اس مذہب کا خالق کائنات کے نزدیک سچا ہونے پر سو فیصد ثبوت ہوگا اور جن مذاہب کے پیروکار آگ میں سلامت نہیں رہیں گے یہ ان تمام مذہب کے نامکمل، منسوخ یا باطل ہونے پر سو فیصد ثبوت ہوگا۔ یہ ایک آسان ترین طریقہ ہے ایک سچے مذہب کو منتخب کرنے، تمام مذاہب کو ٹیسٹ کرنے، تمام نامکمل، منسوخ یا باطل مذاہب کو ختم کرنے، دنیا کے مذکورہ مسائل حل کرنے اور اس دنیا کو جنت نما بنانے کیلئے۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ دین اسلام کے سچے پیروکار ہی آگ میں جا کر اللہ کے حکم پر جلنے سے محفوظ رہ سکیں گے جیسا کہ کروڑوں کی تعداد میں سچے مسلمانوں کی لاشیں زمین کے اندر صدیوں اور سالوں سے بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تروتازہ حالت میں محفوظ ہیں۔ میں اس بات پر بھی یقین دلاتا ہوں کہ تمام مذاہب کے پیروکار بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں داخل نہیں ہوں گے اور بالفرض اگر وہ داخل ہو بھی گئے تو آگ میں جل جائیں گے کیونکہ خالق کائنات یعنی اللہ تعالٰی ان سب سے خوش نہیں ہے۔

اس لئے میں ان تمام انسانوں (مسلم یا غیر مسلم) سے گزارش کرتا ہوں جو ہمارے دیئے گئے مذکورہ حل سے اتفاق کرتے ہیں کہ ہمارا ساتھ دیں اور ہمیں پاکستان کے شہر کراچی میں ایک بڑا میدان اور کئی ہزار ٹن لکڑیاں اور سامان وغیرہ کا انتظام کروائیں تاکہ ہم تمام مذاہب کو ٹیسٹ کرنے کا پروگرام منعقد کرواسکیں۔

مزید تفصیلات کیلئے برائے مہربانی ہماری ویب سائٹ www.RightfulReligion.com کا مطالعہ کیجئے۔

کیا پوری دنیا میں کوئی دولت مند مخلص مسلمان موجود نہیں جو ہمیں اسلام کو غالب کرنے کیلئے آگ کے مقابلے کا انتظام کروا سکے؟

کیا پوری دنیا میں کوئی دولت مند مخلص مسلمان موجود نہیں ہے جو ہمیں پاکستان کے شہر کراچی میں اسلام کیلئے ایک بڑا میدان اور لکڑیوں کا انتظام کروا سکے تاکہ ہم آگ کے مقابلے کے ذریعے تمام باطل مذاہب کو شکست دیں اور دنیا کے سامنے اسلام کو ایک سچا مذہب ثابت کرکے مذاہب کے اختلاف کی وجہ سے جاری ممالک کے درمیان جنگیں ختم کروا سکیں جنگی وجہ سے دنیا میں غربت و جہالت بڑھ رہی ہے؟

چند مخلص مسلمان اپنے جسموں پر بغیر کیمیکل استعمال کئے دنیا کے سامنے دین اسلام کی سچائی ثابت کرنے کیلئے جلتی ہوئی آگ میں جانے کیلئے تیار ہیں۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کا کوئی بھی غیر مسلم مذہبی پیشواء ایسا نہیں ہوگا جو اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے ان مخلص مسلمانوں کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں جا سکے۔

اس طریقے سے ہم دنیا کے تمام باطل مذاہب کو اللہ کے حکم سے شکست دینگے اور دین اسلام تمام ادیان پر غالب آجائیگا۔

اس وقت یہ طریقہ اختیار کرنا بہت اہم اور ضروری ہے کیونکہ دنیا میں ایک ہی وقت میں بہت سے مذاہب کی موجودگی انسانوں کو مسلسل تباہی اور ایٹمی جنگ کی طرف لے جا رہی ہے۔

اس لئے میں تمام دولت منداور مخلص مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس اہم مقصد کیلئے ہماری مدد کریں۔مزید تفصیلات کیلئے ہماری ویب سائٹ کا گہرائی سے مطالعہ کیجئے۔

وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر دین (والے) پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔
سورہ توبہ،سورہ نمبر 9،آیت نمبر 33

وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق عطا فرما کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے،اور اللہ ہی گواہ کافی ہے۔
سورہ فتح،سورہ نمبر 48،آیت نمبر 28

بے وقوف، بے عقل اور مذہبی ہٹ دھرم کون ہے؟

فرض کرو کہ میں امریکہ نہیں گیا اور اسے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر بہت سے ٹی وی چینل، اخبارات اور چشم دید گواہوں نے کہا ہے کہ دنیا میں ایک امریکہ نامی ملک ہے نیز میرے چند شاگرد جو وہاں رہتے ہیں انہوں نے بھی مجھے فون پر بتایا کہ دنیا میں ایک امریکہ نام کا ملک ہے۔ یہ سب جاننے کے بعد میرے لئے ضروری ہے کہ میں امریکہ کے موجود ہونے پر یقین اور اعتماد کرلوں۔

اب اگر میں تمام خبروں، چشم دید گواہوں کے بیانات اور اپنے شاگردوں کی باتوں کا انکار کردوں تب تمام انسان یہ کہیں گے کہ میں بے وقوف، بے عقل اور ہٹ دھرم ہوں اور ان کا ایسا کہنا بالکل صحیح ہوگا کیونکہ یہ میری ذمہ داری تھی کہ یا تو میں امریکہ نامی ملک کے موجود ہونے پر خود تحقیق کرتا یا پھر ٹی وی چینل اور اخبارات کی خبروں اور چشم دید گواہوں کی باتوں پر یقین کرتا۔
بالکل اسی طرح میں نے تحقیق کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ کے لاکھوں صحابہ کرام اور شہدائے اسلام کی نعشیں چودہ سو سالوں سے تر و تازہ حالت میں اور بہت سی نعشیں تازہ خون سمیت موجود ہیں۔
لہذا میں تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یا تو ہماری پیش کردہ تحقیقات، رپورٹس، ثبوتوں اور چشم دید گواہوں کے انٹرویوز کے بارے میں خود تحقیقات کریں یا پھر میری تحقیقات اور ثبوتوں پر یقین کرلیں۔ بصورت دیگر میں ان کے بارے میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ یہ لوگ بے وقوف، بے عقل اور مذہبی ہٹ دھرم ہیں۔

ہمیں مسلمانوں کی تروتازہ نعشوں کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟

ہمیں شہید مسلمانوں کی تروتازہ نعشوں کے بارے میں آخر کیسے معلوم ہوا جبکہ وہ صدیوں اور سالوں سے اپنی قبروں میں زمین کے اندر موجود ہیں؟

مسلمانوں اور غیر مسلموں کا اعتراض

جب بھی ہم مسلمانوں اور غیر مسلموں کو بتاتے ہیں کہ صدیوں اور سالوں سے قبروں میں زمین کے اندر لاکھوں کی تعداد میں شہید مسلمانوں کی نعشیں تروتازہ حالت میں محفوظ ہیں جو کہ دین اسلام کے سچا مذہب ہونے ،قرآن اللہ کا کلام ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایک نا قابل شکست ،حیرت انگیز اور آنکھوں سے دیکھے جانے والا معجزہ ہے تو وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں ان تروتازہ نعشوں کے بارے میں بغیر دیکھے کیسے علم ہو گیا جبکہ وہ اپنی قبروں میں زمین کے اندر چھپے ہوئے ہیں؟ اس لئے مجھے اس سوال کا جواب دیکر وضاحت کرنی ہے تا کہ ایسے تمام انسانوں کی تسلی ہو سکے۔

مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی نہیں کی گئ

ہم نے اس سچائی کو جاننے کیلئے نہ تو قبروں کی بے حرمتی کی ہے اور نہ ہی اپنی زندگی میں کبھی جان بوجھ کر کسی قبر کو کھود کر لاشوں کو دیکھا بلکہ حقیقت میں بہت سے سچے مسلمانوں کی نعشوں کے ساتھ قدرتی یا اتفاقی حادثات نیز مشیت الٰہی سے ایسے معاملات ہوئے کہ وہ منظر عام پر آئیں جسکی وجہ سے ہمیں اور بہت سے انسانوں کو ان تروتازہ نعشوں کے بارے میں معلوم ہوا۔

۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تر وتازہ نعش

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تر وتازہ نعش کے بارے میں نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ سنہ 1162 میں انکے دور حکومت میں سعودی عرب میں دو یہودیوں نے زیر زمین سرنگ کھود کر نعش مبارک نکالنے کی ناپاک جسارت کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ خواب نورالدین زنگی کو اطلاع کی اور ان یہودیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ روایت ہے کہ جب نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ سرنگ کے اندر معائینے کیلیئے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ سرنگ اس قدر نزدیک کھودی جا چکی تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیر مبارک نظر آ رہا تھا جسے انہوں نے بوسہ دیا۔ اس کے بعد نورالدین زنگی نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنوادی تا کہ آئندہ کوئی ایسی کوشش نہ کر سکے اور وہ دیوار آج تک قائم ہے۔ نیز یہ بات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کو بتائی تھی کہ اللہ نے زمین کو انبیاء کرام کی نعشیں کھانے سے منع کر دیا ہے اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

چناچہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اللہ نے زمین کو منع کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کی نعشوں کو نہ کھائے (سنن ابن ماجہ، ج ا، حدیث 1626)۔

اسی طرح حضرت ابودرد ہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ نے زمین کو منع کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کی نعشوں کو نہ کھائے اور اللہ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے (سنن ابن ماجہ، ج ا، حدیث 1627)۔ اس واقعہ کی تصدیق سعودی عرب گورنمنٹ سے کی جاسکتی ہے۔

۲) جنگ احد میں شہید 67 صحابہ کرام کی تر و تازہ نعشیں

67 صحابہ کرام کی تر و تازہ نعشوں کے بارے میں مجھے اس طرح علم ہوا کہ سعودی عرب میں احد کے ترجمان نے مجھے بتایا کہ یہ صحابہ کرام مختلف جگہوں پر دفن تھے اور سعودی حکومت نے احد کے میدان میں ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر جنگ احد میں شہید صحابہ کرام کو مختلف جگہوں سے نکال کر اس ایک قبر میں تدفین کیا۔ نعشوں کو منتقل کرنے کے دوران یہ بھی دیکھا گیا کہ نعشیں تر و تازہ حالت میں تازہ خون سمیت تھیں جبکہ چند نعشیں جو ٹکڑوں میں تھیں اور ان کے زخموں سے بالکل اسی طرح تازہ خون بہہ رہا تھا جیسے ایک زندہ انسان کے زخم سے خون بہتا ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق سعودی عرب گورنمنٹ سے کی جا سکتی ہے۔

۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کی تر و تازہ نعشیں

عراق میں موجود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کی نعشیں سنہ 1932 میں عراق کے شہر بغداد میں قبروں سے نکالی گئی تھیں کیونکہ دریائے دجلہ کا پانی انکی قبروں میں داخل ہو رہا تھا۔ اس بارے میں مفتی تقی عثمانی نے اپنی کتاب 'جہان دیدہ' کے صفحہ نمبر 55 پر یہ واقعہ بیان کیا ہے اور اس واقعہ کی تصدیق انہوں نے عراق کے وزارت اوقاف کے ڈائریکٹر تعلقات عامہ خیر اللہ حدیثی سے بھی کی تھی۔ نیز میرے روحانی شاگرد ذیشان ارشد کو بتاریخ 17 اکتوبر 2013 ڈیرہ اسمائیل خان سے سہیل احمد شاہ جیلانی صاحب کا فون اس نمبر 009233399824409 سے

موصول ہوا جس میں انہوں نے اس واقعہ کے ایک چشم دید بزرگ کا نام (سیالکوٹ کے شاہ صاحب، عمر تقریباً سو سال سے زائد) بتایا جن سے انکی ماضی میں ملاقات ہوئی تھی۔ شاہ صاحب نے سہیل صاحب کو بتایا تھا کہ انہوں نے خود حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے ماتھے کو بوسہ دیا تھا۔ اس طرح بھی اس واقعہ کے سچے ہونے کی مزید تائید ہوئی۔ ذیشان ارشد سے اس بات کی تصدیق ان کی ویب سائٹ www.zeeshanarshad.com کے ذریعہ ان سے رابطہ کر کے کی جاسکتی ہے۔ اسکے ٹھیک دو دن بعد 19 اکتوبر 2013 کے دن روزنامہ جنگ میں بھی یہ واقعہ شائع ہوا۔ لہذا اس واقعہ کی تصدیق روزنامہ جنگ کے دفتر سے کی جاسکتی ہے اور عراقی گورنمنٹ سے بھی کی جاسکتی ہے۔

۴) مفتی عتیق الرحمان کی تروتازہ نعش

مفتی عتیق الرحمان کی تروتازہ نعش کے بارے میں اس طرح معلوم ہوا کہ انکی شہادت کے تقریباً سوا سال بعد ایک دن شدید بارش کی وجہ سے انکی قبر کو نقصان پہنچا۔ قبر کو دیکھنے کیلئے جامعہ کے بہت سے طالب علم اور اساتذہ وہاں پہنچے۔ انہیں طلبہ میں مفتی عتیق الرحمان شہید کا بیٹا جمال عتیق بھی شامل تھا۔ قبر کی مرمت کرنے کیلئے جب جمال عتیق قبر کے اندر گیا تو اس نے دیکھا کہ مفتی صاحب کی نعش تروتازہ حالت میں تھی اور زخموں کا خون بھی بالکل تازہ تھا اور اس میں سے شدید خوشبو آرہی تھی۔ جمال عتیق کے بقول وہ خون اسکے ہاتھ پر لگ گیا تھا اور کئی دن تک اسکے ہاتھ سے خوشبو آتی رہی۔

مجھے یہ سارا واقعہ جمال عتیق نے خود بیان کیا جو اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہے۔ ہماری ویب سائٹ پر اس انٹرویو کی ویڈیو موجود ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق جمال عتیق سے فون نمبر 00923009264709 پر کی جاسکتی ہے نیز دارالعلوم جامعہ بنوریہ کراچی سے کی بھی جاسکتی ہے۔

فون نمبرز:

0092212560300

0092212560400

0092212575228

فیکس نمبر:0092212564586

ای میل:binoria@binoria.com

۴)خاتون قمر النساء کی تر و تازہ نعش

ایک نیک مسلمان خاتون قمر النساء کی تر و تازہ نعش کے بارے میں انکے بھائی محمد الیاس صاحب سے معلوم ہوا۔تفصیل کچھ یوں ہے کہ پاکستان کے شہر کراچی کے ایک علاقے سیکٹر D-11، نارتھ کراچی کے قبرستان میں ایک دن شدید بارش ہوئی۔قمر النساء خاتون کے بھائی محمد الیاس صاحب انکی قبر دیکھنے کیلئے قبرستان گئے تو دیکھا کہ قبر بارش کی وجہ سے کھل چکی ہے اور خاتون کی نعش تر و تازہ حالت میں تھی اور کفن بھی صحیح سلامت تھا۔ہماری ویب سائٹ پر اس انٹرویو کی ویڈیو موجود ہے۔اس واقعہ کی تصدیق محمد الیاس سے انکے موبائل نمبر 923002177906 پر کی جاسکتی ہے۔

۵)بہت سے مسلمانوں کی تر و تازہ نعشیں

اسکے علاوہ بہت سے مسلمانوں کی تر و تازہ نعشوں کے بارے میں پاکستان کے مختلف شہروں کے

قبرستانوں کے چشم دید گورکنوں سے معلوم ہوا۔ وہ ایسے کہ ایک مرتبہ مجھے ویزا کے سلسلے میں پاکستان کے شہر کراچی سے اسلام آباد جا کر ایک ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے وہاں کے لوگوں سے ایک ہندو کے بارے میں سنا تھا جسے اسکی موت کے بعد اسکے رشتہ داروں نے ہندوؤں کے طریقے پر جلانے کی کوشش کی تو وہ جل نہ سکا اور یہ راز کھلا کہ درحقیقت وہ مسلمان ہو چکا تھا۔ اسی دوران میرا روحانی شاگرد ذیشان ارشد مجھے سے ملنے کیلئے لاہور سے اسلام آباد آیا۔ چونکہ میرے ویزے کا رزلٹ ملنے میں کچھ دن انتظار کرنا تھا لہذا مجھے اسلام آباد میں رہنا تھا۔ گفتگو کے دوران ہم دونوں نے سوچا کہ اس مسلمان کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں جو جل نہ سکا۔

ہم نے ایک جدید کیمرہ خریدہ اور تحقیقات کرنے نکل پڑے۔ راولپنڈی کے علاقے گجر خان پہنچ کر ہم نے ایسے افراد تلاش کرنے کی کوشش کی جو اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہوں مگر ہمیں ایسا کوئی انسان نہیں ملا۔ لہذا ہم نے گجر خان کے قبرستانوں کے گورکنوں سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا کہ شاید کسی گورکن سے تر و تازہ نعش کے بارے میں ہی کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔ ہماری تحقیقات کے دوران بہت سے حیرت انگیز واقعات بھی ظہور پذیر ہوئے جن سے ہمیں کام کے سلسلے میں مزید حوصلہ بڑھا اور اللہ کی طرف سے غیبی مدد پر اطمینان ہوا۔

بہرحال جب ہم نے گجر خان کے قبرستان کے گورکنوں سے ملاقات کی تو انہوں نے دوران انٹرویو ہمیں بتایا کہ بہت مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ کسی فوت شدہ مسلمان کیلئے قبرستان کی کسی پرانی قبر کی جگہ پر یہ سوچ کر نئی قبر کھود رہے تھے کہ وہاں اب کچھ نہیں ہوگا مگر قبر کھودنے کے دوران انہوں نے دیکھا کہ قبر میں پچھلے دفن

شدہ مسلمان کی نعش تروتازہ حالت میں تھی۔ اسطرح کے کئی واقعات مختلف قبروں کے ساتھ پیش آئے جنہیں ان گورکنوں نے احترام کے طور پر یاد رکھا تھا۔ اس طرح ہمیں چشم دید گورکنوں کی گواہی اور قبروں کی نشاندہی کے ذریعے بہت سے مسلمانوں کی تروتازہ نعشوں کے بارے میں معلوم ہوا۔

راولپنڈی کے مختلف قبرستانوں میں تحقیقات کرنے کے بعد تروتازہ نعشوں پر ہمارا یقین کامل ہو چکا تھا۔ لہذا اسلام آباد سے فارغ ہونے کے بعد راقم مولانا ابرار عالم اپنے شاگرد ذیشان ارشد کے ساتھ لاہور آ گیا اور ہم نے لاہور کے قبرستانوں میں بھی گورکنوں سے ملاقات کی اور بہت سی تروتازہ نعشوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔

گورکنوں کے انٹرویوز کی ویڈیوز بمعہ قبروں کی نشاندہی اور مکمل ایڈریس کے ساتھ ہماری ویب سائٹ www.RightfulReligion.com کے ویڈیوز سیکشن میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

قبرستانوں میں تروتازہ نعشوں پر تحقیقات کو روک دینا

اسکے بعد ہماری جمع پونجی تقریباً ختم ہو چکی تھی لہذا ہم نے قبرستانوں کے گورکنوں سے ملاقات کر کے تروتازہ نعشوں کی ریسرچ کو روک دیا اور جتنے چشم دید گواہ اور ثبوت ہمیں حاصل ہوئے انہیں غنیمت سمجھا کیونکہ مسلمانوں کی تروتازہ نعشوں کے حق اور سچ ہونے پر ہمارے مقصد کیلئے اتنے شواہد و ثبوت ہی کافی تھے۔

اگر ہمیں اس کام کیلئے مخیر مسلمانوں سے مزید رقم فراہم ہو جائے تو پاکستان سمیت دنیا کے کئی مما لک کے قبرستانوں میں تحقیقات کرنے کے اس بہت بڑے پراجیکٹ کو پھر شروع کیا جا سکتا ہے کیونکہ سچے مسلمانوں کی تروتازہ نعشوں کی تحقیق کو ساری دنیا کے سامنے لا کر ہم غیر مسلموں پر دین اسلام کی سچائی ثابت کر کے دین اسلام کو تمام باطل ادیان و مذاہب پر با آسانی غالب سکتے ہیں۔

ہم عیسائیوں کے قبرستانوں کے گورکنوں سے بھی ملے مگر انہیں کبھی کسی عیسائی کی تروتازہ لاش نہیں ملی۔اسی لئے ہم نے ان واقعات کا تذکرہ نہیں کیا۔حقیقت یہ ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ قرآن کریم میں اللہ نے غیر مسلموں کے بارے میں جو فرمایا ہے وہ بالکل سچ ہے لہذا عذاب میں گرفتار انسانوں کی نعشیں تروتازہ حالت میں کیسے محفوظ رہ سکتی ہیں؟ اس پر قرآن کریم کے دلائل:

بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے (سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۹)

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (سورہ آل عمران، آیت نمبر 85)

’بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہی تھے ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔وہ ہمیشہ اسی (لعنت) میں (گرفتار) رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔‘(سورہ البقرہ، آیت نمبر 161-162)

’بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور حالت کفر میں ہی مر گئے تو ان میں سے اگر کوئی شخص زمین بھر سونا بھی (اپنی نجات کیلئے) معاوضہ دینا چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، انہیں لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکے گا۔‘ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 91)

بے وقوف، بے عقل اور مذہبی ہٹ دھرم کون ہے؟

فرض کیجیئے کہ میں امریکہ نہیں گیا اور اسے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر بہت سے ٹی وی چینل، اخبارات اور چشم دید گواہوں نے کہا ہے کہ دنیا میں ایک امریکہ نامی ملک ہے نیز میرے چند شاگرد جو وہاں رہتے ہیں انہوں نے بھی مجھے فون پر بتایا کہ دنیا میں ایک امریکہ نام کا ملک ہے۔ یہ سب جاننے کے بعد میرے لئے ضروری ہے کہ میں امریکہ کے موجود ہونے پر یقین اور اعتماد کرلوں۔

اب اگر میں تمام خبروں، چشم دید گواہوں کے بیانات اور اپنے شاگردوں کی باتوں کا انکار کردوں تب تمام انسان یہ کہیں گے کہ میں بے وقوف، بے عقل اور ہٹ دھرم ہوں اور ان کا ایسا کہنا بالکل صحیح ہوگا کیونکہ یہ میری ذمہ داری تھی کہ یا تو میں امریکہ نامی ملک کے موجود ہونے پر خود تحقیق کرتا یا پھر ٹی وی چینل اور اخبارات کی خبروں اور چشم دید گواہوں کی باتوں پر یقین کرتا۔
بالکل اسی طرح میں نے تحقیق کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ کے لاکھوں صحابہ کرام اور شہدائے اسلام کی نعشیں چودہ سو سالوں سے تر و تازہ حالت میں اور بہت سی نعشیں تازہ خون سمیت موجود ہیں۔
لہذا میں تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یا تو ہماری پیش کردہ تحقیقات، رپورٹس، ثبوتوں اور چشم دید گواہوں کے انٹرویوز کے بارے میں خود تحقیقات کریں یا پھر ہماری تحقیقات اور ثبوتوں پر یقین کرلیں۔ بصورت دیگر میں ان کے بارے یہ بات کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ یہ لوگ بے وقوف، بے عقل اور مذہبی ہٹ دھرم ہیں۔

دین اسلام کو تمام ادیان و مذاہب پر غالب کرنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام علمائے کرام کی ذمہ داری ہے

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب و آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام منسوخ اور باطل ادیان و مذاہب پر دین اسلام غالب کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ اس لئے دین اسلام کو تمام منسوخ اور باطل ادیان و مذاہب پر غالب کرنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا بھر کے تمام علمائے کرام کی ذمہ داری ہے۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر دین پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔

(توبہ، سورہ نمبر 9، آیت نمبر 33)

وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق عطا فرما کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے اور اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

(الفتح، سورہ نمبر 48، آیت نمبر 28)

وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے سب ادیان پر غالب و سربلند کردے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

(الصّف، سورہ نمبر 61، آیت نمبر 9)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ایک حدیث میں ہے کہ 'علماء انبیاء کے وارث ہیں'

(یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ و دیگر کتابوں میں موجود ہے)

مندرجہ بالاقرآنی آیات اورحدیث کی روشنی میں تمام علمائے کرام کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ موجودہ حالات میں دین اسلام کوغالب کرنے کیلیئے ہماراساتھ دیں یاخودجدوجہد کریں۔

اس کیلیئے ہم نے اللہ کے فضل اورحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نظر سے دین اسلام کی سچائی،قرآن کریم کی سچائی اورحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی سچائی پرقدرتی،غیرجانبداراور ناقابل شکست دلائل تحقیق کرکے تیارکئے ہیں۔

ہم ان دلائل کوالیکٹرانک اورپرنٹ میڈیا کے ذریعے دنیا کے تقریباً پانچ ارب کافروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ دین حق کی تلاش میں بھٹکتے ہوئے یاسچے مذہب سے بے خبرغیرمسلموں کودین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق مل سکےاوردین اسلام غالب ہوسکے۔
جب تک دین اسلام غالب نہیں ہوگامسلمان اسی طرح کافروں کے ہاتھوں دنیا میں ذلیل وخوارہوتے رہیں گے،انکی عورتوں اوربچوں کوقتل کیاجاتارہے گا،مسلمان ممالک پرحملے جاری رہیں گے،اکثر مسلمان جنگوں کی وجہ سے غربت وجہالت کی چکی میں پستے رہیں گےاورکافروں کی جانب سے اللہ تعالیٰ کوبرابھلاکہنے کے واقعات،توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات،قرآن کریم کوجلائے جانے کے واقعات اورمسلمانوں سےتوہین آمیزسلوک کئے جانے کے واقعات وغیرہ پیش آتے رہیں گے۔

کیونکہ مندرجہ بالاتمام مسائل کی اصل وجہ دنیامیں ایک ہی وقت میں بہت سے ادیان ومذاہب کی موجودگی ہے۔لہذاتمام منسوخ اورباطل مذاہب کوختم کئے بغیردین اسلام کوغالب نہیں کیاجاسکتا۔

میرے بہت غور وفکر کرنے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر دنیا میں صرف ایک ہی سچا مذہب یعنی دین اسلام ہوتا تو مسلمانوں کو ان مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

لہذا ہم مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ ہم دین اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غالب کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔اس لئے میں تمام مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ دین اسلام کی سچائی پر قدرتی، غیر جانبداراور نا قابل شکست مندرجہ ذیل دلائل کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے دنیا کے تمام کافروں تک دنیا کی تمام مشہور زبانوں میں پہنچائیں یا پھر ہمیں بطور ہدیہ رقم فراہم کرکے تعاون کریں تاکہ ہم باآسانی اس کام کو سرانجام دے سکیں۔

دین اسلام کی سچائی پر قدرتی، غیر جانبدار اور نا قابل شکست دلائل

مٹی:

مٹی ایک فطرت ہے۔ یہ جھوٹ نہیں بول سکتی۔ یہ جھوٹے خیالات، جھوٹے عقائد اور غلط طرز زندگی کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ یہ سو فیصد غیر جانبدار اور سچی ہے۔ یہ صرف اللہ اور اسکے سچے پیروکاروں کا حکم مانتی ہے۔ یہ کسی جھوٹے خداؤں، جھوٹے خداؤں کے پیروکاروں اور کافروں کا حکم نہیں مانتی۔

مندرجہ بالا دعوے پر نا قابل شکست دلیل یہ ہے کہ صدیوں اور سالوں سے زمین کے اندر بغیر کیمیکل استعمال ہوئے ہزاروں کی تعداد میں شہید اور سچے مسلمانوں کی تازہ خون سمیت تر و تازہ نعشیں موجود ہیں۔ جب کبھی مختلف وجوہات اور قدرتی حادثات کی بنا پر انکی قبریں کھلیں تو وہ تازہ خون سمیت تر و تازہ حالت میں پائے گئے، ہمارے ڈاکٹروں نے انہیں چیک کیا نیز دنیا میں ہزاروں مسلمان ایسے واقعات کے چشم دید گواہ ہیں۔ ہم ان کی قبروں کو ہر کافر کے کہنے پر دوبارہ نہیں کھولیں گے کیونکہ اس وقت دنیا میں تقریباً پانچ ارب کافر موجود ہیں۔ اگر فرض کریں ان میں سے ہر کافر مطالبہ کرنے لگے کہ ہمیں قبر کھول کر ان لاشوں کو دکھاؤ تب ہم یقین کریں گے تو کیا یہ ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہر کافر کی خواہش پر قبر کھول کر دکھا سکیں؟

لہذا اگر آپ واقعی سچ کی تلاش میں ہیں مگر ہماری تحقیق پر یقین نہیں کرتے تو پھر اپنے ڈاکٹروں، تحقیقی ماہرین اور میڈیا کی ٹیم کے ساتھ تر و تازہ نعشوں کی تحقیق کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔ اگر آپ نے

ہماری تحقیق کو شکست دیکر غلط ثابت کردیا تو ہم آپ کو ایک لاکھ ڈالرز انعام دیں گے اور دنیا والوں کے سامنے ہر قسم کی سزا کیلئے تیار رہیں گے ورنہ ہماری تحقیق قبول کر کے دین اسلام میں داخل ہو جایئے۔

بے عمل مسلمانوں کی اکثریت کو مت دیکھئے کیونکہ اسلام ایک مکمل اور سچا مذہب ہے جبکہ ہر مسلمان کامل باعمل نہیں ہوسکتا۔

میری تحقیق کے مطابق بغیر کیمیکل استعمال ہوئے کسی بھی کافر کی لاش تازہ خون سمیت تروتازہ حالت میں نہ زمین کے اندر ہے اور نہ ہی زمین کے اوپر ہے جو سڑنے گلنے سے محفوظ رہی ہو۔ لہذا یہ اس بات پر سو فیصد دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور زمین بھی ایک فطرت ہونے کے باوجود کسی باطل خداؤں کے حکم کو نہیں مانتی اور باطل خداؤں کے ماننے والوں یعنی کافروں کا حکم بھی نہیں مانتی۔

ہوا:

ہوا ایک فطرت ہے۔ یہ جھوٹ نہیں بول سکتی۔ یہ جھوٹے خیالات، جھوٹے عقائد اور غلط طرز زندگی کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ یہ سو فیصد غیر جانبدار اور سچی ہے۔ یہ صرف سچے خدا اور اسکے سچے پیروکاروں کا حکم مانتی ہے۔ یہ کسی جھوٹے خداؤں، جھوٹے خداؤں کے پیروکاروں اور کافروں کا حکم نہیں مانتی۔

اس دعوے پر سو فیصد دلیل یہ ہے کہ اگر ہم خداؤں اور مذہب کے نام پر آپس میں لڑ کر مرنے والے فوجیوں کی لاشوں کو زمین کے اوپر رہنے دیں تو مسلمانوں کی نعشیں تازہ خون سمیت تروتازہ رہیں گی جبکہ انکے دشمنوں کی لاشیں سڑ گل کر ختم ہو جائیں گی۔ تفصیل اور ثبوت کیلئے انڈیا اور پاکستان کی جنگ نیز افغانستان میں طالبان اور امریکہ کی جنگ کے دوران قتل ہونے والے کافروں کی لاشیں اور شہید ہونے والے مسلمانوں کی نعشوں کی تحقیقات کیجئے۔ آپ کو خود حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

یہاں تمام کافروں سے دوسوال ہیں:

۱) جو مسلم فوجی اسلام کی راہ میں شہید ہوئے انکی نعشیں موت کے بعد تازہ خون سمیت تروتازہ کیوں رہیں؟ اور جتنے بھی کافر اپنے مذہب کی راہ میں مارے گئے ان سب کی لاشیں موت کے بعد تازہ خون سمیت تروتازہ حالت میں کیوں نہیں رہیں اور کیوں نہیں رہتیں؟

۲) آپکے خدا نے آپکے فوجیوں کی لاشیں محفوظ کیوں نہیں رکھیں جو اسکے لئے قربان ہوئے؟ اور ہمارے مذہب اسلام کے اللہ نے مسلمانوں کی نعشیں تازہ خون سمیت تروتازہ حالت میں کیوں محفوظ رکھیں جو اسکے لئے قربان ہوئے؟

آگ:

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ آگ بھی فطرت ہے۔ اس میں کسی بھی انسان کو جلنے سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہرگز نہیں ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے عالمی میڈیا کے سامنے آگ میں جا کر جلنے سے محفوظ رہتا ہے تو یہ دین اسلام کے سچے ہونے پر سو فیصد دلیل اور کرامت ہوگی۔ اب ذرا کافروں کی ہٹ دھرمی کا اندازہ لگائیے کہ ایک طرف تو یہ لوگ اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے اپنے اپنے مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے عالمی میڈیا کے سامنے آگ میں جانے کیلئے تیار نہیں ہوتے اور جب ہم مسلمان اپنے دین اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے آگ میں جانے کیلئے تیار ہیں تو ہمارے آگ میں محفوظ رہ جانے کی صورت میں یہ لوگ اسلام میں داخل ہونے کیلئے بھی تیار نہیں ہوتے۔

لہذا میں تمام غیر مسلموں سے صرف ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر کوئی مسلمان اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے عالمی میڈیا کے سامنے آگ میں جائے اور جلنے سے محفوظ رہے تو کیا آپ سب دین اسلام میں داخل ہوں گے؟

اگر ہاں! تو پھر ایک تاریخ، وقت اور جگہ متعین کر لیجئے اور اس بات کا دنیا بھر میں اعلان کروایئے کیونکہ دنیا میں اس وقت تقریباً پانچ ارب غیر مسلم ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ہر غیر مسلم کیلئے بار بار آگ میں داخل ہوا جائے۔

پانی:

پانی ایک فطرت ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ یہ صرف دین اسلام کے اللہ اور اسکے سچے پیروکاروں کا حکم مانتا ہے۔ لہذا ہمارے دعوے پر مندرجہ ذیل تحقیق اس بات پر ثبوت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے پیروکار مصر سے (فرعون کے ظلم سے نجات کیلئے) نکل رہے تھے۔ جب وہ دریائے نیل پر پہنچے تو انہوں نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ وہ اپنا عصا دریا پر ماریں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر اپنا عصا مارا تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھی دریا کے پار چلے گئے۔

فرعون اور اسکے ساتھی جب حضرت موسی علیہ السلام کا تعاقب کرتے ہوئے دریائے نیل پر پہنچے تو انہیں کھلا ہوا راستہ ملا اور وہ اس راستے پر چل پڑے مگر جیسے ہی وہ سب درمیان میں پہنچے اللہ کے حکم سے دریا

پھر سے بند ہو گیا اور وہ سب اس میں غرق ہو گئے۔ اس واقعے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرعون کی لاش کو کافروں کیلئے قیامت تک بطور عبرت بنا کر محفوظ کر دیا۔

آثار قدیمہ اور علم الاعضاء کے ڈیپارٹمنٹ کے انچارج پروفیسر مورس بوسیلی (اس واقعہ پر تحقیق کے بعد انہوں نے اسلام قبول کر لیا) کی تحقیق کے مطابق اور قرآن کریم کے مطابق فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ہلاک ہوا تھا۔

اس واقعہ پر پروفیسر مورس بوسیلی کی تحقیقات سے متعلق تفصیلات کیلئے مضمون 'فرعون کی لاش' کا مطالعہ کیجئے۔

اس واقعہ سے استدلال:

۱) یہ سو فیصد سچا واقعہ ہے۔ لہذا یہ واقعہ اللہ کی موجودگی کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ ہی کے حکم پر دریائے نیل پر عصا مارا تھا اور دریا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے خدا یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

۲) یہ واقعہ اس بات کو بھی ثابت کرتا ہے کہ پانی اللہ اور اسکے سچے پیروکاروں کا حکم مانتا ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی پر عصا مارا تو پانی نے دو حصوں میں تقسیم ہو کر انہیں اور انکے ساتھیوں کو راستہ دے دیا۔

۳) اس وقت بھی ایسے سچے مسلمان موجود ہیں جو اللہ کے حکم سے عالمی میڈیا کے سامنے دریائے نیل کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہوگی کہ پانچ ارب غیر مسلم اس کرامت کو دیکھ کر اسلام قبول کرنے کیلئے راضی ہو جائیں۔

۴) میرا ہمیشہ کیلئے یہ چیلنج ہے کہ دین اسلام کے اللہ کے علاوہ کسی خدا کا وجود نہیں ہے۔ اگر کوئی بھی

غیر مسلم اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہے تو وہ اپنے دعوے کو قدرتی، غیر جانبدار اور نا قابل شکست دلائل کے ساتھ عالمی میڈیا کے سامنے ثابت کرے۔

۵) میں ہمیشہ کیلئے یہ بھی چیلنج کرتا ہوں کہ غیر مسلموں میں سے کوئی اس بات کا دعوی کر کے ثابت نہیں کر سکتا کہ پانی اسکا حکم مانے گا۔

قرآن کریم کے حوالہ جات:

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے گئے پس فرعون اور اسکے لشکر نے سرکشی اور ظلم وتعدی سے ان کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ جب اسے (یعنی فرعون کو) ڈوبنے نے آلیا وہ کہنے لگا: میں اس پر ایمان لے آیا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس (معبود) کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (اب) مسلمانوں میں سے ہوں۔

(جواب دیا گیا کہ) اب (ایمان لاتا ہے؟)، حالانکہ تو پہلے (مسلسل) نافرمانی کرتا رہا ہے اور تو فساد بپا کرنے والوں میں سے تھا۔

(اے فرعون) سو آج ہم تیرے (بے جان) جسم کو بچا لیں گے تا کہ تو اپنے بعد والوں کیلئے (عبرت کا) نشان ہو سکے اور بے شک اکثر لوگ ہماری نشانیوں (کو سمجھنے) سے غافل ہیں۔

(یونس، سورہ نمبر 10، آیت نمبر 90-92)

ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں اطراف عالم میں اور خود انکی ذاتوں میں دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی حق ہے۔ کیا آپ کا رب کافی نہیں ہے کہ وہی ہر چیز پر گواہ (بھی) ہے۔

(حم السجدۃ، سورہ نمبر 41، آیت نمبر 53)

اور بیشک ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے بہت سے (افراد) کو پیدا فرمایا وہ دل (ودماغ) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سمجھ نہیں سکتے اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) دیکھ نہیں سکتے اور وہ کان (بھی) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سن نہیں سکتے، وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں۔

(الاعراف، سورہ نمبر 7، آیت نمبر 179)

سچے مذہب کو تلاش کرنے کے تین زبردست طریقے

اس وقت پوری دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں اور یہ جاننا ناممکن ہو گیا ہے کہ کونسا مذہب سو فیصد سچا ہے۔ایک ہی وقت میں بہت سے مذاہب کے موجود ہونے کی وجہ سے ہم سب انسان ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں، دشمنی رکھتے ہیں اور جنگیں کرتے ہیں۔ان جنگوں پر کھربوں ڈالرز خرچ کرتے ہیں اور انسانوں کو بے دردی سے قتل کرتے ہیں، عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرتے ہیں۔انہی جنگی خرچوں کی وجہ سے پیسہ کم ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے دنیا میں غربت، جہالت، جرائم اور بیماریاں ہیں۔اگر دنیا میں صرف ایک ہی مذہب رہتا تو یہ دنیا جنت کی طرح ہوتی جبکہ ابھی جہنم نما بنی ہوئی ہے۔

اس لئے ہم سات ارب انسان ملکر ایک سچے مذہب کو تلاش کریں اور باقی غلط مذاہب کو چھوڑ دیں کیونکہ اسی میں ہم سب انسانوں کی بھلائی ہے۔سچا مذہب ہی مرنے کے بعد کام آئے گا۔غلط مذہب ہمارا ماں یا باپ نہیں کہ ہم اسکا ساتھ دیں اور اس کی وجہ سے ہم سب مر جائیں۔اگر ساری دنیا کا مذہب ایک نہیں بنایا گیا تو پھر قیامت آسکتی ہے اور ہم میں سے کوئی نہیں بچے گا کیونکہ دنیا میں اس وقت دس ہزار سے زائد نیوکلیئر بم موجود ہیں جو پوری دنیا کو تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔
اس لئے میرے پاس سچے مذہب کو تلاش کرنے کیلئے تین زبردست اور ناقابل شکست طریقے ہیں۔
سچے مذہب کو تلاش کرنے کیلئے پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم ایک بڑے میدان میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگائیں گے۔اس میدان میں ہر مذہب سے کم از کم ایک ایک پیروکار اپنے جسم پر بغیر کیمیکل استعمال کئے

داخل ہونگے۔اس آگ میں جو جلنے سے محفوظ رہے گا اسی کا خدا سچا ہوگا اور اسی کا مذہب سچا مانا جائے گا۔جو جل جائے گا اس کا مذہب غلط ثابت ہو جائے گا۔

سچے مذہب کو تلاش کرنے کیلیئے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے ذریعے دنیا کے ہر مذہب میں سے دس ماہر مذہبی پیشوا لے کر سب سے کہا جائے کہ اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر صرف قدرتی،غیر جانبدار، نا قابل شکست اور قابل مشاہدہ ثبوت عالمی میڈیا کے سامنے دس ججوں کے سامنے پیش کرو۔جو یہ ثبوت لائے گا اسی کا مذہب سچا اور باقی کا غلط سمجھا جائے گا۔

سچے مذہب کو تلاش کرنے کیلیئے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والوں میں سے اس مذہب کا جو بھی باعمل پیروکار مر جائے اس کی لاش کو بغیر کیمیکل استعمال کیئے زمین کے اوپر چھوڑ دیا جائے۔جس کی لاش سڑنے لگے اس کا مذہب جھوٹا اور جسکی لاش تروتازہ رہے اس کا مذہب سچا مانا جائے گا۔

کیا مسلمان، ہندو،عیسائی، یہودی، بدھست،سکھ وغیرہ کو سچے مذہب کی تلاش کیلیئے مندرجہ بالا طریقے منظور ہیں؟

اگر مندرجہ بالا کسی بھی طریقے پر کسی مذہب کا پیروکار راضی نہیں ہوتا تو اسکا مطلب ہے کہ اس کا مذہب جھوٹا ہے اور وہ اپنے مذہب کو سچا ثابت نہیں کر سکتا۔لہذا اس مذہب سے وابستہ لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے مذہب کو جتنا جلدی ہو سکے چھوڑ دیں۔

کیا دنیا میں کوئی اچھا اور سچا انسان موجود ہے جو مجھے ایک بڑا میدان ٹنوں من لکڑیوں کے ساتھ انتظام کروا دے تا کہ میں سات ارب انسانوں کیلیئے سچا مذہب تلاش کروں اور انسانوں کی دشمنی کے ذمہ دار تمام غلط مذاہب کو ہمیشہ کیلیئے ختم کر دوں؟

اگر آپ ہی وہ انسان ہیں تو برائے مہربانی مجھ سے رابطہ کیجیئے تا کہ ہم سات ارب انسانوں کو غلط مذاہب، جنگ، غربت اور جہالت سے نجات دلا سکیں، ہم سب ایٹمی تباہی سے بچ سکیں اور اس دنیا کو جنت نما اور پرامن بنا سکیں۔

دنیا سے تمام مذاہب کو ختم کرنے کا منصوبہ

اگر خدا صرف ایک ہی ہے تو ہم سب مختلف کیوں ہیں؟ مثلاً مسلمان، ہندو، عیسائی، یہودی وغیرہ۔ اور اگر بہت سارے خدا ہیں تو کائنات اور اسکے نظام میں انکی شراکت داری نظر کیوں نہیں آتی؟ آخر حقیقی طور پر سچا خدا کون ہے؟ کیا ہندوؤں کا خدا یا یہودیوں کا خدا یا عیسائیوں کا خدا یا مسلمانوں کا خدا یا پھر کسی اور مذہب کا خدا؟ ہم سات ارب انسان کیوں ایک حقیقی خدا کے بارے میں تحقیق نہیں کر سکے؟

فطرت یعنی سورج، چاند، ستارے، آگ، سمندر، زمین، ہوا وغیرہ کیوں صرف دین اسلام کے خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں؟ فطرت کیوں دوسرے خداؤں کے حکم کی پابندی نہیں کرتی؟ کیا کوئی غیر مسلم یہ ثابت کر سکتا ہے کہ فطرت اسکے خدا کے حکم کو مانتی ہے؟ کیوں ہم جھوٹے خداؤں کی خاطر آپس میں لڑتے جا رہے ہیں؟ کیوں ہم ابھی تک اندھیرے میں ہیں؟ کیا نام ہے اس سچے خدا کا جس نے اس کائنات کو بنایا ہے؟

لہذا ہمیں کس نے مذاہب میں تقسیم کیا؟ کیا وہ شیطان ہے یا تمام مذاہب کے مذہبی پیشوا ہیں؟ کیوں ہم اس مذاہب کی جنگ کو ہمیشہ کیلئے جاری رکھنا چاہتے ہیں اور کیوں ان مذہبی جنگوں کو ہمیشہ کیلئے ختم نہیں کرنا چاہتے؟

دنیا میں ایک ہی وقت میں بہت سے مذاہب کی موجودگی ہی جنگ کی اصل بنیاد ہے۔جنگوں کی وجہ سے ہی لاکھوں معصوم مرد،عورتیں اور بچے مارے جارہے ہیں نیز جنگیں ہی غربت کا سبب ہیں اورغربت ہی کی وجہ سے جہالت، جرائم، بیماریاں اور اموات ہیں۔

لہذا میں نے آخرکار دنیا سے دین اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے کیونکہ اسلام صرف ایک خدا کی تعلیم دیتا ہے اور دیگر تمام مذاہب اور مذہبی پیشواؤں کی عزت کرنا سکھاتا ہے۔جبکہ دیگر تمام مذاہب اسلام کی کتاب قرآن پر یقین نہیں رکھتے، اسلام کے عقائد پر یقین نہیں رکھتے اور اسلام کے تمام پیغمبروں اور خصوصاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین نہیں رکھتے۔

دیکھیے ہم کس طرح دنیا سے تمام مذاہب ختم کرسکتے ہیں:

بہت آسان ہے۔ہم کچھ شہید مسلمانوں کے جسم زمین کے اوپر رکھ دیں گے جو بغیر کوئی کیمیکل استعمال ہوئے تروتازہ حالت میں ہونگے۔شہیدوں کے جسم میں خون بھی تازہ رہتا ہے۔لہذا یہ دین اسلام کی سچائی پر غیر جانبدار،فطری، دیکھا جانے والا اور ناقابل انکار ثبوت ہوگا۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک دنیا میں پانچ ارب غیر مسلموں میں سے کسی ایک کی لاش بھی بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تروتازہ حالت میں موجود نہیں (اور قیامت تک نہیں ہوگی) تازہ خون تو بہت دور کی بات ہے۔لہذا یہ غیر جانبدار،فطری اور ناقابل شکست ثبوت ہوگا کہ غیر مسلموں کی سوچیں،خیالات،عقائد، کتابیں اور طرز زندگیاں منسوخ، ناکمال اور غلط ہیں۔

تب غیر مسلم (اللہ کے حکم سے) دین اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے اور اپنے مذاہب کو چھوڑ دیں گے کیونکہ وہ دین اسلام کی سچائی اور طاقت کو اپنی آنکھوں سے بغیر کیمیکل استعمال شدہ تر و تازہ لاشوں کی صورت میں دیکھ لیں گے۔

میں نے یہ منصوبہ اس لئے بنایا ہے کہ جنگوں کی اصل وجہ دنیا میں ایک ہی وقت میں بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی ہے اور جنگوں کی وجہ ہی سے غربت اور جہالت ہے نیز لاکھوں مردوں، عورتوں اور بچوں کی تباہی ہو رہی ہے۔

اگر دنیا میں صرف ایک ہی سچا مذہب رہتا تو مندرجہ مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور یہ دنیا جنت نما بن جاتی جبکہ موجودہ وقت میں یہ جہنم جیسی بنی ہوئی ہے۔

خالق کائنات یعنی اللہ تعالی کے نزدیک قابل قبول دین صرف اسلام ہے

جس ذات نے اس کائنات کوتخلیق کیا ہے ہم اسے عربی زبان میں ''اللہ'' انگریزی میں ''God'' اور فارسی میں ''خدا'' کہتے ہیں۔ اسے دیگر ۹۹ ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے جو آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا کر کے تقریبا ۲۳ سال میں مشہور فرشتہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ اُتاری گئی تھی۔ قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالی کے نزدیک مکمل اور قابل قبول مذہب صرف دین اسلام ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب نامکمل منسوخ یا باطل ہیں۔

قرآن کریم کی سورہ نمبر ۳ آیت نمبر ۱۹ میں ہے کہ بیشک اللہ تعالی کے نزدیک مقبول دین صرف اسلام ہے۔ سورہ نمبر ۵ آیت نمبر ۳ میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آج میں نے دین اسلام کو مکمل کر دیا اور میں دین اسلام سے راضی ہو گیا۔ سورہ نمبر ۱۸ آیت نمبر ۱۰۷ تا ۱۰۸ میں ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے وہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

قارئین گرامی! اوپر آپ نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جانا کہ قرآن کریم انکے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اب آیئے جانتے ہیں کہ قرآن کریم غیر اسلام اور غیر مسلموں کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

سورہ نمبر ۳ آیت نمبر ۸۵ میں ہے کہ دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب اللہ تعالی کے نزدیک نا قابل قبول ہیں اور انکے ماننے والے آخرت میں نقصان اٹھانے والوں (جہنمی) میں سے ہوں گے ۔سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۱۷ میں ہے کہ جو غیر مسلم کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں ان کی تمام نیکیاں دنیا اور آخرت میں ضائع ہوجاتی ہیں ۔سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۶۱ تا ۱۶۲ میں ہے کہ جو غیر مسلم کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں ان پر اللہ تعالی ،فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور انکے عذاب میں کمی نہیں کی جائیگی اور نہ ہی انکو مہلت دی جائیگی ۔

قارئین گرامی ! مذکورہ آیات سے واضح طور پر آپ نے کفر کے بطلان اور کفر پہ مرنے کے بعد کافروں کے جہنم میں ہمیشہ کے طور پر دخول کو جان لیا لیکن اگر کوئی قرآن کریم ہی کو کلام الہی نہ مانے تو اس کے سامنے مذکورہ تمام آیات کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی ۔لہذا میں اللہ تعالی کے فضل وکرم اور اسکی توفیق سے ایسے غیر مسلموں کے لئے یہاں صرف دو ایسے دلائل بیان کردیتا ہوں جو مکمل طور پر غیر جانبدار ،قدرتی ، نا قابل شکست اور قابل ادراک و احساس ہیں نیز دین اسلام کی سچائی اور غیر اسلام کے باطل ہونے پر بالکل واضح ثبوت ہیں ۔

۱) پہلی دلیل یہ ہے کہ میڈیکل سائنس کے مطابق کسی بھی لاش میں تازہ خون موجود نہیں رہ سکتا مگر میری تحقیق کے مطابق لاکھوں کی تعداد میں شہداء اسلام کی لاشیں قبروں میں صدیوں اور سالوں سے سڑنے گلنے سے محفوظ ہیں اور ان میں تازہ خون بھی موجود ہے لہذا ثابت ہوا کہ یہ اللہ تعالی کی جانب سے ایک ایسا معجزہ ہے جو کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا کیوں کہ اللہ تعالی نے صرف شہداء اسلام کے بارے

میں سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۵۴ اور سورہ نمبر ۳ آیت نمبر ۱۶۹ تا ۱۷۱ میں کہا ہے کہ وہ باطنی طور پر زندہ ہیں ،اپنے رب کے پاس ہیں اور انکو باطنی طور پر کھانا پینا دیا جاتا ہے۔لہذا شہداء اسلام کی لاشوں کے اندر صدیوں اور سالوں سے تازہ خون کا پایا جانا اسی زندگی کی ایک علامت ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعی قرآن کریم خالق کائنات یعنی اللہ تعالی کی کتاب ہے اور دین اسلام واقعی ایک سچا مذہب ہے۔جبکہ دوسری جانب کسی ایک بھی غیر مسلم کی لاش ایسی نہیں ہے جسمیں تازہ خون موجود ہو کیوں کہ مرنے کے فوراًبعد انکا خون پانی بن جاتا ہے۔اسکی وجہ یہ ہے کہ کفر کی حالت میں مرنے کی وجہ سے انکی ساری نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں اور ان کے لئے دردناک عذاب شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ سورہ نمبر ۳ آیت نمبر ۹۱ میں ہے اور یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے کہ جس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو اور عذاب میں بھی مبتلا ہو بھلا اس کے اندر اتنی روحانی طاقت کیسے ہوگی کہ اسکی لاش سڑنے گلنے سے محفوظ رہ سکے یا اسکے اندر تازہ خون موجود رہ سکے؟لہذا اس دلیل سے بھی ثابت ہوا کہ دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب نامکمل،منسوخ یا باطل ہیں۔

اگر کوئی میری مذکورہ تحقیق کو نہیں مانتا تو کچھ شہید مسلمانوں کی لاشیں اور کچھ غیر مسلموں کی لاشیں صرف چند ماہ کے لئے زمین کے اوپر بغیر کسی کیمیکل استعمال کیئے رکھ دیں آپ دیکھیں گے کہ شہداء اسلام کی لاشیں بدبودار ہونے یا سڑنے گلنے سے محفوظ ہیں اور غیر مسلموں کی لاشیں بدبودار ہیں یا سڑنے لگی ہیں ۔چنانچہ میں مکمل یقین سے کہتا ہوں کہ اگر صرف چند شہداء اسلام کی لاشیں زمین پر ہمیشہ کیلیئے رکھ دی جائیں تو دین اسلام کے سوا تمام مذاہب خود بخود آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے کیوں کہ جب غیر مسلم ان تروتازہ لاشوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے ہاتھوں سے چھو کر غور کریں گے تو دین اسلام میں

داخل ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے اس لئے کہ انہیں کبھی بھی کسی بھی غیر مسلم کی لاش تر و تازہ حالت میں کہ اس میں تازہ خون بھی موجود ہو مل ہی نہیں سکتی۔ بہر حال پھر بھی اگر کوئی غیر مسلم قیامت تک کبھی بھی کسی بھی عدالت میں یہ ثابت کردے کہ شہید مسلمانوں کی لاشوں میں تازہ خون موجود نہیں رہتا یا غیر مسلموں کی لاشوں میں چند گھنٹے کے لئے بھی تازہ خون موجود رہتا ہے تو میں اسکو دس لاکھ روپے بطور انعام دوں گا اور دین اسلام چھوڑ دوں گا اور اسکا مذہب قبول کرلوں گا مگر میرا دعوی ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم کبھی بھی ایسا نہیں کر پائیگا۔

۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر چند مسلم اور چند غیر مسلم اپنے اپنے دین و مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اپنے جسم پر کوئی کیمیکل استعمال کئے بغیر آگ میں داخل ہوں تو میرا دعوی ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم اس میں جلنے سے محفوظ نہیں رہ پائیگا جبکہ کوئی نہ کوئی مسلمان ضرور اللہ تعالی کے حکم سے آگ میں جلنے سے محفوظ رہ جائیگا کیوں کہ قرآن کریم سورہ نمبر ۲۱ آیت نمبر ۶۹ میں ہے کہ اسلام کے مشہور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے آگ میں نہیں جلے تھے۔ اسی طرح حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (جنکا مزار اجمیر شریف انڈیا میں ہے) اور انکے روحانی استاد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ بھی آگ میں نہیں جلے تھے تفصیل کیلئے دیکھئے روزنامہ امت کراچی پاکستان مؤرخہ ۶ اور ۹ جنوری ۲۰۱۲ء۔ لہذا اگر کوئی غیر مسلم میرے اس دعوی کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے تو ایسا کر کے دیکھ لے مگر میرا دعوی ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم کبھی بھی اس ٹیسٹ کے لئے تیار نہیں ہوگا کیوں کہ انہیں یقین ہے کہ وہ آگ میں جل جائیں گے اور حقیقت میں دین اسلام ہی سچا دین و مذہب ہے مگر وہ حسد، عداوت، بغاوت، ذاتی مفادات، معاشرتی خوف یا دیگر معاشرتی رکاوٹوں کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے۔

بہرحال دین اسلام کی سچائی اور دیگرادیان ومذاہب کے باطل ہونے پراس سے بڑھ کرکوئی غیر جانبدار، واضح اوراطمینان بخش دلائل نہیں ہوسکتے۔اس لئے میں دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے ہاتھ جوڑکرگزارش کرتا ہوں کہ اللہ کے واسطے پورے اسلام پرعمل کریں اورایسی کوئی حرکت نہ کریں جس سے اسلام کی بدنامی ہواورغیر مسلم آپ کودیکھ کراسلام میں داخل ہونے سے رک جائے کیوں کہ جب اسلام کے ماننے والے ہی اسلام پرعمل نہیں کریں گے اوراسکا احترام نہیں کریں گےتو دوسرے کیوں کر اس کوقبول کریں گے؟ نیز میں دنیا کے تمام غیرمسلم بھائیوں اور بہنوں سے ہاتھ جوڑکرگزارش کرتا ہوں کہ وہ جتنا جلد ہوسکے دین اسلام میں داخل ہوجائیں تا کہ اسلام پرمرنے کی وجہ سے جنت میں جانے اورجہنم سے بچنے کے قابل ہوسکیں۔شہداءاسلام کی لاشوں کے محفوظ ہونے کے ثبوت وشواہداورواقعات کے لئے ہماری ویب سائٹwww.RightfulReligion.com کا مطالعہ کریں۔

میں مذکورہ تحقیق کودنیا کی تمام مشہورزبانوں میں دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچانا چاہتا ہوں لہذا کوئی مسلم یاغیرمسلم بھائی یا بہن خودایسا کرنا چاہتا ہےتواسکومیری طرف سےمکمل اجازت ہے۔لیکن اگروہ اس بارے میں مجھ پراعتماد کرتا ہےاورمجھ سے یہ کام لینا چاہتا ہےتومیں اس کے لئےبھی تیار ہوں اور میں اللہ تعالی کوحاضروناظرجان کرحلف اٹھاتا ہوں کہ اس کی رقم ذاتی ضروریات میں استعمال نہیں کروں گا۔

موبائل نمبرز:00923062045286, 00923149943699

ایک اعلان: انسانی خدمت کےطور پراعلان کرتا ہوں کہ مسلم وغیرمسلم دونوں مندرجہ بالانمبرز پرفی سبیل اللہ ہرقسم کی جسمانی بیماری جیسے کینسروفالج وغیرہ اورجادو، شیطان، نظربدوغیرہ کےروحانی علاج کے لئے بھی رابطہ کرسکتے ہیں۔

کس طرح مسلمانوں کی اکثریت احمق، کند ذہن اور جاہل ہے

جب میں تنہائی میں سوچتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کس طرح دنیا بھر کے مسلمانوں کی اکثریت احمق، کند ذہن اور جاہل ہے کہ دنیا کے غیر مسلم لاکھوں معصوم مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو قتل کررہے ہیں نیز مسلمان عورتوں کی عزت لوٹ رہے ہیں مگر یہ مسلمان اپنے ٹی وی چینل اور اخبارات کے ذریعے دنیا کے پانچ ارب غیر مسلموں کے سامنے دین اسلام کی سچائی پر نا قابل شکست ثبوت اور قابل مشاہدہ معجزاتی دلائل پیش کرنے کی کوششیں نہیں کررہے ہے کہ غیر مسلموں کی اسلام کے خلاف دشمنی ختم ہوسکے اور وہ دین اسلام میں داخل ہوجائیں۔

قرآن کریم کی سورہ البقرہ، سورہ نمبر 2، آیت نمبر 154 اور سورہ آل عمران، سورہ نمبر 3، آیت نمبر 169 - 171 کے مطابق شہید مسلمان باطنی طور پر زندہ ہیں، خوش ہیں اور اللہ انہیں رزق بھی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں اور سالوں سے دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں شہید مسلمانوں کی ایسی لاشیں قبروں کے اندر موجود ہیں جن میں تازہ خون بھی موجود ہے۔ لیکن قرآن کریم کی سورہ البقرہ، سورہ نمبر 2، آیت نمبر 161 - 162 کے مطابق تمام غیر مسلم مرنے کے بعد سخت دردناک عذاب میں مبتلا ہیں۔ اسی لئے یہ میرا چیلنج ہے کہ دنیا میں کسی بھی غیر مسلم کی ایسی لاش نہیں ہے (نہ ہوگی) جس میں مرنے کے بعد چند گھنٹوں کیلئے بھی تازہ خون موجود رہے۔

لہذا مہربانی کر کے ان ناقابل شکست اور قابل مشاہدہ معجزاتی دلائل کو دنیا کے تمام غیر مسلموں تک اپنے وسائل کے ذریعے پہنچایئے تاکہ غیر مسلموں کو دین اسلام کی سچائی پر یقین حاصل ہو، ان کے دلوں سے اسلام کی عداوت نکل سکے اور اسلام کے خلاف جنگیں اور نفرت ختم ہو سکے۔

جسم انسانی کا زمین میں بوسیدہ نہ ہونا ایک معجزہ کیسے؟

یہ ایک حقیقت ہے اور دوسو فیصد سچ ہے کہ کروڑوں مسلمان جن میں انبیاء کرام، صحابہ کرام، شہداء اسلام، اولیاء اللہ اور مسلم فوجی شامل ہیں کی نعش ہائے مبارکہ صدیوں اور سالوں سے زمین کے اندر قبروں میں بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے تروتازہ حالت میں صحیح وسالم اور محفوظ ہیں۔ ان میں سے بعض کے جسم میں تازہ خون موجود ہے، بعض کے جسم سے خوشبو آرہی ہے، اور ظاہری کھانا پانی کھائے پیئے بغیر صدیوں اور سالوں سے زندہ انسانوں کی طرح صحتمند حالت میں موجود اور محفوظ ہیں۔

میرا یہ دعویٰ اس وقت انشاء اللہ سچ ثابت ہوگا جب دنیا کے تمام روحانی اشخاص، یا دنیا کے تمام غیر مسلم ماہر جادوگر اپنے گیان ودھیان کے ذریعے تحقیق کریں گے، یا کسی زمین کے اندر دیکھنے والی جدید مشین کے ذریعہ تمام مسلم قبرستانوں کا سروے کیا جائے گا اور قبر کھولے بغیر اس مشین کے کیمرے کی آنکھ سے محفوظ لاشوں کا پتہ چلایا جائے گا یا پھر تمام مسلم قبرستانوں کے عینی شاہدین گورکنوں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ان کی باتوں پر اعتبار کیا جائے گا۔

بہرحال میں اس وقت یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح جسم انسانی کا زمین میں محفوظ رہنا اور صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی بغیر کیمیکل استعمال کئے تروتازہ حالت میں رہنا، بوسیدہ نہ ہونا ایک معجزہ، کرامت اور خرق عادت (Miracle) ہے اور جن کی بھی لاشیں محفوظ ہیں ان کے لئے اعزاز واکرام کی بات اور ان کے عقائد واعمال کی سچائی پر واضح ثبوت ہے۔

اس بات کو میں نے معجزہ یا کرامت اس لئے کہا ہے کہ تمام انسانوں کا خصوصاً میڈیکل ڈاکٹروں، سائنسدانوں اور عقل رکھنے والوں کا اتفاق ہے کہ جسم انسانی صدیوں اور سالوں تک بغیر کیمیکل استعمال کئے زمین میں محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تمام انسانوں کا اتفاق ہے کہ جانوروں کا جسم بھی بغیر کسی کیمیکل استعمال کئے زمین میں صدیوں اور سالوں محفوظ نہیں رہ سکتا۔ گویا یہ ایک عام قانون اور عادت ہے۔ تمام انسانوں کا اس بات میں بھی اتفاق ہے کہ جو واقعہ عام قانون اور عادت سے ہٹ کر پیش آئے وہ معجزہ، کرامت اور خرق عادت (Miracle) ہے۔ نیز تمام انسانوں کا اس بات میں بھی اتفاق ہے کہ وہ خرق عادت (Miracle) جو کسی انسان یا جن کے بس میں نہ ہو اور اس کی طاقت سے باہر ہو یقیناً اس خرق عادت میں خالق کائنات (اللہ تعالیٰ، خدا، ایشور، God، Lord) کا ہاتھ ہوتا ہے۔

چنانچہ تمام جانوروں کی لاشوں کا زمین میں سڑ گل جانا، تمام غیر مسلموں کی لاشوں کا زمین میں سڑ گل جانا، فاسق وفاجر اور جھوٹے اربوں مسلمانوں کی لاشوں کا زمین میں سڑ گل جانا مگر دوسری جانب کروڑوں سچے مسلمانوں کی لاشوں کا صدیوں اور سالوں سے بغیر کیمیکل استعمال کئے زمین میں تروتازہ حالت میں محفوظ رہ جانا معجزہ، کرامت اور خرق عادت (Miracle) نہیں تو اور کیا ہے؟

اگر یہ تحقیق سچ ہے (اور یقیناً سچ ہے) جیسا کہ میں نے دعوی کیا ہے تو تمام انسانوں کا اتفاق ہوگا کہ ان کروڑوں مسلمانوں کی لاشوں کو صرف اور صرف خالق کائنات (یعنی اللہ تعالیٰ، خدا،
ایشور، God، Lord) نے محفوظ کیا ہے۔ کیونکہ آج تک کسی انسان نے یہ دعوی نہیں کیا کہ میں کسی کی لاش کو زمین میں صدیوں اور سالوں بغیر کیمیکل استعمال کئے محفوظ رکھ سکتا ہوں۔ اگر کوئی ایسا انسان دنیا

میں ہےتو وہ میرے اس اعلان کے بعد اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرے اور اگر وہ شخص مر گیا ہے تو پھر وہ اپنے مرنے کے بعد دوسرے مسلمانوں کی لاشوں کو کیسے محفوظ رکھے گا؟ حالانکہ سچے مسلمانوں اور شہیدوں کی نعشیں تا قیامت اسی طرح محفوظ رہتی رہیں گی۔ مگر پھر بھی اگر کوئی دعوی کرتا ہے کہ کوئی انسان مرنے کے بعد بھی یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کی لاشوں کو محفوظ رکھ سکتا ہے تو یہ نا قابل فہم بات ہے۔ نیز اس پر واضح دلیل وثبوت چاہئے جو کہ ناممکن ہے۔

اسی طرح کسی بھی جن نے آج تک یہ دعوی نہیں کیا کہ میرے اندر انسانی لاش کو صدیوں اور سالوں زمین میں بغیر کیمیکل استعمال کئے محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہے۔ اگر کوئی جن ایسا کر سکتا ہے تو وہ دنیا والوں کے سامنے آ کر اس دعوی کو ثابت کرے۔

اسی طرح آج تک کسی فرشتہ نے بھی مذکورہ دعوی نہیں کیا ہے۔ اگر کوئی فرشتہ ایسا کر سکتا ہے تو وہ دنیا والوں کے سامنے آ کر اس دعوی کو ثابت کرے۔

نیز اس بات میں بھی تمام انسانوں کا اتفاق ہے کہ بذات خود زمین بھی کسی جانور یا انسان کی لاش کو اپنے اندر محفوظ رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اگر ایسا ہوتا تو آج تک جتنے بھی انسانوں (مسلموں اور غیر مسلموں) کی لاشیں زمین میں دفنائی گئیں ان سب کی لاشیں بغیر کیمیکل استعمال کئے صدیوں اور سالوں سے محفوظ رہنی چاہئیں جبکہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تحقیقات ومشاہدات سے بالاتفاق ثابت ہے۔

لہذا ہم تمام انسانوں کو یہ بات مان لینی چاہے کہ بغیر کوئی کیمیکل استعمال ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی لاشوں کی حفاظت اللہ تعالٰی کے حکم اور اسکی مرضی سے ہی ہے جیسا کہ جمع الفوائد جلد نمبر ایک کی حدیث

نمبر 1924 سے ثابت ہوتا ہے۔اسی طرح قرآن کریم سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154 اور سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169 سے ثابت ہوتا ہے۔ نیز اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے کہ جو مسلمان صدق نیت اور اخلاص سے اس کے عقائد واعمال کو قبول کرتے ہیں اور اس کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہو کر ان کے جسموں کو بھی سڑنے گلنے سے محفوظ کر دیتا ہے۔ البتہ ایسے مسلمان جو صدق نیت اور اخلاص سے مکمل دین اسلام کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان سے مکمل راضی نہیں ہوتا اس لئے ان کی لاشوں کو بھی محفوظ نہیں رہنے دیتا۔ اور جہاں تک بات غیر مسلموں کی ہے تو اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد ان کے ادیان منسوخ ہو گئے کیونکہ نامکمل تھے۔ اس لئے یہ لوگ چونکہ نامکمل اور منسوخ ادیان و مذاہب کی پیروی کرتے آرہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان سے خوش نہیں ہوتا اور ان کو کفر کی حالت پر مرنے کی وجہ سے جہنمی قرار دے دیا ہے اور مرنے کے ساتھ ہی ان کے جسم و روح کو سزا شروع ہو گئی اس لئے ان میں سے کسی کی لاش بھی بغیر کیمیکل استعمال کئے تازہ حالت میں محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی تا قیامت ان میں سے کسی کی لاش محفوظ رہے گی۔

لہذا میری غیر مسلموں سے گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کو قبول کر لیں اور ہٹ دھرمی نہ دکھائیں۔ کیونکہ دین اسلام کی سچائی پر یہ دو سو فیصد یقینی ثبوت ہے اور خرق عادت (Miracle) ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نیز یہ علامت ہے کہ ایسے تمام مسلمان جنتی ہیں۔

مسلمان مُردوں سے خرق عادات وکرامات کا صدور

چونکہ سحر وجادو اور معجزہ وکرامت کے مابین تمیز کرنا عوام الناس کیلئے مشکل ہوتا ہے اور بسا اوقات مسلمانوں کی طرح غیر مسلم بھی اپنی استدراجی قوت، جادوئی کمالات اور شیطانی اولاد کے ذریعے بظاہر خرق عادت کا اظہار کر دیتا ہے اور عوام الناس یہ سمجھ بیٹھتی ہے کہ ان ساحروں اور جادوگروں کا دین و مذہب سچا اور خالق کائنات کے نزدیک پسندیدہ ہے تبھی تو ان سے ایسی خرق عادات کا صدور ہو رہا ہے۔ اور اس طرح دین اسلام کی سچائی اور دیگر ادیان و مذاہب کے باطل ہونے کے درمیان الجھن پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم پیشوا اور رہنما اپنی عوام کو اپنے باطل ادیان و مذاہب پر مطمئن کرنے میں کامیاب رہتے ہیں اور مسلمانوں کے دین اسلام پر سچائی کے دلائل اتنے کارگر اور مؤثر نہیں ہو پاتے جتنا کہ ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ تسلسل کے ساتھ دین اسلام غالب نہیں رہ سکا اور آج 1434ھ بمطابق 2012ء دین اسلام مغلوب اور نہایت ہی کمزور ہے۔ غیر مسلم دنیا پر حاوی وقابض ہیں اور مسلمانوں کا بس نہیں چلتا۔ اگرچہ کہ اس میں مسلم عوام کی بھی کوتاہی اور غلطی ہے کہ ان میں اکثر دین اسلام پر عمل نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کہاں سے ملے گی؟ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بجا اور حق ہے کہ دین اسلام کی سچائی کے ناقابل شکست دلائل جن سے ہر غیر مسلم مطمئن ہو سکے اور ان دلائل پر سحر وجادو وغیرہ کا الزام نہ آتا ہو اور نہ ہی سحر وجادو کی الجھن پیدا ہوتی ہو حقیقت میں ایسے قدرتی اور ناقابل شکست دلائل تمام غیر مسلموں کے سامنے نہیں آسکے اس لئے کہ ماضی میں ایسا مشکل اور ناممکن بھی تھا کہ ایسے دلائل تمام غیر مسلموں تک پہنچ جائیں مگر آج جبکہ پوری دنیا جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ایک

محلہ نما بن چکی ہے اس لئے ایسے نا قابل شکست دلائل جن سے دین اسلام کی سچائی اور دوسرے ادیان کے باطل ہونے کے بارے میں تمام غیر مسلم مطمئن ہوسکیں تمام غیر مسلموں کے سامنے آجانا آسان اور ممکن ہے جس کی بنا پر دین اسلام میں لوگ جوق در جوق داخل ہوں اور اس طرح دین اسلام غالب ہو اور دنیا کے مسائل حل ہوں جو بیک وقت بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی اور ان کے درمیان تصادم کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

اس لئے میری دلی خواہش رہی کہ میں ایسے دلائل کو ڈھونڈ نکالوں جن سے غیر مسلم عوام بآسانی مطمئن ہوسکیں۔ چنانچہ جب میں نے غور وخوض کیا تو صرف ایک دلیل ایسی سامنے آئی کہ مسلمان زندہ ہوتے ہوئے اگر وہ دلیل غیر مسلموں کے سامنے دین اسلام کی سچائی پر دے تو واقعی غیر مسلم عوام اس دلیل کو بلا کسی شبہ اور جادو کے الزام کے قبول کر لے گی اور وہ دلیل یہ ہے کہ بغیر کیمیکل استعمال کئے مسلمان آگ میں داخل ہو جائے اور اس سے محفوظ نکل آئے۔

اس لئے کہ کوئی بھی غیر مسلم ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ آگ صرف خالق کائنات کی بات مانتی ہے بقول قرآن کریم چونکہ اللہ تعالیٰ تمام غیر مسلموں سے ناراض ہے اس بنا پر وہ آگ کو ہرگز یہ حکم نہیں دے گا کہ کسی بھی کافر کو اپنے اندر جلنے نہ دے اس بنا پر کوئی بھی کافر و غیر مسلم اس خرق عادت کا مظاہرہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی کر سکے گا جبکہ دنیا میں چند مسلمان ہی سہی جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو وہ اس خرق عادت (Miracle) کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس خرق عادت کے مظاہرے کیلئے میں نے انٹرنیٹ پر اپنی ویب سائٹ RightfulReligion.com پر کرامت کے ذریعے دین اسلام کو غالب کرنے کا آسان طریقہ بتا دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا چند مسلمان یہ مظاہرہ کر کے دنیا کے غیر مسلموں پر دین اسلام کی سچائی اور دوسرے ادیان و مذاہب کے باطل ہونے کو ثابت کر دیں گے۔

بہرحال یہ وہ واحد دلیل اس بندہ کو نظر آئی جس کا کوئی غیر مسلم مقابلہ نہیں کر سکتا۔اس کے علاوہ دیگر خرق عادات واشیاء میں غیر مسلم چونکہ مسلمانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اس لئے صرف دین اسلام کی سچائی کے دلائل اشتباہ میں چلے جاتے ہیں اور غیر مسلم سحر وجادو وغیرہ کا الزام لگا سکتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

بہرکیف زندہ ہوتے ہوئے مسلم اور غیر مسلم دونوں کچھ خرق عادات کے اظہار کا چونکہ مظاہرہ کر سکتے ہیں (سوائے آگ میں جانے کی دلیل کے) اس لئے میں یہ چاہتا تھا کہ کاش کوئی ایسی دلیل مل جائے کہ مسلمانوں کے مر جانے کے بعد بھی ان سے خرق عادات کا صدور ہوا ہو اور صدور جاری رہیں تاکہ اس دلیل پر سحر وجادو اور نظر بندی وغیرہ کا الزام غیر مسلموں کی جانب سے نہ آسکے اور وہ سب مجبور ہو کر اس دلیل کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں اور دین اسلام میں داخل ہونا ان کیلئے آسان ہو جائے اس لئے کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں کی ریاضت ومجاہدہ اور نفس کشی وچلہ کشی کی وجہ سے اور اخلاق ومعاملات کو درست سمت میں چلانے کی وجہ سے جو وہ محنت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا پھل اور صلہ اس دنیا میں انہیں دے دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ لوگ بھی باذن الٰہی خرق عادات کے اظہار پر کچھ حد تک قادر ہو جاتے ہیں لیکن مرنے کے بعد ان کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہتی اور نہ ہی انکی ریاضت ومجاہدہ نفس کی طاقت رہتی ہے اس لئے وہ لوگ مرنے کے بعد کسی بھی خرق عادت کے اظہار پر ہرگز ہرگز قادر نہیں ہو پاتے جبکہ مسلمانوں کی ریاضت ومجاہدہ نفس کا صلہ اور دین اسلام پر چلنے کا صلہ ان کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے اسی لئے سچے مسلمان مرنے کے بعد بھی خرق عادات کے اظہار پر باذن الٰہی قادر ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔اس لئے اس بندہ نے چاہا کہ مسلمانوں کے

مرجانے کے بعد جوخرق عادات ان سے صادر ہوئے ان کوجمع کروں تا کہ غیر مسلم مجبور ہوکران دلائل کو مان کر مطمئن ہوسکیں اور دین اسلام میں داخل ہوسکیں۔اس لئے میں نے اس مضمون کا عنوان ''مسلم مُردوں سے خرق عادات وکرامات کا صدور'' رکھا اور اب میں ان خرق عادات کوجمع کررہا ہوں تا کہ مسلمانوں کوترغیب بھی ملے کہ وہ ریاضت شاقہ کرکے مرنے کے بعد بھی غیر مسلموں کودین اسلام کی سچائی کی جانب دعوت دیں تا کہ غیر مسلم پیشواء ان کا مقابلہ نہ کرسکیں اور منہ دیکھتے رہ جائیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھ سے مسلم مُردوں سے ظاہر ہونے والی خرق عادات کوجمع کرنے کی توفیق دیدے۔آمین یارب العالمین

مسلم مُردوں سے صادر ہونے والی کچھ خرق عادات یہ ہیں:

ا)بارش کا پانی مزار کے اندر نہیں آتا:

محلہ غلام اللہ پوسٹ آفس وضلع ٹھٹھہ سندہ پاکستان میں حضرت پیر درس دادرحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان کے مزار کی چھت بالکل نہیں ہے۔جب بارش ہوتی ہے تو پانی ان کے مزار کے اندر نہیں آتا جو کہ ان بزرگ کی کرامت ہے۔یہ ایسی خرق عادت ہے کہ دنیا کا کوئی بھی غیر مسلم ایسا نہیں کرسکتا۔اس محلہ میں یہ بات مشہور ہے۔آپ جا کر اس کی تحقیق کرسکتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دین اسلام ایک سچا مذہب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کے ماننے والے میں روحانی طاقت رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا خیال کرتا ہے۔لہذا غیر مسلم اس قابل مشاہدہ کرامت وخرق عادت کودیکھ کر اسلام قبول کریں اور مسلمان اپنی اصلاح کریں۔

۲) قبر سے پاؤں باہر نکالنا:

مولانا عبدالرحمان نعیمی صاحب (سیاحت کا ذوق رکھتے ہیں) نے اپنے استاد مفتی محمد اشرف القادری صاحب (مفتی اعظم پاکستان، بانی جامعتہ الاشرفیہ گجرات پاکستان) کو شیخ ایوب کردی رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں کا ناخن تحفہ دیا اور اس سفر کی داستان سنائی۔ان سب واقعات کو مفتی اشرف صاحب نے ویڈیو میں کچھ یوں بیان کیا کہ:

'شیخ ایوب کردی کے ایک مرید سے کسی یہودی نے پوچھا کہ مرنے کے بعد تمہارے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کس طرح زندہ ہیں؟ مرید نے کہا کہ میرا ایمان ہے اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے نیک بندے وفات کے بعد زندہ ہوتے ہیں اور یہ برزخی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے۔چونکہ میں زیادہ علم نہیں جانتا اس لئے میرے شیخ کے پاس چلو۔جب یہ دونوں شیخ ایوب کے پاس گئے تو شیخ ایوب نے انہیں تین دن بعد آنے کیلئے کہا کہ میں اس دن صحیح طرح اس کا جواب دوں گا۔اگلے ہی دن شیخ ایوب کردی کا وصال ہو گیا۔یہودی کو باتیں بنانے کا موقع مل گیا۔اس نے طرح طرح کی باتیں کی۔مرید نے اسے کہا کہ تجھے شبہ ہو سکتا ہے مگر مجھے اس بات میں شک کی گنجائش نہیں۔ہم تین دن بعد جائیں گے اور شیخ یہ مسئلہ حل کر دیں گے۔یہودی نے اعتراض کیا کہ شیخ ایوب تو مر چکے ہیں وہ کس طرح مسئلہ حل کریں گے؟ بہرحال تین دن بعد مرید اس یہودی کے ساتھ شیخ ایوب کی قبر پر گیا اور انہیں سارا ماجرا عرض کیا کہ اس مسئلہ کو حل کریں یا کسی بھی طریقہ سے بتائیں۔اچانک قبر پاؤں کی طرف سے پھٹی اور شیخ ایوب کردی رحمتہ اللہ علیہ نے پنڈلی تک اپنا پاؤں قبر سے باہر نکال دیا اور مرید صادق کو

مخاطب کر کے کہا کہ اس یہودی کو کہہ دے جو پوچھتا تھا کہ تمہارے نبی وفات کے بعد کیسے زندہ ہیں؟ اس کو کہہ دے کہ وہ ایسے زندہ ہیں۔ اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلام بھی زندہ ہیں۔ اس کے بعد ان کا پاؤں مبارک قبر کے باہر ہی رہا اور اندر نہیں گیا۔ یہودی یہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔'

مولانا عبدالرحمان نعیمی صاحب نے بتایا کہ جب میں نے وہاں ان کے مزار پر حاضری دی تو سوچا کہ چاہے تو شیخ ایوب مجھے کچھ کر ہی دیں مگر میری کوشش یہ ہوئی کہ شیخ ایوب کو قبر سے باہر نکالوں۔ لہذا اس نیت کے ساتھ میں نے فاتحہ وغیرہ پڑھ کر شیخ ایوب سے معافی وغیرہ مانگی کہ میں آپ کا عقیدت مند ہوں اور آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہہ کر ان کا پاؤں اپنے سینے سے لگا کر بازوؤں سے پکڑ کر کھینچا مگر پاؤں زور کے ساتھ پیچھے کی طرف نکلا اور قبر کے اندر ایسی جگہ پہنچ گیا کہ نظر تو آتا تھا مگر میں پکڑ نہیں سکتا تھا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ میں جب واپس آ گیا تو بعض لوگوں میرا رابطہ تھا ان سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ شیخ ایوب نے پھر پہلے کی طرح پاؤں نکال لیا ہے۔

ملک شام کے محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی کچھ عرصہ بعد محکمہ کے افسران وعلماء ومشائخ جمع ہوتے ہیں اور شیخ ایوب کردی رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں کے ناخن کاٹتے ہیں جو کہ بڑھتے ہیں۔ مولانا عبدالرحمان نعیمی صاحب نے بتایا کہ یہ انگوٹھے مبارک کا ناخن ہیں۔ میں وہاں ایک موقع پر موجود تھا تو میں نے ان سے مانگا تو یہ مجھے ملا جسے میں نے آپ کو تحفہ دیا۔

اسی طرح اس واقعہ کے متعلق بلوچستان میں نورانی بابا کے مزار پر ایک صاحب نے مجھے بتایا مگر وہ روایت کچھ اور طرح سے بیان کی گئی تھی اس لئے اس واقعہ کو ذکر نہیں کر رہا۔ مختصراً یہ کہ پاؤں کو اندر کرنے کی بہت کوشش کی گئی مگر وہ پاؤں اندر نہ ہوسکا۔ آج بھی زائرین وہاں جا کر زیارت کرتے اور

تاثرات لکھتے ہیں۔میڈیکل ڈاکٹر کے مطابق پاؤں میں آج بھی جان ہے۔ان صاحب کے مطابق غیر مسلم اس پاؤں کو دیکھ کر اسلام بھی قبول کر چکے ہیں۔

بہر حال یہ واقعہ کس طرح پیش آیا اس سے قطع نظر یہ بات دونوں روایت، واقعات ومشاہدے سے ثابت ہے کہ پاؤں قبر سے باہر ہے مگر استدلال اس واقعہ سے یہ ہے کہ دین اسلام واقعی ایک سچا مذہب ہے اور اس کا شہید بقول قرآن کریم سورہ البقرہ آیت نمبر 154 اور سورہ آل عمران آیت نمبر 169 کے مطابق زندہ ہوتا ہے۔

میرا کہنا یہ ہے کہ مرنے کے بعد مسلمان سے ایک خرق عادت کا صدور ہوا۔لیکن میرا یہ دعوی ہے کہ اس قسم کی کوئی خرق عادت کسی بھی غیر مسلم سے صادر نہیں ہوسکتی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دین اسلام کے سوا تمام ادیان ومذاہب باطل یا منسوخ ہیں۔اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کو سوچنے کی توفیق دے کہ وہ اسلام میں داخل ہوں اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔یہ مذکورہ واقعہ میرا چشم دید نہیں مگر اس واقعہ کے چشم دید گواہ مولانا عبدالرحمان نعیمی صاحب ہیں جن کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔اس لئے آپ اس بارے میں تحقیق کر سکتے ہیں۔ویسے کسی کو کیا غرض کہ یہ جھوٹا واقعہ بیان کرے؟ واللہ اعلم بالصواب۔

۳) قبر مسمار نہ کی جاسکی:

پاکستان میں واقع اسٹیل مل جو کہ بہت مشہور ہے جب یہ تعمیر ہو رہا تھا تو اس کے مین گیٹ پر ایک مزار پڑ رہا تھا۔حکم دیا گیا کہ اس قبر کو مسمار کر دیا جائے لیکن واقعہ بیان کرنے والے نے مجھے بتایا کہ جب ڈرائیور بلڈوزر لے کر گیا تو وہ کام کرنا چھوڑ گیا۔دوسری مرتبہ ڈرائیور نے غصہ میں آکر بلڈوزر کو چلانا چاہا

تو اس کی چین ٹوٹ گئی مگر وہ قبر مسمار نہیں کی جا سکی۔ بالآخر حکام نے مجبور ہو کر فیصلہ کیا کہ اس قبر کو وہیں رہنے دیا جائے اور آج بھی وہ قبر وہاں موجود ہے۔ آپ اگر چاہیں تو تصدیق کیلئے وہاں جا کر معلومات کر سکتے ہیں۔

استدلال اس واقعہ سے یہ ہے کہ آخر قبر میں اتنی طاقت کہاں سے آ گئی کہ وہ مسمار نہیں کی جا سکی؟ دراصل بات یہ نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس قبر میں کوئی نیک مسلمان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو مسمار نہیں ہونے دیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سچے مسلمانوں کے مرنے کے بعد بھی باذن الٰہی ان سے خرق عادت اور کرامت کا ظہور ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام ایک سچا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ماننے والے سچے مسلمانوں کی نیکیوں کی وجہ سے ان کا خیال کرتا ہے۔ کیا کسی بھی غیر مسلم نے مرنے کے بعد اس طرح خرق عادت کا اظہار کیا ہے؟

میرے علم کے مطابق تو جواب 'نہیں' ہے۔ لہذا ہم غیر مسلموں کو دعوت غور و فکر دیتے ہیں کہ اب بھی آنکھیں کھولیں اور باطل ادیان سے نکل کر دین اسلام میں داخل ہو جائیں کیونکہ مرنے کے بعد کوئی ساتھ نہیں دے گا اور اس کے بعد پچھتانے سے بھی کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ لہذا ان مذہبی پیشواؤں کے غلط ہتھکنڈوں سے جان چھڑائیں اور اندھیرے سے نکل کر اجالے میں آ جائیں۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

ساتھ ہی ساتھ میں مسلم مذہبی پیشواؤں، مبلغین، علماء کرام، صوفیاء کرام اور مجاہدین اسلام سے درخواست کرتا ہوں کہ دین اسلام کی سچائی پر ان نا قابل شکست دلائل کو دنیا کی تمام زبانوں میں دنیا کے تمام غیر مسلموں تک پہنچانے کی بھر پور کوشش کریں۔

۴) جنازہ ہوا میں روانہ ہو گیا:

نام کتاب 'ہشت بہشت' پبلشرز: اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور سے نقل شدہ واقعہ۔

حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مرتب کردہ کتاب 'راحتہ القلوب' میں اپنے شیخ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے سنی ہوئی باتوں اور واقعات کو ذکر کیا ہے جو کہ کتاب مذکور 'ہشت بہشت' کا ایک حصہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں 'پھر فرمایا کہ جس روز خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے انتقال فرمایا۔ اس روز آپ کا جسم لاغر ہو گیا تھا۔ معہ اصحاب بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک شخص ریشمی کاغذ ہاتھ میں لئے حاضر خدمت ہوا۔ اور سلام کہہ کر کاغذ دکھایا۔ جونہی خواجہ صاحب نے اس پر بسم اللہ لکھا دیکھا فی الفور انتقال فرما گئے۔ شور برپا ہوا کہ خواجہ صاحب قطب الدین رحلت فرما گئے۔ الغرض غسل دے کر جنازہ تیار کیا۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ اٹھائے۔ سب حیران تھے۔ کچھ دیر بعد آواز آئی تو خلقت نے نماز ادا کی۔ جب چاہا کہ جنازہ اٹھائیں تو حکم الٰہی سے خود بخود ہوا میں آگے آگے روانہ ہوا اور خلقت پیچھے پیچھے۔ جتنے بے دین تھے سب آ کر مسلمان ہوئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کس سبب سے مسلمان ہوئے؟ کہا ہم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ خواجہ صاحب کا جنازہ فرشتے اٹھائے لئے جا رہے ہیں۔ (کتاب راحتہ القلوب، ص 104)

قارئین گرامی! مذکورہ واقعہ سے واضح طور سے مسلم مُردہ سے خرق عادت کا صادر ہونا ثابت ہوا کیونکہ ان کا جنازہ خود بخود آگے آگے ہوا میں معلق ہوکر جارہا تھا اور پیچھے پیچھے خلقت تھی۔ لہذا ثابت ہوا کہ دین اسلام ایک سچا مذہب ہے کہ اگر کوئی مسلمان خلوص دل سے کامل دین اسلام کی پیروی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو کہ خالق کائنات ہے اس سے اس حد تک خوش ہوجاتا ہے کہ اس کے اکرام کے طور پر اس کے مرنے کے بعد اس کے ہاتھوں کرامت اور خرق عادت کا ظہور کر دیتا ہے جس کو دیکھ کر غیر مسلم مجبور ہوکر مسلمان ہوجاتے ہیں جیسا کہ اوپر کے واقعہ میں ہوا۔ اور یہی میرا مقصود ہے کہ غیر مسلموں کے سامنے اس قسم کے خرق عادات پیش کئے جائیں تاکہ وہ سب ان ناقابل شکست دلائل کو دیکھ کر دین اسلام میں داخل ہوجائیں۔ اس لئے کہ غیر مسلموں میں کوئی مذہبی پیشوا اپنے کفر وشرک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقام کو نہیں پاسکتا اور اسی وجہ سے اپنے مرنے کے بعد ان میں سے کسی سے اس قسم کی خرق عادت کا صدور نہیں ہوتا۔ اور میں دنیا کے انسانوں کے سامنے اسی بات کو ثابت کرنا چاہتا ہوں تاکہ حق اور باطل اور دین حق اور دین باطل و منسوخ میں بالکل التباس نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۵) کفن سے ہاتھ نکال کر آنکھیں کھولیں اور یہودی کو کلمہ پڑھوایا:

بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ جب خواجہ سہل تستری بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو جنازہ باہر لایا گیا۔ یہودیوں کے گروہ کا سردار جو نہایت منکر تھا ننگے پاؤں جنازہ کے نزدیک آیا اور کہا جنازہ نیچے اتارو تاکہ میں مسلمان ہوجاؤں۔ جب جنازہ نیچے اتارا گیا تو وہ یہودی خواجہ صاحب کے پاس کھڑا ہوا اور عرض کی کہ خواجہ صاحب مجھے تلقین کلمہ فرمائیں تاکہ میں مسلمان ہوجاؤں۔ وہ سردار معہ یہودیوں کے آیا تھا۔ یہ سن کر خواجہ صاحب نے کفن سے ہاتھ باہر نکالا اور آنکھ کھول کر فرمایا

'اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداعبدہ ورسولہ' کہو۔ جونہی اس نے کہا پھر کفن میں ہاتھ کرلیا اور آنکھ بند کرلی۔ یہودی مسلمان ہوگیا۔ لوگوں نے اس سے وجہ پوچھی تو کہا۔ جس وقت تم جنازہ لئے باہر آرہے تھے میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو سخت آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کیسی آواز ہے؟ جب دوسری طرف آسمان کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ آسمان کے سارے فرشتے نوری طبق ہاتھوں میں لئے گروہ درگروہ نیچے آرہے ہیں اور خواجہ سہل بن عبداللہ تستری کے جنازے پر نثار کررہے ہیں۔ میں اس وجہ سے مسلمان ہوا ہوں کیونکہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے لوگ بھی ہیں۔

(کتاب راحتہ القلوب، ص103)

قارئین گرامی! مذکورہ واقعہ میں ایک مسلمان ولی کے مرنے کے بعد ان کا کسی یہودی کی بات سن کر اپنا ہاتھ کفن سے نکالنا، آنکھ کھولنا اور پھر خود کلمہ شہادت پڑھ کر اس یہودی کو پڑھنے کی تلقین کرنا پھر ہاتھ کفن میں کرلینا اور آنکھ بند کرلینا اس مسلمان میت کی ایک خرق عادت اور کرامت ہے نیز فرشتوں کا نوری طبق لے کر نازل ہونا اور اس جنازے پر نثار کرنا بھی ایک خرق عادت اور کرامت ہے جس سے میرا مقصود ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کسی مسلمان سے خرق عادت کا صدور کسی غیر مسلم کے دین اسلام میں داخل ہونے کا بآسانی سبب بن جاتا ہے کیونکہ اگر وہ مسلم میت زندہ ہوتی تو کہا جاسکتا تھا کہ اس نے نظر بندی کردی ہے اس لئے ہمیں ایسا نظر آرہا ہے یا ہم پر جادو وسحر کردیا ہے یا جادو وسحر کے ذریعہ ایسا کیا جارہا ہے۔ لیکن مرجانے کے بعد یہ سارے شبہات چونکہ یکسر ختم ہوجاتے ہیں اس لئے غیر مسلم کسی مسلمان کے مرجانے کے بعد اس سے خرق عادت اور کرامت کے ظہور کے بعد دین اسلام کی سچائی سے مطمئن ہوکر اس میں داخل ہونے پر مجبور ہوجاتے ہیں کیونکہ تب انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

چنانچہ مذکورہ واقعہ میں بھی حضرت سہل تستری رحمتہ اللہ علیہ کے جنازے پر فرشتوں کا نوری طبق نثار کرنے کو دیکھ کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور یہی میرا مقصود ہے کیونکہ دین اسلام کی سچائی پر یہ خالص دلیل ہے۔ اس جیسی خرق عادت کا صدور کسی بھی غیر مسلم سے اس کے مرنے کے بعد صادر نہیں ہو سکتا چاہے وہ اپنی زندگی میں کتنا ہی بڑا پا کباز اور نیک کیوں نہ ہو اور عوام الناس میں وہ بھلے کتنا ہی مقبول کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ اس کے دین کے سچا نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ خرق عادت، کرامت اور معجزہ خالصتہً اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جو کسی نبی یا ولی یعنی اللہ کے نیک بندوں ہی سے صادر ہو سکتا ہے اس لئے کہ ان کے عقائد اور اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ غیر مسلموں کو ہدایت دے کہ وہ مُردہ مسلمانوں کی کرامتوں پر غور کریں۔ آمین۔

٦) کفن سے ہاتھ نکال کر شہادت دینا:

بعد ازاں خواجہ ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ کی بابت فرمایا کہ خواجہ صاحب ایک روز معہ اصحاب بیٹھے تھے اور اولیاء کی موت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ اتنے میں ایک خوبصورت جوان سبز پوش سیب لے آیا اور آداب بجالا کر بیٹھ گیا۔ خواجہ صاحب ہر بار فرماتے کہ 'خوش آمدی ونیکو آمدی وصفا آوردی' کچھ دیر بعد وہ سیب خواجہ صاحب کو دیا۔ خواجہ صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سیب لیا اور مسکرا کر فرمایا کہ تم چلے جاؤں۔ جب وہ چلا گیا تو لوگوں کو بھی رخصت کیا۔ کچھ دیر بعد رو قبلہ ہو کر قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ جونہی قرآن مجید ختم کیا، اس سیب کو سونگھا اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ بعد ازاں آپ کا جنازہ مسجد کے پاس لائے تا کہ جنازہ ادا کر سکیں۔ اس وقت اذان ہو رہی تھی۔ جب مؤذن

'اشھد ان لا الہ الا اللہ' پر پہنچا تو خواجہ صاحب نے کفن سے ہاتھ باہر نکال کر انگشت شہادت اٹھا کر فرمایا 'اشھد ان محمدا رسول اللہ'۔ انگشت مبارک کھڑی رہی۔ لوگوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح نیچے ہو لیکن نہ ہوسکی۔ آواز آئی کہ جس انگلی کو ذوالنون رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کھڑا کیا ہے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک نہ پکڑے گی نیچے نہ ہوگی بعد ازاں شیخ الاسلام زار زار روئے۔

(کتاب راحتہ القلوب، ص102)

اس مذکورہ واقعہ سے استدلال صرف اتنا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ نے مرنے کے بعد بھی کفن سے ہاتھ نکال کر اپنی انگشت شہادت کھڑی کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔ جو کہ ایک خرق عادت اور ان کی کرامت ہے۔ اور یہ صرف مسلمانوں سے ہی ان کے مرنے کے بعد صادر ہونا ممکن ہے چونکہ ان کا دین برحق ہے۔ کسی بھی غیر مسلم سے مرنے کے بعد اس قسم کی خرق عادت کا صدور نہیں ہوسکتا جو کہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ان کا دین و مذہب باطل یا منسوخ ہے۔ اور مرنے کے بعد اعمال حسنہ سے خالی ہے اور اس کی طاقت سے بھی محروم ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورہ النور آیت نمبر 39 اور 40 میں کافروں کے اعمال دو مثالیں دے کر سمجھایا ہے۔ ان دونوں آیات کا ترجمہ یہ ہے 'اور کافروں کے اعمال چٹیل میدان میں سراب کی مانند ہیں جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ نہیں پاتا اللہ کو اپنے پاس پایا مگر اللہ نے اس کا پورا حساب چکا دیا تھا، اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ (39) یا اس گہرے سمندر کی تاریکیوں کی مانند ہیں جسے موج نے ڈھانپا ہوا ہو اس کے اوپر ایک اور موج ہو اس کے اوپر بادل ہوں

تاریکیاں ایک دوسرے کے اوپر ہیں، جب اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے دیکھ نہ سکے، اور جس کے لئے اللہ ہی نے نور نہیں بنایا تو اس کے لئے نور نہیں ہوتا (40)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے اعمال کو چمکتے ہوئے ریت جسے پیاسا پانی سمجھتا ہو یا اندھیرے سے تشبیہ دے کر بتا دیا کہ مرنے کے بعد ان کے اعمال کسی کام کے نہیں ہوتے۔ اسی بنا پر ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اور یہی میرا استدلال ہے کہ اسی وجہ سے مرنے کے بعد کافروں سے خرق عادت کا صدور نہیں ہوسکتا اور نا ہی اب تک ہوا ہے۔ ہاں کفر کی حالت میں ہوتے ہوئے جو اعمال خیر کرتے ہیں مثلاً جھوٹ نہیں بولتے، دھوکہ نہیں دیتے، ناپ تول میں کمی نہیں کرتے یا ایزارسانی وغیرہ کا کام نہیں کرتے یا انسانوں و جانوروں کی بھلائی کیلئے کچھ خدمات سرانجام دیتے ہیں تو ایسے اعمال کی وجہ سے انہیں کچھ بدلہ دنیا میں دے دیا جاتا ہے اور کچھ کا بدلہ جہنم کی سزا کم کر کے دیا جاتا ہے کیونکہ جہنم میں کافروں کے سزا کے اعتبار سے مختلف درجات ہیں۔

وہاں ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے جہنم میں اعلیٰ درجہ کی سزا نہ ہوگی بلکہ ادنیٰ درجے کی سزا ہوگی۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاون کی وجہ سے (کہ ایک کار خیر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو جہنم میں سب سے ادنیٰ درجے کا عذاب ہوگا۔ مطلب یہ کہ کفر کی حالت میں موت کی صورت میں کفر کی سزا تو ملنی ہی ہے لیکن کافر کافر میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کافر کافر بھی ہے اور ظالم بھی ہے اور دوسرا کافر صرف کافر ہے ظالم نہیں۔ یا ایک کافر نے انسانوں کی بھلائی اور دین اسلام کی بھلائی کے کام بھی کئے ہیں جبکہ دوسرے کافر نے دین اسلام کا تعاون نہیں کیا اور نہ ہی کسی انسان کی

بھلائی کے لئے کام کئے تو ظاہر سی بات ہے کہ جہنم میں دونوں کے درجات یکساں نہیں ہونگے۔

بہر حال مطلب یہ ہے کہ کفر کی حالت میں انتقال کی صورت میں کسی کافر سے خرق عادت کا صدور نہیں ہوسکتا کیونکہ اسے ہر حال میں مرتے ہی جہنم کی سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس پر عذاب شروع ہوجاتا ہے بھلے وہ دنیا میں کتنا ہی دین اسلام کا تعاون بھی کرچکا ہو یا انسانوں کی بھلائی کے کام کرچکا ہو۔

سورہ البقرہ آیت نمبر 62 میں وہ یہودی، عیسائی اور صابئ مراد ہیں جو مسلمان ہو گئے اور یہاں عام قانون کا بیان ہے کہ خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم جو بھی دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا اس کا اس کو صلہ ملے گا۔ حالانکہ مسلمان تو پیروی کرہی رہا ہوتا ہے۔ اصل میں یہ بتانا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمان ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ دین اسلام کو ماننے اور اس کی پیروی کی وجہ سے صلہ ملے گا۔ اسی طرح اہل کتاب اور صابئ کو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے صلہ ملے گا۔ یعنی یہاں عام قانون کا بیان ہے۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کی پیروی کا صلہ ملے گا۔ لیکن دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو یہودی، عیسائی اور صابئ ہیں جو اپنے اپنے زمانے میں دین حق کی پیروی کرتے تھے ان کو بھی ان کا صلہ ملے گا کیونکہ ان کے زمانے میں وہی دین حق تھا۔

مذکورہ آیت میں دونوں تفسیر مراد لینی جائز ہوگی۔ کیونکہ اگر صرف یہ مراد لی جائے کہ مسلمان کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت کے بعد یہودی عیسائی اور صابئ بھی اپنے اپنے دین یعنی عیسائیت، یہودیت اور صابئیت پر مرنے کے بعد اہل جنت ہوں گے تو یہ درست نہ ہوگا کیونکہ سورہ آل عمران

آیت نمبر 85 (اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا) سے دین اسلام سے پہلے کے تمام ادیان و مذاہب منسوخ ہو گئے ہیں۔

لہذا سورہ البقرہ کی مذکورہ آیت نمبر 62 سے کسی کو اشتباہ نہ رہے کہ آجکل کے یہودی، عیسائی اور صابئ اپنے اپنے دین پر فوت ہونے کی صورت میں مسلمانوں کی طرح سے اہل جنت ہوں گے۔

اسی طرح سورہ آل عمران آیت نمبر 113، 114 اور 115 میں ہے کہ 'یہ سب برابر نہیں ہیں، اہلِ کتاب میں سے کچھ لوگ حق پر قائم ہیں وہ رات کی ساعتوں میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود رہتے ہیں (113) وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں تیزی سے بڑھتے ہیں، اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں (114) اور یہ لوگ جو نیک کام بھی کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گے اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جاننے والا ہے (115)'۔

تو ان آیات میں بالاتفاق مومنین اہل کتاب کی مدح ہے آجکل کے یہودی، عیسائی مراد نہیں جو قرآن کے منکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہیں۔ لہذا کوئی ان آیات کی وجہ سے اشتباہ میں نہ رہے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت کے بعد دین اسلام میں داخل نہ ہونے والے یہودی اور عیسائی کافر ٹھہرے تو پھر ان آیات میں ان اہل کتاب کی مدح کیسے کی گئی ہے۔ کیونکہ یہاں مراد وہ اہل کتاب ہیں جو ایمان لائے تفصیل کیلئے ان آیات کی تفسیر دیکھ لیں۔

اسی طرح سورہ آل عمران آیت نمبر 199 میں ہے کہ 'اور بیشک کچھ اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ان کی طرف نازل کی گئی تھی اور ان کے دل اللہ کے حضور جھکے رہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے عوض قلیل دام وصول نہیں کرتے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، بیشک اللہ حساب میں جلدی فرمانے والا ہے'

تو ان آیات میں بھی مراد مومنین اہل کتاب یعنی عیسائیوں کی مدح ہے جس طرح سورہ آل عمران کی گذشتہ آیات نمبر 113، 114 اور 115 میں نو مسلم یہودیوں سے متعلق باتیں تھیں۔ لہذا مذکورہ آیات کو بنیاد بنا کر کوئی یہ نہ کہے کہ منکر قرآن یا منکر رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی مدح کی گئی ہے اور ایسے اہل کتاب بھی جنت میں جائیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ منکر قرآن اور منکر رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودی اور عیسائی بالاتفاق قرآن کریم کی دوسری آیات کی روشنی میں کافر ہیں جیسا کہ سورہ آل عمران آیت نمبر 85 میں مذکور ہوا۔

اسی طرح سورہ المائدہ آیت نمبر 69 میں ہے کہ 'بیشک (خود کو) مسلمان (کہنے والے) اور یہودی اور صابی (یعنی ستارہ پرست) اور نصرانی جو بھی (سچے دل سے تعلیماتِ محمدی کے مطابق) اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے'۔

اس آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہودی، عیسائی اور صابی، مسلمانوں کی طرح جنت میں جائیں گے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہاں پر بھی ایک عام قانون الٰہی کا ذکر ہے جو اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سبھی کو

شامل ہے کہ جو بھی شریعت محمدی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل صالح کرے گا وہ خوف وحزن سے نجات پائے گا یعنی جنت میں جائے گا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جو یہودی، عیسائی اور صابی، شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر عمل صالح کرے گا تو وہ بروز قیامت نجات پائے گا کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت کے بعد تمام ادیان و مذاہب منسوخ ہو گئے جیسا کہ سورہ آل عمران آیت نمبر 85 میں ہے اور وہی عمل صالح قابل قبول ہوگا جو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوگا۔ اور اسی عمل صالح کی بنا پر جہنم سے نجات ممکن ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی کئی آیات میں قرآن کے منکر کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر کو کافر کہا گیا ہے اور ہر کافر جو کفر پر مرا ہو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے لہذا ایسے تمام یہودی، عیسائی اور صابی بروز قیامت خوف وحزن سے نجات نہیں پائیں گے۔ لہذا مذکورہ آیات کے ظاہری مفہوم سے یہ نہ سمجھا جائے کہ منکر قرآن کریم اور منکر رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی طرح کفر پر مرنے کی صورت میں جہنم سے نجات پا سکیں گے۔ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جتنے بھی یہودی، عیسائی اور صابی وغیرہ فرقے تھے اگر وہ واقعی اپنے اپنے دین حق کے مطابق اپنے زمانے میں عمل کرتے تھے تو بلا شبہ وہ اپنے اپنے زمانے میں چونکہ اہل حق تھے اس لئے وہ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات پائیں گے۔

بہر حال قرآن وحدیث کی روشنی میں میری یہ تحقیق بالاتفاق امت مسلمہ کے عقائد کے مطابق ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت کے بعد تمام ادیان و مذاہب خواہ وہ آسمانی ہوں یا غیر آسمانی منسوخ ہو گئے۔ اب صرف اور صرف دین اسلام ہی تا قیامت سچا دین رہ گیا ہے۔ اور اس کی تائید اس بات سے بخوبی ہو جاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت کے بعد کروڑوں سچے مسلمانوں، شہیدوں

اور ولیوں کی لاشیں تو بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تر و تازہ تازہ حالت میں صدیوں سے محفوظ ہیں نیز سچے مسلمانوں سے مرنے کے بعد بھی خرق عادات کا صدور بھی ہوتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت کے بعد نہ تو کسی غیر مسلم کی لاش بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تر و تازہ تازہ حالت میں محفوظ ہے اور نہ ہی ان میں سے کسی سے مرنے کے بعد خرق عادات کا صدور ہوا (اور نہ ہی ہوگا)۔اور یہی میرا مقصود بھی ہے کہ جیسا قرآن وحدیث سے دین اسلام کا سچا ہونا اور دین اسلام کے علاوہ تمام ادیان و مذاہب کا بطلان ثابت ہے اسی طرح الحمداللہ عملی اور مشاہداتی طور پر بھی ثابت ہو رہا ہے کہ مرنے کے بعد صرف مسلمانوں کی ہی لاشیں محفوظ رہی ہیں اور انہی سے کرامات وخرق عادات کا بھی صدور ہو رہا ہے۔اس سے ایک یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب مسلمان مر گیا،اس جہان فانی سے کوچ کر گیا،جسمانی حرکت ختم ہوگئی،جسمانی طور پر کوئی بھی عمل نہیں کر رہا ہے تو پھر آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے کہ صرف انہی میں سے سچے مسلمانوں کی لاشیں بھی محفوظ ہو رہی ہیں اور صرف انہیں میں سے سچے مسلمانوں سے کرامات کا ظہور کیوں ہو رہا ہے؟ دراصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف انہی کے دین یعنی اسلام سے خوش ہے اس کے علاوہ کسی بھی دین و مذہب سے خوش نہیں ہے۔ایسا اس لئے ہو رہا ہے کہ غیر مسلم کفر کی حالت میں باطل یا منسوخ ادیان و مذاہب کی پیروی کرتے ہوئے مر گئے تو چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے خوش نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نہ تو ان میں سے کسی کی لاش کو محفوظ رکھتا ہے اور نہ ہی ان میں سے کسی سے خرق عادت کا صدور ہونے دیتا ہے تا کہ اس کے فرمانبردار بندوں اور باغی بندوں میں امتیاز قائم ہوجائے اور جاری رہے۔

مگر افسوس صد افسوس کی بات ہے کہ اس حد تک حق و باطل اور اسلام و کفر میں امتیاز کے باوجود غیر مسلم غور نہیں کرتے اور نہ ہی دین اسلام میں داخل ہونے کی زحمت گوارا کرتے ہیں بلکہ الٹا شیطانوں کی اور

شیطان نما انسانوں کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ہمیشہ کی آخرت والی زندگی کو تباہ و برباد کئے جا رہے ہیں۔اس سے بڑھ کر اب کونسی دلیل پیش کی جائے جس سے کہ غیر مسلم مطمئن ہو سکیں؟

یہ بات نہایت ہی قابل غور ہے اس مسلمانوں کیلئے بھی جو مزارات اولیاء پر جانے کو برا سمجھتے ہیں اور ان غیر مسلموں کیلئے بھی جو اولیاء اللہ کی کرامتوں کو ان کے مرنے کے بعد بھی صادر ہونے پر غور نہیں کرتے ۔میں صرف مسلم اولیاء اللہ کے ان مزارات کی بات کرر ہا ہوں جہاں ان کے جسد خا کی دفن ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے مزارات پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ کیوں جاتے ہیں جبکہ جانے والوں میں کچھ منصف مزاج ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودی وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔لیکن جہاں غیر مسلموں کے پیشوا دفن ہیں وہاں لوگ ہزاروں کی تعداد میں کیوں نہیں جاتے ؟ مثلاً عیسائیوں کی قبر پر، یہودیوں کی قبر پر اور ہندوؤں کے مُردوں کے مسان گھاٹ (جلائے جانے کا مقام) پر کیوں نہیں جاتے ؟

بات اصل میں وہی ہے کہ غیر مسلم پیشواؤں کے مرنے کے بعد ان کے جسم میں کوئی جان اور روحانی طاقت باقی نہیں رہتی کہ ان سے کرامتوں (Miracles) کا صدور ہو یا اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے وہاں آنے والوں کی دعائیں قبول کرے۔جبکہ مسلم پیشوا اور اولیاء اللہ کے انتقال کر جانے کے بعد بھی ان کی روحانی طاقت باذن اللہ کچھ کام کرتی ہے اور لوگوں کو فیض پہنچاتی ہے اس لئے وہاں لوگ جاتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کی بات نہیں کرر ہا جو وہاں جا کر خلاف شرع کام کرتے ہیں۔میں ان لوگوں کی بات کرر ہا ہوں جو صرف ان اولیاء اللہ سے عشق و محبت کی وجہ سے ان کی درگاہ جاتے ہیں اور ان کی دعائیں وہاں جانے سے قبول ہوتی ہیں جیسا کہ دار العلوم دیو بند انڈیا کا فتویٰ ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر

دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔ مثلاً داتا صاحب، بابا فرید صاحب، لال شہباز قلندر صاحب، سید بلاول شاہ نورانی صاحب، شاہ عقیق بابا، خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ و دیگر اولیاء اللہ خصوصاً انبیاء کرام میں سے اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کے مزارات پر فیض پانے لوگ صدیوں سے جا رہے ہیں۔ لہذا غیر مسلم اس بارے میں ضرور غور کریں۔

آگ اور لاشوں کے ذریعے اسلام وکفر کا مقابلہ

۱)زندہ مسلمانوں کا زندہ غیر مسلموں سے بذریعہ دخول آگ مقابلہ:

جب زندہ مسلمانوں کا زندہ غیر مسلموں سے مقابلہ کروایا تو زندہ غیر مسلم شکست کھا گئے اور زندہ مسلمان جیت گئے۔وہ اس طرح کہ اس بندہ نے چیلنج کیا کہ چند مسلمان بغیر کوئی کیمیکل استعمال کئے آگ میں جانے کیلئے تیار ہیں۔اگر کوئی غیر مسلم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا دین ومذہب بھی خدا کے نزدیک اس وقت سچا ہے تو وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں جانے کیلئے تیار ہو جائے۔مگر کوئی بھی کافر ومشرک جو قرآن کے کلام الٰہی ہونے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا منکر ہے اس مقابلہ کیلئے تیار نہیں ہوا(نہ ہی انشاءاللہ تا قیامت اس مقابلہ کیلئے تیار ہوگا)۔اور بالفرض اگر کوئی غیر مسلم جوش جذبات میں آکر تیار ہو بھی گیا تو وہ غیر مسلم آگ میں جا کر صحیح وسالم نہیں نکل سکے گا جبکہ کوئی نہ کوئی مسلمان انشاءاللہ آگ میں جا کر صحیح وسالم نکل آئے گا۔اگر کسی کو میری باتوں پر یقین نہ ہو تو یہ مقابلہ کروا کر دیکھ لے۔بہرحال اب تک تو کوئی کافر اس مقابلہ کیلئے نہیں آیا جس سے ثابت ہو گیا کہ زندہ غیر مسلم زندہ مسلمانوں سے ہار گئے یعنی دین اسلام اس مقابلہ میں جیت گیا اور اس کے علاوہ تمام ادیان ومذاہب ہار گئے۔

۲)زمین کے اندر مسلم مُردوں کا غیر مسلم مُردوں سے مقابلہ:

مرجانے کے بعد زمین میں دفن ہوجانے کے بعد جب مسلم مُردوں اورغیر مسلم مُردوں کے درمیان مقابلہ منعقد کروایا گیا تو مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے۔

۱)مسلمانوں کے انبیاءکرام علیہم السلام کی نعشیں محفوظ رہیں اورزمین میں صدیاں گزرجانے کے بعد بھی سڑنے گلنے سے محفوظ رہیں جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد سے ان کا انکار کرنے والوں کے تمام پیروکار بمعہ مذہبی پیشوا زمین میں سڑنے گلنے سے محفوظ نہ رہ سکے۔ چاہے یہ پیشوا یہودیوں،عیسائیوں ہی کے کیوں نہ ہوں۔ نیز ہندوؤں کے رہنما بھی جو پانی میں بہائے جاتے یا آگ میں جلائے جاتے محفوظ نہیں رہ پاتے۔ جبکہ میرے پاس مولوی محمد عیسیٰ بھینس کالونی بس اسٹاپ نمبر 9 کے حوالے سے رپورٹ ہے کہ ایک قرآن حافظ کی لاش یا کسی سچے مسلمان کی لاش سیلاب کی وجہ سے پانی پر تیرتی رہی اور سڑنے گلنے سے محفوظ رہی تھی جبکہ وہ کئی سال پرانی لاش تھی۔ نیز مجھے CPLC ہیڈ آفس ناظم آباد کراچی پاکستان کے رہنے والے ایک شخص نے اپنے محلہ کا واقعہ بتایا کہ مذکورہ محلہ کا ایک نیا مسلمان (جو پہلے ہندو تھا) جلنے سے محفوظ رہ گیا تھا اور آگ سے نہیں جلا تھا۔

۲)صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد یعنی تمام صحابہ کرام کی نعشیں زمین میں محفوظ رہیں جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں میں سے دوسرے انبیاءکرام علیہم السلام کے ساتھیوں یا دیگر پیشواؤں کے ساتھیوں اور پیروکاروں کی لاشیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے سڑنے گلنے سے محفوظ نہیں رہیں۔

۳)وہ مسلمان خواتین وحضرات جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی جہاد میں یعنی دفاع اسلام کیلئے قتل ہوئے ان کی لاشیں تر و تازہ حالت میں محفوظ رہیں۔بعض کی لاشوں سے خوشبو پھوٹ رہی ہے جیسے لال مسجد اسلام آباد۔بعض کی لاشوں میں تازہ خون پایا گیا ہے جیسے مفتی عتیق الرحمان شہید جامعہ بنوریہ کراچی پاکستان۔جبکہ وہ غیر مسلم جو اپنے اپنے دین و مذہب کے دفاع کیلئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد سے قتل ہوئے ان کی لاشیں تازہ حالت میں محفوظ نہ رہ سکیں اور نہ ہی رہتی ہیں۔جو چاہے تحقیقات کر کے دیکھ لے۔میں نے اس بارے میں تحقیق کر لی ہے۔

۴)وہ مسلم فوجی جو اسلامی ملک کے دفاع کیلئے قتل ہوئے ان میں سے بعض کی لاشیں تو سڑنے گلنے سے محفوظ رہیں لیکن وہ تمام غیر مسلم فوجی جو کسی غیر مسلم ملک کے دفاع میں قتل ہوئے ان میں سے کسی کی لاش بھی محفوظ نہ رہ سکی اور نہ ہی رہتی ہے۔

۵)مسلم اولیاء کرام یا سچے مسلمان خواتین وحضرات جو مجاہدہ نفس کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے ان میں سے بہت سے مسلمانوں کی لاشیں تر و تازہ حالت میں محفوظ ہیں۔لیکن وہ تمام غیر مسلم خواتین وحضرات جو مجاہدہ نفس اور چلہ کشی کرتے ہوئے اس دنیا سے انتقال کر گئے تو ان میں سے کسی ایک کی لاش بھی سڑنے گلنے سے محفوظ نہ رہ سکی۔

مذکورہ پانچ نتائج کی بنیاد پر یہ فیصلہ ہو گیا کہ زمین کے اندر مسلم مُردے بھی غیر مسلم مُردوں کو شکست دے چکے اور ثابت ہوا کہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے۔

۳) زمین کے اوپر مسلم مُردوں کا غیر مسلم مُردوں سے مقابلہ:

میرا یہ دعویٰ ہے کہ اگر سچے مسلمان خواتین وحضرات اپنی لاشوں کو نہ دفنانے کی وصیت کریں تو ان میں سے بہت سے ایسے مُردے مل جائیں گے جن کی لاشیں زمین کے اوپر بھی تر و تازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے محفوظ رہیں گی۔ جبکہ کوئی بھی غیر مسلم جب اپنی لاش کو زمین پر رکھنے اور نہ دفنانے کی وصیت کرے گا تو ان میں سے کسی کی لاش بھی سڑنے گلنے سے محفوظ نہیں رہے گی۔ آزما کر اور تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق اور اس پر توکل کرتے ہوئے اس بندہ نے اپنی لاش کو مرنے کے بعد نہ دفنانے کی وصیت کی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ میری لاش انشاء اللہ تعالیٰ باذن اللہ سڑنے گلنے سے محفوظ رہے گی۔ یہی نہیں بلکہ میں اپنے مریدین ومعتقدین اور سچے مسلمان خواتین و حضرات کو تلقین کر رہا ہوں اور باضابطہ ایک تحریک کی شکل دیدی ہے کہ وہ زندگی بھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد ان کی لاشوں کو سڑنے گلنے سے محفوظ رکھے۔ اگر اللہ تعالیٰ صرف 100 مسلمانوں کی دعا بھی قبول کرے اور زمین کے اوپر کم از کم 100 مُردہ مسلمانوں کی لاشیں بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تر و تازہ حالت میں محفوظ رہ گئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ دین اسلام کو دنیا میں غالب ہونے سے کوئی طاقت نہیں روک سکے گی۔ جبکہ کوئی بھی غیر مسلم اس وصیت کی جرات نہیں کر سکتا اور اگر کر بھی لے تو اس کی لاش بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تازہ حالت میں محفوظ نہیں رہے گی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

E 9/13/2022 10:05 PM PAGE 252 (1,1)

بہرحال زمین کے اوپر بھی مسلم مُردوں نے غیر مسلم مُردوں کو شکست دیدی جس سے ثابت ہوا کہ واقعی صرف اسلام ہی سچا دین ہے اور باقی تمام ادیان و مذاہب منسوخ، نامکمل یا باطل ہیں۔

دنیا میں غیر مسلم پنڈت، پادری، جادوگر، چلہ کشی کرنے والے، دوسری قسم کی نفس امارہ کی ریاضتوں میں شرکت کرنے والے اور دیگر شعبہ جات سے متعلق افراد اپنے اپنے مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کبھی دست شفاء، کبھی فضاؤں میں پرواز اور کبھی دیگر شیطانی اور استدراجی طاقتوں اور جسمانی ریاضتوں کے ذریعہ مسلم اور غیر مسلم عوام کو دھوکہ دیتے رہے کہ ان کا مذہب ہی سچا ہے۔ اور بہت سے لوگ دھوکہ میں آجاتے تھے۔

اس بنا پر مذہب کی سچائی جاننے کا میں نے یہ طریقہ نکالا کہ اگر واقعی غیر مسلم لوگوں کا مذہب سچا ہے تو پھر مرنے کے بعد اپنی طاقت، شفا، کرامت اور خرق عادت کا مظاہرہ بھی کرکے دکھائیں۔ مگر وہ لوگ اس میں ناکام ہوگئے اور تاقیامت ناکام ہوتے رہیں گے کیونکہ یہ سب مظاہرے ان کے جسمانی کرتب اور نفسی ریاضتوں کے کرشمے تھے جو مرنے کے ساتھ ہی ختم ہوگئے مگر چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف اسلام ہی کامل اور سچا دین ہے اس لئے اس کے عقائد اور اعمال میں ایسی روحانی اور ابدی طاقت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اخلاص کے ساتھ اسے اختیار کرے تو نہ صرف یہ کہ زندگی میں کرامتوں کا صدور ہوگا بلکہ مرنے کے بعد بھی اس کی حاصل کردہ روحانی طاقت کام آتی رہے گی۔ چونکہ یہ طاقت اللہ تعالیٰ یعنی خالق کائنات کی عطا کردہ ہے۔ چنانچہ میں نے محلہ غلام اللہ پوسٹ آفس و ضلع ٹھٹھہ سندھ پاکستان میں ایک مزار پیر درس دادرحمتہ اللہ علیہ کا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان کے مزار کی چھت نہیں ہے

لیکن جب بارش ہوتی ہے تو بارش کا قطرہ ان کے مزار کے اندر نہیں گرتا۔ یہ صاحب مزار کی کرامت اور خرق عادت ہے۔ جو کوئی چاہے جا کر دیکھ سکتا ہے۔

بہر کیف اس تیسرے مقابلے یعنی زمین پر مسلم مُردوں کا غیر مسلم مُردوں سے مقابلہ پر یہ بات سو فیصد سچ ثابت ہو جائے گی کہ واقعی صرف اسلام ہی ابدی سچا دین ہے نیز ہر قسم کی ملاوٹ اور شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ میرا چیلنج ہے کہ اگر کوئی کافر اس مقابلہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی لاش کو نہ دفنانے کی وصیت کر جائے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی وصیت کر چکا ہوں۔ دنیا والے میری موت کے بعد میرے چیلنج کو سچا ماننے پر مجبور ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو دین اسلام کی سچائی پر نا قابل شکست، قابل مشاہدہ، قدرتی اور غیر جانبدار ثبوت ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ: زمین کے اوپر محفوظ مسلمانوں کی لاشوں کی دیکھ بھال ہمارا ادارہ 'مذہبی اقوام متحدہ' کرے گا چاہے وہ لاش کہیں بھی ہو۔ اس لئے زمین کے اوپر بغیر کیمیکل استعمال ہوئے تر و تازہ لاش ہمارے ادارے کے حوالے کی جا سکتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے میری لاش کو تر و تازہ و محفوظ رکھا تو۔۔۔

دیدار کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا جائے تا کہ لوگوں اور منتظمین کو آسانی ہو۔ رات بارہ بجے تک دروازہ بند کر دیا جائے اور صبح کی نماز کے بعد کھول دیا جائے۔

ہدایات برائے زائرین:

۱) اطمینان کے ساتھ آئیں، سلام کر کے چلے جائیں، دیر نہ لگائیں اور کسی کی پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

۲) آنے کے بعد نہ جھکیں، نہ رکوع کریں، نہ سجدہ تعظیمی کریں بلکہ خاموش رہیں ورنہ مجھ سے فیض نہیں ملے گا۔

پانچ ارب غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنا ایک عظیم ترین مقصد ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے اندر ایمان و یقین کو مضبوط کرنا تا کہ دین پر چلنا آسان ہو جائے ایک عظیم مقصد ہے۔ لہٰذا اس بنا پر میں نے زمین میں دفنانے کی سنت ترک کر دی تا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے جب میری محفوظ لاش زمین پر رہے گی تو غیر مسلم اسلام میں داخل ہوں اور مسلمان اپنی اصلاح کریں گے۔ اس لئے کہ اس قابل مشاہدہ معجزہ اور کرامت کو نہ ماننا مشکل ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جان بوجھ کر خانہ کعبہ کو فتنہ سے بچنے کیلئے بناء ابراہیمی پر نہیں لوٹایا اور سنت کو ترک کر دیا۔ جب فتنہ سے بچنے کیلئے سنت ابراہیمی کو چھوڑا جا سکتا ہے تو پانچ ارب غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کیلئے بھی ترک سنت کی جا سکتی ہے اور اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اس لئے کہ لاش اگر سڑے گلے گی نہیں تو زمین پر رکھا جائے گا کیونکہ یہ مشیت الٰہی کے سبب ہوگا لیکن اگر لاش ہی سڑنے گلنے لگے گی تو دفن کر دیا جائے گا۔

ہر دور میں دین اسلام کو غالب کرنے اور رکھنے کا کام

۱) دنیا کے انسانوں تک تر وتازہ لاشوں کے واقعات پہنچانا:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، اولیاء کرام، شہداء اسلام اور دیگر سچے مسلمان خواتین و حضرات کے صدیوں سے تر وتازہ حالت میں لاشیں محفوظ رہنے کے واقعات کو تمام زبانوں میں دنیا کے تمام مسلم و غیر مسلم انسانوں تک ہر زبان میں پہنچانا تا کہ مسلمانوں کا یقین مضبوط ہو اور غیر مسلم عوام دین اسلام میں داخل ہو سکیں۔

۲) نار نمرود جلا کر تمام غیر مسلموں کو چیلنج کرنا:

جب دین اسلام کو غالب کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو کسی وسیع و عریض میدان میں نار نمرود کی طرح آگ جلا کر تمام غیر مسلموں کو چیلنج کرنا کہ چند مسلمان بغیر کیمیکل استعمال کئے آگ میں جانے کیلئے تیار ہیں اگر کوئی غیر مسلم یہ کہتا ہے کہ اس کا مذہب سچا ہے تو وہ بھی ان مسلمانوں کے ساتھ آگ میں جانے کیلئے تیار ہو جائے تا کہ دنیا کے انسانوں کے سامنے یہ بات کھل کر آ جائے کہ کس کا دین و مذہب واقعی میں سچا ہے۔ کیونکہ یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں زندہ گئے اور نہیں جلے۔ تاریخ میں ایسے سچے مسلمانوں کے واقعات موجود ہیں جو آگ میں نہیں جلے۔ آج بھی ایسے مسلمان ہیں جو آگ میں باذن الٰہی نہیں جل سکتے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام ہی واقعی میں سچا دین ہے کہ آگ بھی اس کی گواہی دیتی ہے۔

۳) دنیا کے سچے مسلمانوں سے ایک وصیت کرنے کی اپیل:

میں دنیا کے تمام سچے مسلمان خواتین وحضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ یہ وصیت کر جائیں اور یہ وصیت حرام اور ناجائز نہیں بلکہ دین اسلام کو غالب کرنے کیلئے جائز ہے اس لئے کہ مسلم مُردہ کو زمین میں دفنانا سنت ہے تا کہ اس لاش کی بے حرمتی نہ ہو نیز اس کے پھولنے اور پھٹنے کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف وغیرہ نہ ہو۔ لہذا اگر کسی مسلمان مرد وعورت کی لاش سڑنے گلنے سے محفوظ رہے تو میرا نظریہ اور طرز فکر یہ ہے کہ اس لاش کو نہ دفنایا جائے کہ اس صورت میں یہ لاش اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک معجزہ ہے اور اس میت کی کرامت اور خرق عادت (Miracle) ہے جسے دین اسلام کی سچائی پر نا قابل شکست دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور اس دلیل کو جادو یا نظر بندی کہہ کر نہیں جھٹلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی ایسا کچھ ثابت کیا جا سکے گا کیونکہ یہ دلیل نہ صرف قابل مشاہدہ ہے بلکہ اسے چیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور ہاتھوں سے چھو سکتا ہے۔ لہذا دین اسلام کی سچائی پر اس سے زیادہ واضح اور قوی ترین دلیل موجود نہیں جو غیر مسلم عوام کو بھی مطمئن کر دے۔ اس لئے ایسا کرنا جائز ہے نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زمین میں اپنی لاش کو نہ دفنانے کی وصیت کی تھی جو کہ خلیفہ راشد داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہم زلف اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سسر تھے۔ بہر حال ایک عظیم مقصد کیلئے اپنی لاش کو نہ دفنانے کی وصیت کرنا جائز ہے۔ وصیت کرنے کا مقصد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس معجزہ کو دیکھنے کے ذریعہ غیر مسلموں کو قیامت تک ہدایت دیتا رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

غیر مسلم عوام کائنات کی نشانیوں، قرآن کریم کے دلائل سے مطمئن نہیں ہو رہے ہیں اور پڑھے لکھے غیر مسلم ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین اسلام کی سچائی کو قبول نہیں کر رہے ہیں۔ اس لئے مجبور ہو کر

یہ ایک کوشش ہے اور ہدایت دینا پھر بھی اللہ ہی کا کام ہے۔

وصیت کے الفاظ:

میں ___________ بن/ بنت وصیت کرتا/ کرتی ہوں کہ مجھے مرنے کے بعد غسل وکفن اور جنازے کی نماز کے بعد دفنایا نہ جائے بلکہ میری لاش مذہبی اقوام متحدہ کو اطلاع کر کے اس کے حوالے کر دیا جائے یا میرے وارثین اپنی سہولت کے مطابق میری لاش کو جنازے کی لکڑی یا کسی چوکی پر رکھ کر کسی بند کمرہ میں رکھ دیں اور زیادہ سے زیادہ تین دن یا ایک ہفتہ انتظار کریں اگر بغیر کسی برف خانے میں رکھے ہوئے یا بغیر کیمیکل استعمال کئے ہوئے میری لاش بدبودار نہ ہو یا نہ پھولے پھٹے تو سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے اور میری لاش محفوظ رہے گی لہذا میری لاش کو دفنایا نہ جائے اور لوگوں کی عبرت کیلئے صبح فجر کی نماز کے بعد سے رات کے بارہ بجے تک کھلا رکھا جائے اور کوئی بھی ایک شخص نگرانی رکھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ میری لاش بھی دین اسلام کی سچائی کی تبلیغ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہے گا اس تک میری خبر پہنچ جائے گی اور میری لاش کو دیکھ اور چھو کر انشاءاللہ تعالیٰ مسلمان خواتین وحضرات کا ایمان مضبوط ہوگا اور دین پر چلنا ان کیلئے آسان ہوگا جبکہ غیر مسلم خواتین وحضرات دین اسلام میں داخل ہونے لگیں گے۔

دین اسلام کے مطابق اور اجماعی فتوے کی روشنی میں کوئی بھی فعل اور حرکت میری لاش کے قریب منع ہوگی۔ اور مندرجہ ذیل ہدایات پر سختی سے عمل کرنا ہے۔

۱) ڈھول اور کوئی بھی باجا گانا نہیں بجانا۔

۲) یہاں محفل نہیں لگانا اور نہ ہی بیٹھنا ہے۔ کھڑے کھڑے آ کر دیدار کر کے جا سکتے ہیں۔

۳) مجھ سے مخاطب ہو کر کچھ نہ مانگا جائے البتہ میرے وسیلے سے مانگا جا سکتا ہے۔

۴) بغیر لائن بنائے کوئی نہ آنے پائے اور نہ ہی دھکم پیل کرے ورنہ فیض سے محرومی ہوگی۔

۵) عورتیں عورتوں کی لاش کو دیکھیں اور مرد حضرات مردوں کی لاشوں کو دیکھیں تا کہ پردہ کا مکمل اہتمام رہے۔

٦) خلاف شرع کسی بھی کام یا عمل کو روکنے کی بھرپور اجازت ہے۔

وقت کے تقاضے کے مطابق میں دنیا کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مذکورہ وصیت کر جائیں تا کہ دین اسلام ہمیشہ غالب رہے باذن اللہ تعالیٰ۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴) تمام مذاہب کے ماہر پیشواؤں کو جمع کر کے نا قابل شکست دلیل مانگی جائے:

دین اسلام کو غالب کرنے اور رکھنے کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے تمام ماہر مذہبی پیشواؤں کو مذہبی اقوام متحدہ کے ذریعہ جمع کر کے ان سب سے صرف یہ سوال کیا جائے کہ آپ سب متفقہ طور پر یہ بتائیں کہ دنیا میں سات یا اس سے بھی زائد ادیان و مذاہب میں سے سچا مذہب حقیقت میں کونسا ہے؟ اگر آپ سب متفقہ طور پر اس کا جواب نہیں دے سکتے تو دنیا کے عوام کے سامنے ہر ایک اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر نا قابل شکست دلائل دے جو ہر اعتبار سے بلا شک وشبہ ہر ایک کے نزدیک قابل قبول ہو۔ یقینی بات ہے کہ صرف دین اسلام کے پاس ہی کروڑوں محفوظ لاشوں کا ثبوت

ہے جو کہ معجزہ ہے اور دوسرے تمام مذاہب کے پاس نہیں۔لہذا دین اسلام جیت جائے گا اور اس طرح
دین اسلام غالب ہوجائے گا۔

تمام ادیان و مذاہب کی چیکنگ کے یقینی طریق

دنیا کے اکثریا تمام انسان یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں سات ادیان و مذاہب مشہور و معروف ہیں۔
یہودیت، عیسائیت، ہندومت، اسلام، بدھ مت، سکھ ازم اور پارسی ازم۔

دنیا کے جس عقل مند انسان سے بھی پوچھیں چاہے وہ کسی بھی دین و مذہب کا پیرکار ہو یا کسی بھی مذہب کو نہ مانتا ہو وہ سب یا ان میں سے اکثر یہی کہیں گے کہ مذکورہ تمام ادیان و مذاہب میں سے تمام ادیان و مذاہب بیک وقت سچے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ سب جھوٹے ہیں۔ بلکہ ان میں سے یقیناً کوئی ایک ہی دین و مذہب سچا ہے البتہ اختلاف صرف اس صورت میں ہے کہ وہ سچا مذہب حقیقت میں کونسا ہے؟ لہذا میری گزارش دنیا کے انسانوں سے یہی ہے کہ ہم سب انسان مل کر اس ایک سچے دین و مذہب کو یقینی چیکنگ کے ذریعہ دنیا کے سامنے اجاگر کر دیں تا کہ دنیا کے ہر انسان کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ خالق کائنات کے نزدیک سچا مذہب کونسا ہے؟

اس بندہ نے کافی غور و فکر کر کے سچے مذہب کو ڈھونڈ نکالنے کے تین طریقے نکالے ہیں۔ اگر کوئی دین و مذہب ان تینوں طریقوں یا ان میں سے کسی بھی ایک طریقہ امتحان میں پاس ہو جاتا ہے تو دنیا کے انسانوں پر یہ بات روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آ جائے گی کہ سچا مذہب کونسا ہے۔ اس کے بعد لوگوں کی مرضی ہے کہ لوگ اس مذہب کو قبول کرتے ہیں یا نہیں؟ ان پر کوئی جبر نہیں ہوگا۔ نہ تو کسی کو کسی مذہب کے چھوڑنے پر جبر کیا جائے گا اور نہ ہی کسی کو کسی مذہب میں داخل ہونے پر جبر کیا جائے گا۔

وہ تینوں طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) میں دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے پیشواؤں اور پیروکاروں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی سچائی کو جاننے کیلئے اور اسے چیک کرنے کیلئے ہم سے رابطہ کریں کیونکہ چند مسلمان موجود ہیں جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ بغیر کسی کیمیکل کے استعمال کئے جلتی آگ میں جا کر واپس آ جائیں گے اور اللہ کے حکم سے بالکل نہیں جلیں گے۔ جو اس بات پر یقینی قابل مشاہدہ دلیل ہوگی کہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے اگر کوئی اس کے علاوہ مذہب کو بھی سچا سمجھتا ہے تو رابطہ کر کے اس خرق عادت (Miracle) مقابلہ میں شرکت کرے۔

۲) میں دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے پیشواؤں اور پیروکاروں کو دعوت دیتا ہوں کہ ان کے پاس اپنے اپنے مذہب کے ماننے والوں میں سے کسی کی لاش بغیر کیمیکل استعمال کئے تر و تازہ حالت میں محفوظ اور موجود ہے تو رابطہ کریں تا کہ ان کے دین و مذہب کی سچائی دنیا کے انسانوں کے سامنے کھل کر آ جائے اور جس کا دل چاہے اس کے بعد اس دین میں داخل ہو۔

اس لئے کہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کی نعشیں بغیر کیمیکل استعمال کئے تر و تازہ حالت میں محفوظ اور موجود ہیں اور حقیقت میں یہ لاشیں زمین کے اندر اپنی قبروں میں صحیح و سالم ہیں۔ جو اس بات پر فطرت کی گواہی ہے کہ واقعی اسلام ایک سچا دین ہے ورنہ اتنی تعداد میں اس کے پیروکاروں کی لاشیں محفوظ نہیں رہتیں۔

۳) میں دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے پیشواؤں اور پیروکاروں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے مذہب کو چیک کرنے کیلئے یہ وصیت کریں کہ مرنے کے بعد کم از کم ایک ماہ تک انہیں زمین میں نہ تو دفنایا جائے اور نہ ہی جلایا جائے۔ نیز نہ تو انہیں برف میں رکھا جائے اور نہ ہی ان پر کوئی کیمیکل استعمال کیا جائے تا کہ یہ جان سکیں کہ مرنے کے بعد زمین پر ان کی لاشیں محفوظ رہتی ہیں یا نہیں۔ اگر کسی غیر مسلم کی لاش ایک ماہ تک بھی محفوظ رہ جاتی ہے تو رابطہ کریں تا کہ اس کے دین و مذہب کی سچائی دنیا کے انسانوں پر کھل کر آ سکے۔

ہمارے پاس ایسے مسلمان ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زمین پر بھی ان کی لاشیں محفوظ رہیں گی اور وہ اپنی لاش نہ دفنانے کی وصیت کر رہے ہیں۔ البتہ لاش کے بدبودار ہونے کی صورت میں دفنایا جا سکتا ہے۔

دین اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کی کتاب مکمل نہیں

قرآن کریم کے دلائل اور کروڑوں مسلمانوں کی لاشوں پر محفوظ رہنے کے واقعات کی روشنی میں میرا یہ دعویٰ ہے کہ دین اسلام (جو آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مکمل ہوا) کے سوا کسی مذہب کی کوئی کتاب مکمل نہیں ہے۔ دنیا میں اس وقت دین اسلام کے سوا چھ مشہور اور بڑے ادیان و مذاہب میں سے اگر کسی کی بھی مذہبی کتاب مکمل ہوتی یا منسوخ نہ ہوتی تو لازمی سی بات ہے کہ اس کتاب کے عقائد و احکام اور ہدایات سے خالق کائنات (یعنی اللہ تعالیٰ، خدا، ایشور، God،Lord) خوش ہوتا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کتاب کے اندر ایسی تاثیر رکھتا جو اس کے پیروکاروں کو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتی۔ مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان چھ ادیان و مذاہب کے کسی بھی مذہبی کتاب کے پیروکار کی کوئی بھی لاش تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے محفوظ اور صحیح و سالم نہیں ہے۔ نہ ہی ان کے کسی بھی فوجی کی لاش محفوظ ہے جو غیر مسلموں کی مذہبی کتابوں اور ان کے احکام و ہدایات کے دفاع میں میدان جنگ میں قتل تک ہو گئے۔ جس کتاب پر عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کا اتنا بھی اثر نہ ہو کہ مرنے کے بعد کم از کم ان میں سے کسی ایک کی بھی لاش تروتازہ حالت میں محفوظ رہ سکے تو پھر یہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کتاب مکمل اور خالق کائنات یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے یا یہ کہ وہ منسوخ نہیں ہوئی ہے؟

جبکہ دوسری جانب دین اسلام کی مذہبی کتاب قرآن کریم ہے کہ اس پر عقیدہ رکھنے اور اس کے احکام و ہدایات پر صدق نیت اور اخلاص سے عمل کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد سچے مسلمانوں کی

لاشیں تک بغیر کیمیکل استعمال ہوئے محفوظ رہ جاتی ہیں۔یہی نہیں بلکہ قرآن کریم نے تو آج 1433سنہ ھ سے چودہ سوسال سے پہلے یہ دعویٰ کر دیا تھا کہ میرے دفاع میں جو مسلمان قتل ہوگا اس کو مرنے کے بعد معنوی کھانا پینا ملے گا یعنی جس سے وہ صحت مند رہے گا اور اس کا جسم سڑنے گلنے سے محفوظ رہے گا۔حتیٰ کہ یہ کتاب جس آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی انہوں نے بھی چودہ سوسال پہلے یہ فرما دیا تھا مفہوم حدیث کہ 'اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی نعشوں کو مٹی نہیں کھاتی'۔

لہذا میں دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کی مذہبی کتابوں کو مذکورہ دلائل کی روشنی میں نامکمل اور منسوخ سمجھتا ہوں اور تمام غیر مسلموں کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ وہ کھلے دل و دماغ کے ساتھ دین اسلام کی حقانیت کو مان لیں تا کہ ان کی آخرت بھی سنور جائے اور دین اسلام کے خلاف حسد یا ہٹ دھرمی کا راستہ چھوڑ دیں ورنہ کفر پر مرنے کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے جہنم میں دردناک عذاب میں رہنا پڑے گا۔

دین اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کے پیرو کار سے اللہ راضی نہیں

قرآن کریم کے دلائل اور کروڑوں مسلمانوں کی محفوظ لاشوں کی روشنی میں میرا یہ دعویٰ ہے کہ دین اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کا کوئی بھی پیرو کار خالق کائنات (یعنی اللہ تعالیٰ، ایشور، خدا، God، Lord) کے نزدیک مقرب اور پسندیدہ نہیں ہے نیز دنیا میں یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، بدھ متوں، سکھوں، پارسیوں اور دیگر تمام ادیان و مذاہب میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج 1433ھ تک ایک بھی ایسا پیرو کار اور پیشوا پیدا نہیں ہوا جس کے مرنے کے بعد اس کی لاش بغیر کیمیکل استعمال کئے تر و تازہ حالت میں محفوظ رہی ہو۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت ان کا دین و مذہب ہی نامکمل اور منسوخ ہے اسی وجہ سے وہ دنیا میں جو بھی عبادات و اعمال سرانجام دیتے ہیں اس کا نتیجہ اور اثر نامکمل ہوتا ہے اور مرنے کے بعد ان کی نامکمل عبادتوں کے اثرات میں اتنی قوت و طاقت باقی نہیں رہتی کہ ان کے مردہ جسم میں جان ڈال سکے۔ ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں صرف سچے مسلمانوں کی نعشیں تر و تازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال ہوئے محفوظ ہیں اور غیر مسلموں میں سے کسی ایک کی بھی نہیں ہے؟

دراصل دنیا میں غیر مسلم پیرو کار یا پیشوا جو بھی شفایابی کا کارنامہ سرانجام دیتے ہیں یا اپنی عبادات و ریاضت کے ذریعے جو بھی مخفی معلومات فراہم کرتے ہیں یا خرق عادات کا اظہار کرتے ہیں وہ سب ان کے دین کے بعض درست عقائد اور بعض اچھے اعمال کے اختیار کرنے کی وجہ سے ہے یا جسمانی

ریاضت کی وجہ سے ہے۔لہذا مرتے ہی چونکہ جسمانی کارکردگی ختم ہوجاتی ہے اس لئے انکی شفایابی کی طاقت یا خرق عادت کے اظہار کی طاقت بھی ختم ہوجاتی ہے۔اس کے علاوہ باطل یا نامکمل دین پر چلنے کی وجہ سے مرنے کے بعد ان کے جو اچھے اعمال ہونگے ان کا صلہ عذاب میں کمی ہونے سے مل جائے گا اور ان کے باطل اعمال ضائع ہوجائیں گے۔جیسا کہ قرآن کریم کی تعلیمات سے ثابت ہے کہ جو غیر مسلم دنیا میں نیکیاں اور اچھے اعمال کرتے ہیں ان کا صلہ ان کو دنیا ہی میں مل جاتا ہے یا آخرت میں ان کو جہنم میں ادنی درجے کی سزا دی جاتی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب کو جہنم میں سب سے ادنی سزا دی جائے گی کیونکہ انہوں نے اگرچہ دین اسلام قبول نہ کیا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعاون کیا تھا جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

معلوم ہوا کہ کافروں کے بعض اچھے اعمال یا دین اسلام کا تعاون کرنے کی وجہ سے آخرت میں ان کو صلہ تو ملے گا لیکن کفر کی وجہ سے جہنم سے نجات نہیں پا سکے گا۔لہذا کفر پر مرنے کی وجہ سے فوراً ہی عذاب شروع ہوجاتا ہے اس بنا پر ان کے اندر اتنی روحانی وجسمانی طاقت نہیں رہتی کہ ان کا جسم سڑنے گلنے سے محفوظ رہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتا ہے کہ مٹی کو حکم دے کہ ان کے مردہ جسم کو محفوظ رکھے۔

اوپر جو میں نے کہا کہ کافر خواہ کفر پر ہوتے ہوئے کتنا ہی معاشرے کی اصلاح، اپنے نفس کی اصلاح یا دیگر خدمت انسانیت یا عمدہ اخلاق اختیار کرنا مثلاً سچ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، دھوکہ نہ دینا، مخلوق خدا کو ایذاء رسانی نہ پہنچانا اور اسی طرح کے دیگر اچھے کام اختیار کرلیں جو دین اسلام میں محمود ہیں مگر ان سب اعمال

کے باوجود وہ جنت میں نہیں جاسکتے اور نہ ہی جہنم سے نجات پاسکیں گے اور ان کے اعمال سراب ثابت ہونگے۔ تفصیل کیلیئے قرآن کریم میں سورہ نور کی آیت نمبر 39-40 دیکھئے۔ نیز میں نے اوپر کہا ہے کہ دین اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کے پیروکار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب اور پسندیدہ نہیں ہیں تو اس کا ثبوت قرآن کریم میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر 19 اور آیت نمبر 85 ہے۔ اور سورہ المائدہ کی آیت نمبر 3 ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا نزدیک ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے مرنے کے بعد غیر مسلموں کے جسموں سے خرق عادت کا صدور ممکن نہیں ہوتا۔

دنیا کے 95 فیصد انسانوں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے جب میں نے دنیا کے انسانوں کے حالات کا جائزہ لیا تو ان میں سے اکثر کو نہایت ہی پریشان کن پایا۔ وہ اسطرح کہ مسلم یا غیر مسلم دونوں کو ملا کر دیکھا جائے تو ان میں سے اکثر مالی طور پر غریب ہیں اور نہایت ہی تنگدستی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یعنی بنیادی ضرورت مثلاً روٹی کپڑا اور مکان بھی پورا نہیں ہوتا۔ مالی طور پر پریشان ہونے کی وجہ سے یہ لوگ تعلیم سے بھی خالی ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے اور غیروں کے دینی و معاشرتی حقوق سے بھی ناواقف و نابلد ہیں اور غیر انسانی حرکات وسکنات اور ظلم و جور میں ملوث ہیں یعنی زنا کاری، شراب نوشی، چوری، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان اور نشہ وغیرہ۔

سات ارب انسانوں میں سے تقریباً پانچ ارب انسان غربت و جہالت کی وجہ سے غیر انسانی و غیر اخلاقی اور ظلم و جور میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بے سکون بھی ہیں خواہ بیماری کی وجہ سے، قرض کی وجہ سے، بے انصافی کی وجہ سے یا دیگر وجوہات سے یعنی خودکش حملے، بم دھماکے، ڈرون حملے اور جنگیں۔ یہی نہیں بلکہ لگ بھگ پانچ ارب انسان جہنم کے راستے پر بھی چل رہے ہیں کیونکہ اس وقت دنیا میں غیر مسلموں کی تعداد تقریباً اتنی ہی ہے۔

اوپر انسانوں کے حالات پر میں نے نہایت ہی اختصار کے ساتھ گفتگو کی ہے۔ جب میں نے اس کی وجہ تلاش کی تو معلوم ہوا کہ اکثر انسانوں کے مذکورہ حالات کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ خالق کائنات جو کروڑوں مسلمانوں کی لاشوں کو صدیوں سے تازہ حالت میں محفوظ رکھا ہوا ہے اور جسے ہم اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں وہ دنیا کے اکثر انسانوں سے ناراض ہے اور بالکل خوش نہیں ہے۔اس وجہ سے دنیا کے انسانوں کی اکثریت پریشان اور بے چین ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران آیت نمبر 19 میں واضح الفاظ میں اعلان کردیا ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ المائدہ آیت نمبر 3 میں واضح الفاظ میں ارشاد فرمادیا ہے کہ میں نے دین اسلام کو مکمل کردیا ہے اور میں اس دین سے راضی اور خوش ہوں۔اس کا مطلب بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے جو بھی دین اسلام کے عقائد و اعمال میں اخلاص کے ساتھ مکمل پیروی کرے گا میں ان سب سے خوش رہونگا۔ظاہر سی بات ہے کہ قرآن کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اسلام کو مکمل کر چکا ہوں اور ان کے دین سے راضی ہوں۔دین اسلام تو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے مختلف نام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک آیا مگر وہ تب تک نامکمل تھا۔اللہ تعالیٰ نے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس دین اسلام کو مکمل کردیا جیسا کہ اوپر میں نے حوالہ دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نعش ہائے مبارکہ (سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ نے زندہ ہی انہیں آسمان پر اٹھالیا) زمین میں تر و تازہ حالت میں محفوظ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سب سے خوش ہے اس لئے کہ وہ سب اپنے اپنے زمانے میں دین اسلام کے جو بھی عقائد و اعمال تھے پورے خلوص سے ان پر عمل کرتے رہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے مکمل اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہونے کی وجہ سے جن مسلمانوں نے بھی صدق دل اور اخلاص سے اس دین کی پوری پیروی کی خواہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہوں، شہداء اسلام ہوں یا دیگر مومنین ومومنات اور اولیاء اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر ان کی نعشوں کو بھی صدیوں سے ان کی قبروں میں تروتازہ حالت میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کی نعشوں سے دیگر خرق عادات کا صدور وظہور بھی ہوتا رہتا ہے جیسے کفن سے ہاتھ نکالنا، آنکھ کھول دینا، کلمہ شہادت پڑھکر دوسرے کو مسلمان بنانا، قبر کی مٹی کا باذن الٰہی شفا کا ذریعہ ہونا اور قبروں سے خوشبو آنا وغیرہ وغیرہ۔

جبکہ دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران آیت نمبر 85 میں صاف اعلان کر دیا ہے کہ اب جو بھی دین اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین ومذہب کو اختیار کرے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں ہوگا یعنی اس کا پیروکار اس دین پر مرنے کی صورت میں جہنم سے نجات نہیں پائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے یہ دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ کسی بھی یہودی، عیسائی، ہندو، بدھسٹ، سکھ اور پارسی کی لاش تروتازہ حالت میں بغیر کیمیکل استعمال کئے محفوظ نہیں رہتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے عقائد واعمال سے خوش نہیں ہے۔ اس بنا پر غیر مسلموں پر مرتے ہی عذاب شروع ہو جاتا ہے جو کہ جسم وروح دونوں کو ہوتا ہے۔ ظاہری بات ہے کہ جب کوئی لاش اپنی روح سمیت عذاب میں گرفتار ہو جائے تو اس کے جسم کو روحانی طاقت کہاں سے ملے گی جس سے کہ وہ تروتازہ حالت میں محفوظ رہ سکے؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر مسلموں سے ناراض ہے۔ اس وقت 2013ء کے مطابق غیر مسلموں کی تعداد تقریباً پانچ ارب ہے اور مسلمانوں کی تعداد تقریباً دو ارب ہے۔ لہذا یہ پانچ ارب غیر مسلم کم از کم

قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی نہ ہونے کے تو ضرور منکر ہیں اور یہی دو باتیں ان کے کافر ہونے کیلئے کافی ہیں۔ اگرچہ ان کے باقی عقائد دین اسلام کے مطابق ہی کیوں نہ ہوں یعنی ان پانچ ارب کافروں سے تو بالاتفاق قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ ناراض اور ناخوش ہے۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت سات ارب انسانوں میں سے پانچ ارب تو ویسے ہی اکثریت میں ہو گئے جس سے میرا دعویٰ ثابت ہو گیا جو میں نے اپنے عنوان میں کیا ہے۔

نیم اس پر چڑھا کر کریلا ستم یہ ہو گیا کہ اگر ہم ان دو ارب مسلمانوں کا بھی تجزیہ کریں تو ان میں سے بھی اکثر یعنی نہایت محتاط اندازے کے مطابق 75 فیصد مسلمانوں سے بھی اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔آیئے ذرا ہم تجزیہ کر کے دیکھتے ہیں۔

اس وقت یقینی طور پر پوری دنیا میں 75 فیصد مسلمان نماز بالکل ہی نہیں پڑھتے حالانکہ نماز ارکان اسلام میں سے ہے اگر کوئی اس کو پانچ وقت ادا نہیں کرتا تو گویا دین اسلام کا وہ گھر جو پانچ ارکان یعنی پانچ ستونوں پر قائم ہے ان میں سے ایک ستون کو خود ہی ڈھا رہا ہے نیز یہ کہ اس کی ادائیگی ہر عاقل، بالغ مرد وعورت، مریض ومسافر اور غریب وامیر پر فرض ہے۔ اسلام وکفر کے درمیان نماز ہی ایک حد فاصل ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ جان بوجھ کر نماز کا تارک کفر والا عمل کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔معلوم ہوا کہ 75 فیصد بے نمازی مسلمانوں سے بھی اللہ تعالیٰ ناراض ہے کہ وہ اس کے دین کے ایک اہم ترین ستون کو گرا رہے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوش نہیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو رہی ہے۔

اب جو باقی 25 فیصد مسلمان رہ گئے تو ان میں سے بھی 5 فیصد ایسے ہیں جو مسائل نماز سے بالکل ہی واقف نہیں ہیں۔اب ظاہری بات ہے کہ جب نماز کی ادائیگی کا طریقہ ہی معلوم نہ ہوتو پھر وہ نماز تو نماز نہ رہی۔20 فیصد نمازی مسلمانوں میں سے 5 فیصد ایسے مسلمانوں کی ضرور ہے جو پانچ اوقات جماعت سے نماز نہیں پڑھتے یعنی یاتو اکیلے پڑھ لیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔اور دونوں صورتوں میں وعید ہے۔

رہ گئے 15 فیصد نمازی مسلمان تو ان میں سے بھی 5 فیصد مسلمان ایسے ضرور ہیں جن کا جسم تو نماز میں ہوتا ہے لیکن ان کی روح نماز میں نہیں ہوتی اور ان کا دھیان خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب ہونے کے بجائے چپل، دکان، کاروبار، آفس، گھر اور دیگر الجھنوں میں پھنسا رہتا ہے گویا کہ 5 فیصد مسلمان ایسے ہیں جو محض جسمانی ورزش کررہے ہوتے ہیں یا خانہ پری کررہے ہوتے ہیں کہ کسی طرح اس ذمہ داری سے جان چھڑاؤ وغیرہ وغیرہ۔

حاصل کلام یہ کہ 90 فیصد مسلمانوں سے بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہے۔اب جو 10 فیصد باقی رہ گئے تو میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان میں سے بھی 5 فیصد ایسے ہیں جو یاتو غلط عقائد یعنی مخفی شرک یا دیگر غلط عبادات یا غلط اخلاق یا غلط معاملات میں ملوث ہیں یعنی ہر اعتبار سے کامل مومن نہیں ہیں اور صرف ظاہری طور پر نام کے مسلمان ہیں۔جس کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت 95 فیصد مسلمانوں سے ناراض ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہیں کیونکہ انہوں نے اس دین کیلئے تمام انسانوں اور جناتوں میں سب سے زیادہ تکلیف اٹھائی ہے جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔غرضیکہ بمشکل 5 فیصد مسلمان دنیا میں مومن کامل ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن اور خوش ہیں۔

یہ میرا انہایت احتیاطی تجزیہ ہے اگر میں سختی سے تجزیہ کروں تو ان 5 فیصد میں سے بھی ایسے ضرور ہونگے جومحرمات، جرائم اور ظلم وجور میں حد سے گزرے ہوئے ہونگے جنہیں میں حسن ظن اور اپنے تجزیہ میں گنجائش کا خیال رکھتے ہوئے ترک کررہا ہوں۔ باقی اللہ تعالیٰ ہی علام الغیوب ہے۔اس بندہ نے تو دین اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی سوچ، مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر یہ سب عرض کیا ہے۔ حقیقت حال سے تو اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔ میں نے اس تجزیہ میں کسی مسلک، طبقہ، فرقہ یا فرد کا نام نہیں لیا ہے ۔تاہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اگر کہیں غلطی ہوئی تو معاف کردے۔آمین۔

اب قارئین گرامی دوارب مسلمانوں میں سے 5 فیصد کامل مسلمان دس کروڑ بنتے ہیں۔ گویا مسلم وغیر مسلم دونوں کو ملاکر دیکھا جائے تو سات ارب انسانوں میں سے اس وقت اللہ تعالیٰ صرف دس کروڑ مسلمانوں سے مکمل خوش اور راضی ہوگا۔اس صورتحال میں خود غور کریں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوگا؟ یہی وجہ ہے کہ اب یہ دنیا جہنم نما بنی ہوئی ہے اور لوگوں کو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ تیسری جنگ عظیم کو کیسے روکا جائے یعنی دنیا کو ایٹمی تباہی سے کیسے بچایا جائے۔

اس بندہ کے نزدیک ابھی بھی وقت ہے کہ دنیا کے سات مشہور اور بڑے ادیان و مذاہب میں سے صرف 10 ماہر ترین مذہبی پیشوا ہمارے ادارے ’مذہبی اقوام متحدہ‘ یا کسی بھی پلیٹ فارم پر جمع ہوکر دین اسلام کی سچائی کے معجزاتی اور ناقابل شکست دلائل کو قبول کرتے ہوئے دنیا کے سامنے یہ اعلان کریں کہ سچا دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے اور کروڑوں مسلمانوں کی محفوظ لاشوں پر تحقیقات کرکے اس کو دین اسلام کی سچائی پر قابل مشاہدہ دلیل بنادیں۔ پھر جس کا دل چاہے دین اسلام میں داخل ہو اور جس کا جی چاہے وہ نہ داخل ہو کیونکہ دین اسلام میں جبر و اکراہ نہیں ہے۔

انشاءاللہ تعالیٰ میرا یقین کامل ہے کہ جب دنیا کے تمام ادیان و مذاہب کے پیشوا ایسا کرلیں گے تو ضرور اس دنیا کے اکثر انسانوں کا دین صرف اسلام ہی رہ جائے گا۔ اس طرح دنیا کے اکثر انسانوں کا مذہب ایک ہونے کی وجہ سے ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان جو تصادم وعداوت ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جنگوں اور ان کی تیاری پر خرچ ہونے والی اربوں کھربوں ڈالرز کی رقم غربت و جہالت کے خاتمے پر خرچ ہونے لگے گی۔ اس طرح غریبوں اور مریضوں کی دادرسی ہوگی اور ان کی دعائیں آسمان کی طرف جائیں گی اور پھر اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرکے اپنی رحمتوں کا نزول کرے گا جس سے یہ دنیا جنت نما بن جائے گی۔ انشاءاللہ۔ نیز دنیا کے اکثر انسانوں کے ایک ہی دین پر ہونے کی وجہ سے یہ دنیا امن وآشتی کا گہوارہ بن جائے گی۔ انسانی فطرت کی وجہ سے معمولی لڑائی جھگڑے، فتنہ فساد وغیرہ کو عدالتیں اور فوج سنبھال لیں گی۔

اس کے علاوہ دنیا کو پرسکون بنانے اور پانچ ارب غیر مسلموں کو جہنم سے بچانے کا میرے پاس بظاہر کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دل سے دعا ہے کہ یااللہ میری زندگی میں کوئی بھی نیکی آپ کو پسند آئی ہو تو اسی کے صدقے میں میری دعا قبول فرماتے ہوئے ایک بار پھر میری سوچ کے مطابق دین اسلام کو غالب فرما کر دنیا کو جنت نما بنا دے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک تر وتازہ حالت میں نہیں؟

بہت سے غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ اگر سچے مسلمانوں کی لاشیں تر وتازہ رہتی ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھود کر ان کا جسم بھی دکھایا جائے۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکاروں اور شہدائے اسلام کے نعش ہائے مبارکہ تر وتازہ حالت میں محفوظ ہیں جو کہ ہر اعتبار سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درجے میں کم ہیں تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک تر وتازہ حالت میں محفوظ نہیں ہوگا جو کہ ہر اعتبار سے اپنے پیروکاروں سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں؟ حالانکہ اس کی تائید میں احادیث بھی موجود ہیں۔

کیا ہم نے کبھی بھی ویب سائٹ، مضامین یا گفتگو کے دوران ایسا کبھی کہا ہے کہ ہم مسلمانوں کے قبرستانوں میں جاتے ہیں اور قبروں کو کھود کھود کر دیکھتے ہیں تا کہ کسی مسلمان کی کوئی تر وتازہ لاش مل جائے اور ہم دنیا کے سامنے ہم پیش کر سکیں؟ نہیں! ہم نے ایسا ہرگز نہیں کہا بلکہ ہم نے یہ بتایا ہے کہ ہم اپنی تحقیقات کے دوران مختلف شہروں کے قبرستانوں میں گئے اور وہاں کئی سالوں سے کام کرنے والے گورکنوں سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ قبریں کھودتے رہتے ہیں تو کیا کبھی ایسا واقعہ پیش آیا کہ قبر کھودنے کے دوران آپ کو پرانی قبر سے کوئی تر وتازہ لاش ملی ہو؟ ہمیں بہت سے ایسے گورکن ملے اور انھوں نے اپنا واقعات بتائے جو ہم نے ریکارڈ کر کے اپنی ویب سائٹ پر شامل کر دیئے۔ اسکے علاوہ بہت مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بہت تیز بارش کی وجہ سے کوئی پرانی اور بوسیدہ قبر کھل

گئی اور گورکنوں نے دیکھا یا عوام کو معلوم ہوا اور انہوں بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

یہ تم لوگوں کی جہالت کی انتہا نہیں کہ تم ہم سے پوچھتے ہو کہ کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی یا کھولی جائے؟ جب ہم نے کسی کی قبر کھودی ہی نہیں تو تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودنے کا سوال کیسے کیا؟

دوسری بات یہ کہ تم لوگوں کے اندر علم اور عقل کی اتنی کمی ہے کہ مجھے بہت دکھ اور افسوس ہو رہا ہے۔ وہ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوے کئے، جو عقائد پیش کئے اور جو طرز زندگی پیش کیا انکے ماننے والوں نے انہی چیزوں کو پیش کیا۔ جاہلوں! جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں ماننے والوں کی لاشیں تر و تازہ ہیں تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک تر و تازہ نہ ہوگا جنہوں نے یہ نظریہ اور تعلیمات پیش کیں؟ نیز شہدائے اسلام کے بارے میں قرآن میں موجود ہے کہ انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اور احادیث کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام کے نعش ہائے مبارکہ موت کے بعد تر و تازہ رہتے ہیں۔
ہم قرآن و حدیث کی باتیں ثبوت کے طور پر نہیں بلکہ تائید کے طور پر پیش کر رہے ہیں جو بہت پہلے سے ذکر کی گئی تھیں۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے، انکے عقائد اور انکی طرز زندگی غلط ہوتی تو جاہلوں انکے ماننے والوں کی بھی لاشیں محفوظ نہیں رہتیں۔ کیا تمہیں اتنی بھی عقل و سمجھ نہیں؟
لہذا جب انکے ماننے والوں کی لاشیں تر و تازہ ہیں تو لازمی سی بات ہے کہ لیڈر کا جسم بھی تر و تازہ ہے اور یہ تاریخ سے ثابت بھی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہودی ان کا جسم نکالنے کیلئے کیوں آئے تھے؟ اور کیوں سعودی عرب حکومت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے گرد سیسہ پلائی دیوار بنا دی کہ آئندہ ہمیشہ کیلئے جسم مبارک نکالنے کا راستہ بند کر دیا جائے؟

اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ دو اور تنہائی میں جا کر سوچو کہ ہم نے کیا کہا اور ثبوت پیش کئے اور تم نے کیا جواب دیا۔ اگر تمہارے اندر انصاف کا ذرا بھی مادہ ہوتا تو جس طرح ہم نے مسلمانوں کی بغیر کیمیکل استعمال ہوئے خون سمیت تر و تازہ لاشیں پیش کیں تو تم بھی کم از کم ایک غیر مسلم کی بغیر کیمیکل استعمال ہوئے خون سمیت تر و تازہ لاش پیش کرتے۔ ہم نے پیروکاروں کی بات کی ہے تم بھی پیروکاروں کی بات کرتے۔ ہم نے تمہارے نبی کی بات نہیں کی۔ تم نے ہمارے نبی کی بات کیوں شروع کی؟ تمہارے اندر کتنا بغض ہے۔

میں تم سے پوچھتا ہوں کہ فرض کرو کہ عیسی/موسی/عزیر (علیہم السلام) جنت میں جائیں گے تو کیا انکے پیروکار جہنم میں جائیں گے؟ نہیں! بلکہ تم نے یہ عقیدہ رکھا ہے کہ عیسی/موسی/عزیر (علیہم السلام) اگر جنت میں جائیں گے تو پیروکار بھی جنت میں جائیں گے۔ تم یہ کبھی نہیں کہو گے یا مانو گے کہ تمام پیروکار جنت میں جائیں گے مگر عیسی/موسی (علیہم السلام) جہنم میں جائیں گے۔

تو پھر تم یہ کیسے کہتے ہو کہ مسلمانوں کے لاشیں تر و تازہ ہونگی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک تر و تازہ نہیں ہوگا؟ تم جہالت اور حماقت کا ثبوت دیتے ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سچے پیروکار مسلمانوں کی لاشیں تر و تازہ ہیں تو لازمی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھی تر و تازہ ہے۔

بزدل یا بخیل مسلمان

وہ مسلمان نہایت ہی بزدل یا بخیل ہے جو کسی غیر مسلم مثلاً ہندو، بدھ مت، یہودی، عیسائی اور سکھ وغیرہ سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے دوران یا فیس بک، ٹوئٹر، ٹی وی، اخبارات، میگزین یا اپنی تقریر و تحریر میں اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اب تک ان کی قبر مبارک میں بنا کسی کیمیکل استعمال ہوئے صحیح و سالم اور محفوظ ہے۔ اگر وہ حقیقی خالق کائنات یعنی اللہ تعالی کے سچے پیغمبر اور رسول نہ ہوتے تو اب تک انکا جسم مٹی میں بوسیدہ ہو گیا ہوتا۔ لہذا آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنا جلد ہو سکے دین اسلام میں داخل ہو جائیں تا کہ مرنے کے بعد ہمیشہ کے عذاب سے بچ سکیں جیسا کہ قرآن کریم سورہ البقرہ 2، آیت 161-162 اور سورہ آل عمران 3، آیت 91 میں بتایا گیا ہے۔

یہ دلیل اتنی مضبوط اور نا قابل شکست ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم اسے باطل ثابت نہیں کر سکتا کیوں کہ اللہ تعالی کے حکم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی اور کیڑے مکوڑوں نے انکے جسم کو نہ کھا کر ایک طرح سے یہ گواہی دے دی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقعی میں ایک سچے خدا کے سچے پیغمبر اور رسول ہیں۔ لہذا نتیجہ کے طور پر اگر اللہ تعالی نے چاہا تو اسے دین اسلام کی ہدایت مل جائے گی اور اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کا ایک بیٹا یا بیٹی یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی کفر سے نکل آئے گا۔ اگر دین اسلام پر ہی اسکا خاتمہ ہوا تو وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنے سے بھی بچ جائے گا۔

جہاں تک اس بات کا ثبوت کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اب تک قبر مبارک میں محفوظ ہے تو اس بارے میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک حدیث ہے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوی کیا ہے کہ اللہ تعالی نے زمین کو منع کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائیں۔(ابوداؤد جلد اول کتاب الجمعہ باب ابواب تفریع الجمعۃ وخطبتہا)

نیز لاکھوں کی تعداد میں صرف شہدائے اسلام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کی نعشیں ہیں جن میں تازہ خون بھی موجود ہے۔ جب ان کے اجسام محفوظ ہیں تو لازمی طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بھی محفوظ ہے کیوں کہ یہ سب ان ہی کے سچے پیروکار تھے۔

ثبوت وشواہد پر مزید تفصیل کے لیے ہماری ویب سائٹ www.RightfulReligion.com کا مطالعہ کریں یا ہم سے رابطہ کریں۔

تاقیامت دنیا کےتمام انسانوں کے لیےایک اہم پیغام

1) سچے مسلم شہیدوں کا جسم بنا کیمیکل استعمال کیے سڑنے گلنے سے محفوظ رہتا ہے اوراس میں تازہ خون بھی باقی رہتا ہے جبکہ غیر مسلم شہیدوں کی لاشیں بنا کیمیکل استعمال کیے سڑنے گلنے سے محفوظ نہیں رہتیں اور نہ ہی چند گھنٹوں کے لیے بھی ان میں خون باقی رہتا ہے۔

2) سچے مسلم شہیدوں کی روح زندہ انسانوں کا علاج اورآپریشن بھی کرتی ہے جیسا کہ شاہ عقیق بابا صدیوں سے ایسا کرتے آرہے ہیں (ان کا مکمل پتہ یہ ہے: شاہ عقیق بابا گوٹھ، پوسٹ آفس چوہڑ جمالی، ضلع ٹھٹھہ،صوبہ سندھ پاکستان) جبکہ کسی بھی غیر مسلم کی روح مرنے کے بعد نہ تو کسی بھی مریض کا علاج کرپاتی ہے اور نہ ہی کسی کا آپریشن کرپاتی ہے۔

3) مسلم شہیدوں اورولیوں کی قبروں پر صدیوں سے مسلم وغیر مسلم دونوں جاتے ہیں۔ وہاں ہفتوں، مہینوں ٹھہرتے اور فیوض وشفا پاتے ہیں جبکہ کسی بھی غیر مسلم کی قبر پر مسلم توکجا غیر مسلم بھی ہفتوں، مہینوں ٹھہرنے اور فیوض وشفا پانے نہیں جاتے۔

4.) حیرت کی بات یہ ہے کہ مسلم وغیر مسلم دونوں ہی عام مسلمانوں کی قبروں پر نہ تو فیوض وشفا پانے جاتے ہیں اور نہ ہی دنوں، ہفتوں، مہینوں وہاں ٹھہرتے ہیں۔

میں دنیا کی کسی بھی عدالت میں مذکورہ بالا چاروں دعوے ثابت کرسکتا ہوں۔اگر ثابت نہ کرسکا تو مجھے برسرعام سولی پرلٹکادیا جائے۔اب مسلم وغیرمسلم دونوں سوچیں کہ کیا دین اسلام کی سچائی پر اس سے واضح، عملی، تجرباتی وقابل مشاہدہ ثبوت کوئی ہوسکتا ہے؟ یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے؟ خود غور کریں اور وجوہات جانیں یا ہم سے رابطہ کریں۔

مولانا ابرار عالم

چیئرمین مذہبی اقوام متحدہ، پاکستان

0092 314 9943 699

0092 300 2045 286

www.rightfulreligion.com

اللہ کے واسطے اللہ کی رضا میں راضی رہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی کی بھی لاش اللہ تعالی کی رضا اور ان کی خوشی کے بغیر بنا کیمیکل استعمال کئے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

میری تحقیق کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی نعشہائے مبارکہ کو ان کے قبر کی مٹی اور ان کے قبر کے کیڑے مکوروں نے نہیں کھایا اور ان کا جسم بوسیدہ ہونے سے بالکل محفوظ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نتیجہ کے طور پر اللہ تعالی ان سے راضی اور خوش ہے۔

لہذا ہم سب کو چاہئے کہ جن سے اللہ خوش ہوں ان سے ہم بھی خوش ہوں اور ان میں سے کسی کی توہین اور مذمت نہ کریں بلکہ آگے دیکھتے ہوئے ہم سب متحد ہو جائیں تا کہ ہماری ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور بچے غیر مسلموں کے ہاتھوں ذیل ورسوا ہونے اور قتل ہونے سے محفوظ ہو جائے۔

اللہ تعالی ہم سب کو صحیح سمجھ بوجھ عطا کرے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ

شہید زندہ ہیں یا مردہ؟ (ڈاکٹر ذاکر نائیک کے جواب پر تبصرہ)

محترم ڈاکٹر ذاکر صاحب۔۔اس ویڈیو

(www.youtube.com/watch?v=DyQ9fENAhDE) میں آپ نے سوال کا جواب صحیح نہیں دیا جس پر بہت افسوس ہے۔

قرآن کریم کی سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154 اور سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169 میں ان مسلمانوں کے بارے میں بیان ہے جن کا جسم اللہ کے راستے میں قتل ہوجاتا ہے کیوں کہ یہ بات طے شدہ ہے قتل کے قابل جسم ہے نہ کہ روح۔ لہذا قتل شہید کا جسم ہوتا ہے نہ کہ روح۔ اس لیے خصوصیت کے ساتھ ان دونوں آیات کا موضوع شہید کا جسم ہے یعنی ان کے جسم کو زندہ کہا گیا ہے اور ان کے جسم کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے نیز بقول قرآن کریم سورہ یاسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 51،52 کے مطابق روح تو کسی کی بھی نہیں مرتی ورنہ پھر جزاوسزا کس کو دی جائے گی؟

یہاں اللہ تعالی نے شہداء اسلام کے جسم وروح کے امتیازی شان کو بیان کیا ہے بنسبت عام مردوں کے۔ پہلے جسم پر بات کرتا ہوں پھر روح پر بات ہوگی۔

یہاں پر اللہ تعالی نے شہداء اسلام کے جسم کو مردہ کہنے سے صراحتا منع کیا ہے اور انکے جسم کو زندہ کہا ہے۔

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ جب کوئی انسان مرجاتا ہے تو اسکا جسم بھی مرجاتا ہے یعنی اسکے جسم میں اب زندہ جسم کے آثار نہیں پائے جائیں گے۔ زندہ جسم کے آثار یہ ہیں کہ ان میں تازہ خون ہوگا، جسم نرم ہوگا اور غذا و پانی استعمال کرنے کی وجہ سے صحتمند ہوگا۔ اس کا بال اور ناخن بڑھے گا۔ نیز زندہ جسم انسانی سڑنے گلنے سے محفوظ رہے گا۔

یہ سارے آثار شہداء اسلام کے جسم میں پائے جاتے ہیں اس لیے ان کے جسم کو زندہ کہا ہے۔

صرف ان کی نبض حرکت نہیں کرتی اور نہ ہی وہ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں اس لئے اللہ تعالی نے کہا کہ تم انکی اس حیات کو اپنے حواس خمسہ سے ادراک نہیں کر سکتے۔ اور جسم کا چلنا پھرنا کسی انسان کے زندہ ہونے کے لیے لازمی امر نہیں کیونکہ ہم کبھی بھی نیند، قومہ اور بے ہوشی میں مبتلا انسان کو مردہ نہیں کہتے۔

لہذا شہدائے اسلام کے جسم میں ان آثار حیات کی موجودگی کی وجہ سے ان کو مردہ کہنا قطعی درست نہ ہوگا اور اللہ تعالی کا یہ کہنا کہ ان کا جسم زندہ ہے درست ہوگا۔

ہماری بات کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ ان کے بارے میں یہاں کہا گیا ہے کہ ان کے جسم کو غذا یعنی کھانا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ مسلم شریف کی صحیح حدیث کے مطابق شہیداء اسلام جنت کے پھلوں کو کھاتے اور اسکے پانی کو پیتے ہیں اور یہ سب کو معلوم ہے کہ غذا زندہ جسم کو دی جاتی ہے نہ کہ مردہ جسم کو۔

E 9/13/2022 10:06 PM PAGE 285 (1,1)

اب رہ گئی بات روح کی تو روح تو کسی کی بھی نہیں مرتی چاہے مسلمان کی ہو یا کافر کی جیسا کہ سورہ یاسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 51، 52 میں ہے کہ کافر بھی قبروں سے اٹھیں گے۔

مگر شہداء کی روح میں عام انسانوں کی روح کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقت ہوتی ہے اس لئے ان کی روح کو بھی زندہ کہا گیا ہے کیوں کہ مسلم شریف کی صحیح حدیث کے مطابق ان کی روح اللہ کے پاس اس کے عرش کے نیچے لٹکے قندیلوں میں ہوتی ہیں۔

یہ مذکورہ بالا آیات شہداء کا صحیح مفہوم ہے۔ ہماری تحقیقات کے مطابق شہداء اسلام کے ایسے بہت سے اجسام مبارک پائے گئے ہیں جو سڑنے گلنے سے محفوظ ہیں، ان کے اجسام زندہ انسان کی طرح تروتازہ ہیں اور ان کے جسم میں تازہ خون بھی پایا گیا ہے۔

تفصیل کے لیے www.rightfulreligion.com دیکھیے۔

کافروں کی لاشیں بے جان اور شہداءاسلام کی لاشیں زندہ ہوتی ہیں

حیران کن تحقیق کہ کافروں کی لاشیں بے جان اور شہداءاسلام کی لاشیں زندہ وجاندار ہوتی ہیں۔

(1) قرآن کریم سورہ نمبر 16، آیت نمبر 20-21
اور جن لوگوں کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی تو نہیں بنا سکتے بلکہ خود ان کو اور بناتے ہیں۔ لاشیں ہیں بے جان۔ ان کو یہ بھی تو معلوم نہیں کہ اٹھائے کب جائیں گے۔

استدلال: مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالی نے صاف بتادیا کہ کافروں کی لاشیں بے جان ہوتی ہیں یعنی ان میں کچھ بھی زندگی کے آثار نہیں پائے جاتے چنانچہ اگر انکو چند ہفتوں کے لئے بھی زمین پر فطری حالت میں رکھ دیا جائے تو وہ بدبودار ہوکر سڑنے گلنے لگتی ہیں۔ لہذا اگر کسی کی لاش فطری حالت میں سڑنے گلنے لگے تو سمجھ جائیں کہ یا تو پکا مومن نہیں تھا یا کافر تھا۔

(2) قرآن کریم سورہ نمبر 2، آیت نمبر 154 اور سورہ نمبر 3، آیت نمبر 169-171
اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔
جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔

جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں۔ اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں۔ اور اس سے کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

استدلال: اوپر کی آیات سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ کافروں کی لاشیں مردہ اور بے جان ہوتی ہیں یعنی ان میں زندگی کے کچھ بھی آثار نہیں ہوتے اسی وجہ سے ان کو آپ زمین کے اندر رکھیں یا زمین کے اوپر رکھیں یا پانی کے اندر رکھیں ہر حال میں بوسیدہ اور بدبودار ہو جائیں گی۔ کیوں کہ سورہ نمبر 3، آیت نمبر 91 کے مطابق تمام کفار مرنے کے بعد عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عذاب چونکہ جسم و روح دونوں کو ہوتا ہے اسی لئے اوپر کی آیت کے مطابق ان کی لاشیں بے جان اور مردہ ہوتی ہیں۔

جبکہ شہداء اسلام کی لاشیں روحانی غذا پانے کی وجہ سے زندہ اور جاندار ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو آپ زمین کے اندر رکھیں یا زمین کے اوپر رکھیں یا پانی کے اندر رکھیں ہر حال میں وہ بوسیدہ اور بدبودار ہونے سے محفوظ رہتی ہیں۔ اگر کوئی مسلم یا غیر مسلم میرے استدلال کو کسی بھی عدالت میں عملی طور پر غلط ثابت کر دے تو میں دین اسلام چھوڑ دوں گا اور برسرِ عام سولی پر لٹکنے کے لئے تیار ہو جاؤں گا۔

لہذا جتنا جلد ہو سکے تمام غیر مسلم مسلمان بن جائیں تا کہ مرنے کے بعد عذاب سے بچ سکیں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں کیوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی آگ، پانی، مٹی اور ہوا پر اختیار نہیں رکھتا۔

ثبوت وشواہد کے لئے www.RightfulReligion.com کا مطالعہ کریں۔

ایک شخص کے ظالمانہ رویے کی وجہ سے امت کو شیعہ سنی میں تقسیم کرنا بھی بدترین ظلم ہے

بقول قرآن کریم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تمام مسلمانوں کی ماں ہیں۔ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی، امت مسلمہ کی ماں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔اب اگر تم شیعہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دو گے تو کیا ان کے بہنوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور امت مسلمہ کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گے؟

کیا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تم سب کی ماں نہیں ہیں؟

اگر ہیں تو کیا ماموں کو گالی دینا جائز ہوگا؟

امید ہے کہ فرقہ پرست پیشواؤں کے بہکاوے سے جان چھڑا کر راہ حق اپناؤ گے۔

مجھے یزید سے کوئی لینا دینا نہیں اور نہ ہی میں اس کے پیروکاروں میں سے ہوں۔میں اسکو بدترین ظالم مانتا ہوں لیکن کافر نہیں کہہ سکتا کیوں کہ کفر پر مرنے کا میرے پاس ثبوت نہیں۔اس ایک شخص کے ظالمانہ رویہ کی وجہ سے امت مسلمہ کو شیعہ سنی میں تقسیم کر دینا بھی بدترین ظلم ہوگا۔

مذہبی پیشوا اپنے دنیاوی مفادات کی خاطر غیر شعوری یا شعوری طور پر کافروں کے ہاتھوں فروخت ہو جاتے ہیں اور ہم عوام کو ساری زندگی اس فرقہ پرستی میں ڈال کر خود عیش کرتے اور ہم عوام کو لڑواتے ہیں۔

لہذا ہوش میں آؤ اور حقیقت اور سچ کو مان کر ہر قسم کی لڑائی جھگڑے اور خون خرابے سے دور رہو۔

شیعوں کے عقائد بالکل کافرانہ ہیں

شیعوں کے عقائد بالکل کافرانہ ہیں کیونکہ یہ لوگ ان کو مسلمان نہیں مانتے جن کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مانتے تھے۔

مثال کے طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کی شادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کی۔ظاہر سی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلمان سمجھتے تھے اگر شیعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مسلمان نہیں مانیں گے تو لازم آئے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) کسی کافر سے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح کر دیا جو کہ سراسر باطل اور غلط ہوگا۔

اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ۔ظاہر سی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلمان سمجھتے تھے۔اگر شیعہ ان دونوں کو مسلمان نہیں مانیں گے تو لازم آئے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) کافروں کی بیٹی سے نکاح کیا جو کہ سراسر باطل اور غلط ہوگا۔

یہ سوال کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تینوں (نعوذ باللہ) کافر ہو گئے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پھر حضرت علی، حضرت عائشہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو اور گھر میں کیوں دفن ہونے دیا اگر وہ دونوں کافر ہو گئے تھے؟ نیز ان تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں کے کیڑے مکوڑوں اور مٹی نے ان کے جسموں کو اب تک

کیوں نہیں کھایا اگر وہ تینوں حقیقت میں کافر تھے؟ کیونکہ بقول قرآن کریم سورہ نمبر 16، آیت نمبر 20 کے مطابق کافروں کی لاشیں بے جان ہوتی ہیں یعنی بوسیدہ ہو کر مٹی میں مل جاتی ہیں۔ مگر میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ چاروں خلفائے راشدین کی نعشہائے مبارکہ اب تک بوسیدہ ہونے سے محفوظ ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیچر یعنی مٹی نے ان کے جسموں کو نہ کھا کر ثابت کر دیا کہ وہ سب اللہ تعالی کے نیک بندے تھے اور اللہ تعالی ان سب سے خوش ہے کیونکہ اللہ کی رضا کے بغیر کسی کی بھی لاش سڑنے گلنے سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔

لہذا نیچر کے فیصلے سے ثابت ہوا کہ ان چاروں کے عقائد و اعمال مقبول بارگاہ اور ان تمام شیعوں کے عقائد و اعمال باطل اور فاسد ہیں جو ان تینوں صحابہ کرام یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو مسلمان نہیں مانتے یا ان کو ظالم اور فاسق و فاجر کہتے ہیں۔

میرا ہمیشہ کے لیے چیلنج ہے کہ ایسے شیعوں کی لاشیں محفوظ نہیں رہیں گی۔ یقین نہ آئے تو میرا چیلنج عالمی اور ملکی میڈیا کے سامنے قبول کرو اور صرف چند لاشیں ہی ایسے شیعوں کی پیش کر کے دکھاؤ۔ میں نے تو آج تک کسی اخبار یا ٹی وی پر ایسے شیعہ کی لاش کے محفوظ رہنے کا کوئی ایک واقعہ کے متعلق بھی نہیں پڑھا اور نہ ہی سنا۔

اللہ تعالی شیعوں کو ہدایت دے یا انہیں دنیا سے ختم کرے تا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں کوئی ایک گالی بھی کبھی نہ سن سکوں۔

آمین یارب العالمین۔

نیچر کے ذریعے سنی شیعہ جنگ ختم کرنے کا طریقہ

شیعہ بھائیوں اور بہنوں! شیعہ سنی اختلافات صدیوں سے ہیں اور بہت ہیں۔ کتابوں اور مذہبی پیشواؤں سے یہ اختلافات اور جھگڑے ختم نہیں ہوسکیں گے اور اس طرح وقت بھی ضائع ہوگا۔ اس لئے میں آپ سب سے گزارش کرتا ہوں کہ آئیں ہم سب نیچر یعنی آگ، پانی، مٹی اور ہوا سے اپنے اپنے عقائدواعمال کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ شیعہ اور سنی میں سے کس کے عقائدواعمال نیچر کے نزدیک درست اور قابل قبول ہیں۔

یعنی آپ ثابت کریں کہ قبر کی مٹی شیعہ کی لاش کو نہیں کھاتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ ادھر ہم بھی اس بات کو ثابت کریں کہ قبر کی مٹی سنی کی لاش کو نہیں کھاتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ جو بھی یہ بات ثابت کردے ان کے عقائدواعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول اور جو ثابت نہ کرسکے تو ان کے غیر مقبول سمجھے جائیں گے۔ اس طرح جھگڑا ختم ہوجانے کا امکان ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی نیچر کے بھی فیصلے کو مانتا ہے یا نہیں۔

نیز ہم دونوں عملی طور پر یہ بھی ثابت کریں کہ مرنے کے بعد شیعہ کی روح طاقتور ہے یا سنی کی روح طاقتور ہے۔ ہم ثابت کرتے ہیں کہ سنی ولی اللہ موت کے بعد بھی زندہ انسانوں کا علاج کرتا ہے اور ان کا آپریشن بھی کرتا ہے۔ جیسے شاہ یقیق بابا رحمتہ اللہ علیہ چوہڑ جمالی، ضلعہ ٹھٹہ، صوبہ سندھ، پاکستان میں صدیوں سے لوگوں کا علاج اور آپریشن کررہے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی ثابت کریں کہ کوئی شیعہ جو

تینوں خلفائے راشدین کو گالیاں دیتا اور ان کو فاسق وفاجر کہتا تھا مرنے کے بعد وہ لوگوں کا علاج اور آپریشن کرتا ہے۔

کسی کتاب یا مذہبی پیشواؤں کی باتوں کو نہ ہم دلیل کے طور پر پیش کریں گے اور نہ ہی آپ لوگ۔

اگر مذکورہ اصول منظور ہے تو مجھ سے بات کرو تا کہ جھگڑا اور قتل وغارت گری ختم ہو، امن قائم ہو سکے اور امت مسلمہ کا صدیوں سے جو شیعہ سنی جھگڑا وفساد سے نقصان ہو رہا ہے وہ رک جائے۔

اللہ تعالی ہم سب کو ہدایت دے آمین۔

وما علینا الا البلاغ

اللہ کا قابل مشاہدہ اور نا قابل شکست علم

خالق کائنات اور دین اسلام کا خدا یعنیٰ" اللہ تعالیٰ" واقعی میں اس لائق ہے کہ اسے مانا جائے، اسے پوجا جائے، اس سے محبت کی جائے، عشق کیا جائے اور اسکے لئے اپنی جان، مال، عزت وآبرو بلکہ ہر چیز ہی قربان کی جائے۔

ویسے تو سارے مسلمان اسے مانتے ہیں مگر اس ماننے کا کیا فائدہ کہ اس کی نہ تو ڈھنگ سے عبادت کریں اور نہ ہی اس کے لئے قربانی دیں۔

میں یہاں پر اسکے جمال وکمال، عطاء ونوال اور یکتائی پر تفصیل سے ذکر نہیں کروں گا اور نہ ہی یہ موقع ہے۔

میں یہاں اس کے صرف ایک ہی علم کا تذکرہ کروں گا جس نے زندہ ہوتے ہوئے مجھے مار دیا اور اسکے قدموں پر جھکا دیا کہ اب جی نہیں چاہتا کہ اس کے قدموں سے سر اٹھاؤں۔

مجھے نہیں معلوم کہ آپ لوگ اس کے اس علم سے متاثر ہو پائیں گے یا نہیں مگر میں اپنے دل کی بات کرتا ہوں کہ جب سے مجھے یہ علم حاصل ہوا ہے تب سے میں اس کا دیوانہ ہو گیا ہوں۔

وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ یہ علم" اللہ" کے سوا کسی فرشتہ، جن، انس و دیگر مخلوقات حتیٰ کہ غیر مسلم بھائی اور بہن جن نام نہاد (تصوراتی) خداوں کو پوجتے ہیں ان کے پاس بھی نہیں ہے۔

وہ ایک قابل مشاہدہ اور نا قابل شکست علم یہ ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں یعنی نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے جسموں کو ان کے قبروں میں کئی صدیوں اور سالوں سے بدبودار ہونے، سڑنے، گلنے اور بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

حیرت در حیرت کی بات یہ ہے کہ سچے شہیدوں کے جسم میں تو تازہ خون بھی پایا جاتا ہے۔ بعض کے بال بڑھے ہوئے، ناخن بڑھے ہوئے، ڈاڑھی نکلے ہوئے بلکہ کفن تک صدیوں سے محفوظ پائے گئے۔ جبکہ وہ غیر مسلم جو اللہ کو بلکل ہی نہیں مانتے جیسے ہندو، یہودی اور عیسائی وغیرہ یا وہ لوگ جو صحیح طریقے سے اللہ کو نہیں مانتے جیسے شیعہ، قادیانی وغیرہ ان سب کی لاشوں کو بدبودار بنا کر سڑا گلا دیتا ہے۔

میرا یہ ابدی چیلنج ہے کہ مذکورہ غیر مسلموں میں سے کسی کی بھی ایسی لاش نہیں ملے گی جس کے اندر چند گھنٹوں کے لئے بھی تازہ خون پایا جائے۔
قارئین گرامی، اللہ تعالی کی دوسری تخلیقات کی طرف میں کیا توجہ دوں؟ میں تو اس کے اسی ایک علم پر حیران و پریشان ہوں کہ دن رات جب بھی موقع ملتا ہے سوچتا رہتا ہوں کہ آخر اللہ تعالی کے پاس وہ کیسا اور کونسا علم ہے کہ قبر کی مٹی اور اس کے کیڑے مکوڑے تک اس علم کے سامنے سر بسجود اور اس کی اطاعت کرنے پر مجبور ہیں؟

سچ پوچھئے تو اسی ایک علم نے مجھے کافر ہونے سے اللہ کے فضل سے بچا لیا کیوں کہ اللہ کے وجود پر جو بھی دلیل لاتا تو شیطان اور شیطان نما انسان کوئی نہ کوئی شبہ لے آتا یا اس دلیل پر جادو یا نظر بندی کا شبہ پیدا کر دیتا۔

مثال کے طور پر میں کہتا کہ اللہ تعالی نے آسمان، زمین، چاند اور سورج بنائے۔ تو ادھر سے ہندو کہتا کہ نہیں میرے بھگوان نے بنایا ہے۔ یہودی کہتا کہ اس کے خدا نے بنایا ہے۔ عیسائی کہتا کہ اسکے God نے بنایا ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ اگرچہ یہ بات درست نہیں ہے مگر سننے والا تو سوچ میں پڑے گا کہ شبہ تو بہرحال پیدا کر دیا گیا۔

اسی طرح میں کہتا کہ قرآن کریم میں اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ہے کہ اللہ تعالی نے چاند کے دو ٹکڑے کئے تھے تو سوال اٹھایا جاتا ہے کہ ابھی ٹکڑے کر کے دکھاو اگر سچ ہے؟ اگر کہو کہ پہلے ہوا تھا تو سوال اٹھتا کہ قرآن کو مانیں گے تب ہی تو اسکی بات کو بھی مانیں گے؟ ہم تو قرآن کو مانتے ہی نہیں۔ یا پھر یہ کہ ماضی کا واقعہ نظر بندی تھا حقیقت نہیں۔

بہرحال میں عام آدمی کی طرح جو بھی دلیل اللہ کے وجود پر لاتا اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض یا شبہ یا جادو یا نظر بندی کا الزام لگا دیتا۔ آپ بھی تجربہ کر کے دیکھ لیں یا مجھ سے سوال وجواب کر لیں۔ ہاں صرف وہ دلیلیں اللہ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے درست اور قوی ہیں جو قابل مشاہدہ اور ناقابل شکست ہوں اور ان پر جادو اور نظر بندی کا الزام نہ لگ سکتا ہو۔

چنانچہ سچے مسلمانوں کی لاشیں بھی اسی قسم کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے کہ یہ قابل مشاہدہ اور نا قابل شکست ہے اور کسی بھی طریقے سے اس پر جادو اور نظر بندی کا الزام ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی یہ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا بھی لاشیں محفوظ رکھتا ہے کہ ان کے اندر تازہ خون بھی پایا جائے اور نہ ہی کوئی یہ ثابت کرسکتا ہے کہ جادو سے لاشوں کو محفوظ کیا گیا ہے یا یہ لاشیں حقیقت میں محفوظ نہیں بلکہ نظر بندی کی وجہ سے ایسا نظر آرہا ہے۔

غرضیکہ یہ تحقیق اکیسویں صدی کا ایک نایاب علم ہے جس نے غیر مسلموں کے سامنے قیامت تک مجھ سمیت تمام مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ اب کوئی کافر کسی مسلم کو اس علم کے بعد شکست نہیں دے سکتا۔

ایسے موقع پر دنیا کے تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اس علم کو سب غیر مسلموں تک پہنچائیں اور غیر مسلموں سے درخواست ہے کہ جتنا جلد ہو سکے اسلام قبول کرلیں ورنہ اپنے اجداد کی قبروں پر جا کر استخارہ کر کے دیکھ لیں کہ وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اس سے زیادہ کفر کے بطلان پر اور کیا ثبوت دوں؟

وماعلینا الا البلاغ

شہدائے اسلام کے چند تر و تازہ اجسام کو زمین کے اوپر کافروں کو مطمئن کرنے کے لیے رکھنا قرآن وسنت کی روشنی میں جائز ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ شہدائے اسلام کے اجسام موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد صدیوں سے خون سمیت تر وتازہ حالت میں قبروں کے اندر صحیح وسالم اور تر وتازہ حالت میں موجود ہیں۔ یہ اجسام دنیا والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اسکی قدرت کو کافروں پر ثابت کرنے کے لیے ایک فطری، غیر جانبدار اور قابل مشاہدہ معجزہ یعنی اللہ کی قدرت پر واضح نشانی اور ثبوت ہے۔ نیز یہ اجسام اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی سچائی، قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے اور دین اسلام کی صداقت پر نا قابل شکست ثبوت بھی ہیں کیونکہ دوسری جانب تمام کافروں کی لاشیں موت کے بعد بدبودار ہو کر سڑ گل جاتی ہیں (یہاں تک کہ کچھ مذاہب میں کافروں کی لاشیں کیمیکل مسالہ جات لگا کر محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ سب انسانی مداخلت کے ذریعے تیار کردہ خون سے خالی سوکھے سڑے ڈھانچے ہیں)

لہٰذا اگر چند شہدائے اسلام کے اجسام زمین کے اوپر رکھ دیے جائیں اور دنیا بھر کے کافروں کو دعوت عام دے دی جائے تو وہ اس نشانی کو آنکھوں سے دیکھ کر ان شاء اللہ ضرور مطمئن ہوں گے اور جنہیں ہدایت کی تلاش ہے اجسام شہدا کے ذریعے انہیں ہدایت نصیب ہوگی۔

قرآن وسنت کی روشنی میں شہدائے اسلام کے اجسام زمین کے اوپر رکھنا بالکل جائز ہے۔ اس کی دلیل میں چند باتیں پیش کر رہا ہوں۔

۱) حضرت عزیر علیہ السلام کی نعش مبارکہ

ترجمہ۔سورہ البقرہ 2،آیت 259: یا اسی طرح اس شخص کو (نہیں دیکھا) جو ایک بستی پر سے گزرا جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو اس نے کہا کہ اللہ اس کی موت کے بعد اسے کیسے زندہ فرمائے گا، سو (اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کے لئے) اللہ نے اسے سو برس تک مردہ رکھا پھر اسے زندہ کیا، (بعد ازاں) پوچھا: تو یہاں (مرنے کے بعد) کتنی دیر ٹھہرا رہا (ہے)؟ اس نے کہا: میں ایک دن یا ایک دن کا (بھی) کچھ حصہ ٹھہرا ہوں، فرمایا: (نہیں) بلکہ تو سو برس پڑا رہا (ہے) پس (اب) تو اپنے کھانے اور پینے (کی چیزوں) کو دیکھ (وہ) متغیّر (باسی) بھی نہیں ہوئیں اور (اب) اپنے گدھے کی طرف نظر کر (جس کی ہڈیاں بھی سلامت نہیں رہیں) اور یہ اس لئے کہ ہم تجھے لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیں اور (اب ان) ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انہیں کیسے جُنبش دیتے (اور اٹھاتے) ہیں پھر انہیں گوشت (کا لباس) پہناتے ہیں، جب یہ (معاملہ) اس پر خوب آشکار ہو گیا تو بول اٹھا: میں (مشاہداتی یقین سے) جان گیا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

استدلال: اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کی نعش کو سو سال تک زمین پر رکھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت کے مسلمانوں نے بھی ان کی نعش کو دیکھا ہو اور غیر مسلموں نے بھی دیکھا ہو۔ بہر حال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دکھانے کے لیے تر و تازہ لاش کو زمین پر رکھنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ سو سال تک حضرت عزیر علیہ السلام کی نعش زمین پر رکھی رہی اور کسی مسلم و غیر مسلم نے اسے نہیں دیکھا۔ اور اگر کسی نے دیکھا تو پھر ہمارا مدعا ثابت ہے کہ غیر مسلموں کو تر و تازہ لاش دکھانا جائز ہے۔

۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نعش مبارکہ

ترجمہ۔سورہ سبا34،آیت 14: پھر جب ہم نے سلیمان (علیہ السلام) پر موت کا حکم صادر فرمادیا تو اُن (جنّات) کو ان کی موت پر کسی نے آگاہی نہ کی سوائے زمین کی دیمک کے جو اُن کے عصا کو کھاتی رہی، پھر جب آپ کا جسم زمین پر آ گیا تو جنّات پر ظاہر ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلّت انگیز عذاب میں نہ پڑے رہتے۔

استدلال: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نعش زمین پر کچھ عرصہ کے لیے موجود رہی جو کہ سڑنے گلنے سے محفوظ رہی۔لیکن قرآن کریم کی کسی بھی آیت میں یا حضور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا جس سے ثابت ہوتا کہ اس لاش کے زمین پر رہنے پر تنقید کی گئی یا منع کیا گیا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کی تروتازہ لاش کا زمین پر کسی خاص مقصد کے لیے رکھنا جائز ہے۔لہذا ہمارے لیے بھی زمین پر چند شہدائے اسلام کی تروتازہ لاشوں کو رکھنا جائز ہے تاکہ غیر مسلموں کو دکھا کر دین اسلام کی سچائی کے بارے میں مطمئن کر سکیں۔

۳) زمین کھود کر نشانی نکالنے کی دعوت

ترجمہ۔سورہ انعام 6،آیت 35: اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو) پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا۔

استدلال: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین سے کوئی ایسی اللہ کی قدرت کی نشانی نکالنا تاکہ غیر مسلموں کو مطمئن کرنے کے لیے انہیں دکھا سکیں جائز ہے۔میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی وہ نشانی اشارتاً

قبر کے اندر شہدائے اسلام کی تر وتازہ لاشیں ہیں۔ جب تک یہ محفوظ لاشیں قبروں کے اندر رہیں گی تو ہم غیر مسلموں کو کیسے دکھائیں گے؟ لہذا ضروری ہے کہ چند ایسی لاشیں دفن ہی نہ کی جائیں اور زمین پر رہنے دی جائیں تاکہ غیر مسلم انہیں دیکھ کر مطمئن ہوں اور دین اسلام قبول کریں۔

۴) اللہ انسان کی ذات میں نشانیاں دکھائے گا

ترجمہ۔سورہ فصلت 41، آیت 53: ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں اَطرافِ عالم میں اور خود اُن کی ذاتوں میں دِکھا دیں گے یہاں تک کہ اُن پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی حق ہے۔کیا آپ کا رب کافی نہیں ہے کہ وہی ہر چیز پر گواہ (بھی) ہے۔

استدلال: اس آیت سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ شہدائے اسلام کی تر وتازہ لاشوں کو زمین پر رکھنا جائز ہے تاکہ دین اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے انہیں غیر مسلموں کو دکھا سکیں۔ کیونکہ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ ہم ایسی نشانیاں انسانی جانوں میں دکھائیں گے جس سے دین اسلام کا سچا ہونا اور کفر کا باطل ہونا واضح طور سے نظر آجائے گا۔ یہاں تک کہ کافر بھی بول پڑیں گے کہ واقعی اسلام ہی سچا دین ہے۔

میری نظر میں وہ نشانی یہی تر وتازہ لاشیں ہیں۔ کیونکہ دوسری جانب کسی بھی غیر مسلم کی لاش سڑنے گلنے سے محفوظ نہیں رہتی۔اس آیت کے اندر نشانی دکھانے سے متعلق کوئی اور نشانی بھی ہو سکتی ہے لیکن لاش کی نشانی کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ مفتی اعظم پاکستان محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنے سفر نامہ ُجہاں دیدہ ٗ میں صفحہ نمبر 54 پر خود اسی آیت سے اسلام کی سچائی پر استدلال کیا ہے جہاں پر حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تر وتازہ نعشوں کو زمین سے نکالنے،

مسلم وغیر مسلموں کو دکھانے اور دوسری جگہ منتقل کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تروتازہ لاشیں زمین پر رکھنا جائز ہے۔

۵) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک انتقال کے بعد دو دن زمین پر

کتاب الرحیق المختوم، ترجمہ وتصنیف مولانا صفی الرحمان مبارکپوری صفحہ نمبر 632-633: اس کتاب میں مذکورہ روایات کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین سے پہلے ہی آپ ﷺ کی جانشینی کے معاملے میں اختلاف پڑ گیا۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین و انصار کے درمیان بحث ومناقشہ ہوا، مجادلہ و گفتگو ہوئی، تردید وتنقید ہوئی اور بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق ہو گیا۔ اس کام میں دوشنبہ کا باقیماندہ دن گزر گیا اور رات آ گئی۔ یہاں جو تفصیل ذکر کی گئی ہے اس کے مطابق دوشنبہ دن کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور بدھ کی شب آدھی رات کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی۔

استدلال: محمد ﷺ کا جسم مبارک کم از کم دو دن تک زمین پر رکھا گیا۔ خلافت کے قیام کے فیصلے کے لیے۔ کیونکہ خلافت ایک اہم چیز ہے۔ اس کے بغیر نظام سلطنت و مملکت نہیں چل سکتا۔ لہذا کم از کم دو دن تک تو اس مقصد کے لیے شہدائے اسلام کی لاشوں کو زمین پر رکھنے کا جواز مل گیا۔ آج پوری دنیا جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ایک محلہ نما بن چکی ہے۔ غیر مسلموں کو دو دن کے اندر شہدائے اسلام کی تازہ لاشیں دکھا کر مطمئن کرنا آسان ہوگا۔ ممکن ہے کہ کفر ختم ہو جائے یا پھر کفر مغلوب تو بہرحال ہو جائے گا۔ اس کی وجہ سے جنگیں رک جائیں گی، کروڑوں معصوم انسان قتل ہونے سے بچ جائیں گے اور جو دولت مذاہب

کے اختلافات کے سبب جنگوں پر خرچ ہو رہی ہے وہ غربت و جہالت کے خاتمے پر خرچ ہونے لگے گی ۔نیز پانچ ارب کافروں کو مسلمان بنا کر جہنم سے بچا لینا یہ قیام خلافت کے مسئلہ سے کوئی معمولی کام نہیں ہے۔لہذا اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شہدائے اسلام کی چند لاشوں کو زمین پر رکھنا جائز ہوگا۔اس سلسلے میں مردے کو دفن کرنے سے متعلق یا جلد دفن کرنے سے متعلق تمام احادیث پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرف سے عمل نہیں کیا گیا۔لہذا ہم بھی اس مقصد کے لیے ان احادیث پر عمل نہیں کریں گے۔

٦) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش زمین پر رکھنے کی خواہش
المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 6556 غزوہ احد جمع الفوائد المجلد الثانی

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تو صفیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں یہ پوچھنے کے لئے کہ کیا ہوا؟ وہ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما سے ملیں مگر ان دونوں نے ان کو وہم میں ڈال دیا کہ وہ دونوں نہیں جانتے ہیں اس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور کہا کہ مجھے ان کی عقل (کے نقصان) کا خوف ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھا تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور رونے لگیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوے اور کہا کہ اگر عورتوں کے جزع وفزع کا خوف نہ ہوتا تو ان کو (حمزہ رضی اللہ عنہ) اسی حال میں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ (بروز محشر) درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے نکلتے۔

استدلال: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ خواہش ظاہر کی کہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش کو زمین پر

رکھ دیا جائے تا کہ چرند پرندان کے جسم کو کھالیں ۔اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہدائے اسلام کے جسم کو زمین پر رکھنا جائز ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا نہیں کیا تھا اس لیے کہ ان کی بہن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی کے دل کو شدید صدمہ پہنچنے اور گریہ زاری کا خوف تھا۔ لیکن جن شہدائے اسلام کی لاشوں کو ہم زمین پر رکھیں گے ان کے ورثا کو ہم سو فیصد مطمئن کر چکے ہوں گے۔ لہذا یہاں وہ خوف نہ ہونے کی وجہ سے زمین پر رکھنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ سنت بھی ہوگا۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محرم الحرام کا صرف ایک روزہ رکھا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا گیا کہ یہودی بھی دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر آئندہ سال زندہ رہے تو ہم دو روزے رکھیں گے۔ اور آج بھی مفتی حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اسی خواہش کو سنت کا درجہ دے کر یہ فتوی صادر کرتے ہیں کہ محرم میں ایک نہیں بلکہ دو روزے رکھنا سنت ہے۔ لہذا ہم بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ چند شہدائے اسلام کی لاشوں کا زمین پر رکھنا مذکورہ مقصد کے لیے جائز ہوگا۔

٧) جوتے پہننے کی سنت کی خلاف ورزی

یہودی چونکے ننگے پیر نماز پڑھتے ہیں اس لیے ان کی مخالفت کے سبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر بھی نماز پڑھی اور ایسا کرنا سنت ہے۔(ابوداؤد 652،صحیح البانی، صحیح ابی داؤد 607)۔ جب ڈاڑھی رکھنے کو واجب قرار دیا گیا اور مشرکین کی مخالفت کے تحت اب تک اس پر اتنا زور دیا جاتا ہے تو جوتے پہن کر نماز پڑھنے پر زور کیوں نہیں دیا جاتا؟ لہذا جب شریعت کے عمل جائز ہے تو اسی طرح لاش کا نہ دفنانا بھی جائز ہے۔

۸)اجتہاد

تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور حضور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق مردوں کو دفنانے کی تعلیم ہے۔اس کی چند حکمتیں ہیں۔

اگر دفن نہ کیا جائے تو:

۱)ورثاء کا رونا دھونا تسلسل کے ساتھ برقرار رہے گا جو کہ نقصان دہ ہے۔

۲)دفن نہ کرنے سے جو لاشیں سڑ گل جانے والی ہیں ان سے معاشرے میں بدبو پیدا ہوگی اور لوگوں کو تکلیف پہنچے گی۔

۳)دفن نہ کرنے کی وجہ سے جن لوگوں کے پاس اپنی زمین نہیں ہے ان کے لیے مسائل پیدا ہوتے کہ وہ ان لاشوں کو کہاں رکھتے۔

۴)اب تک زمین لاشوں سے تنگ پڑ جاتی۔

۵) گناہ گاروں کی پردہ داری بھی مقصود ہے کہ لاشوں کے سڑنے گلنے سے عوام میں ان کی خفت ہوتی۔

۶) ہم نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ بعض جانور سے بدتر انسان لاشوں کو میڈیکل تجربات کے لیے بیچتے ہیں، ان سے زنا کرتے ہیں، ان کا گوشت کھا لیتے ہیں، ان کا کفن چرا لیتے ہیں، ان کے اعضاء کو جادو وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

میرے خیال میں مذکورہ حکمتوں کی وجہ سے عمومی طور پر دفن کرنے کا حکم ہے اور حضور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے۔لیکن شہدائے اسلام کی چند لاشوں کو زمین پر رکھنے سے ہمارے مذکورہ نہایت ہی اہم مقاصد کے لیے بالکل جائز ہوگا۔اور بیان کردہ حکمتوں کی مخالفت بھی نہیں ہوگی۔اگر اہل بصیرت

مسلمان غور کریں تو ہماری بیان کردہ تمام باتوں سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ شہدائے اسلام کی تازہ لاشوں کو زمین پر رکھنا تا کہ غیر مسلم انہیں میڈیا کے ذریعے آنکھوں سے دیکھ کر دین اسلام کی سچائی کے بارے میں مطمئن ہوسکیں اور اسلام میں داخل ہوں بالکل درست ہے۔

جب دین اسلام غالب ہوجائے اور میرا خیال ہے کہ چند لاشوں کو زمین پر ایک دو سال کے لیے رکھنے سے ان شاء اللہ دین اسلام غالب ہوجائے گا جو کہ ہمارا مقصد ہے۔ پھر اس کے بعد ان لاشوں کو دفن کردیا جائے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ اگر ہمارا مقصد ایک ماہ میں ہی پورا ہوجاتا ہے تو ہم انہیں تب ہی دفن کردیں گے۔

لہذا اب میں آپ مفتیان کرام سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ باتوں کی روشنی میں ہمارا ایسا کرنا آپ کی نگاہ میں کیسا ہے اور دین اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو حاظر ناظر جانتے ہوئے سو فیصد اخلاص اور پورے غور وفکر کے ساتھ ہمارے اس سوال کا جواب دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

بنا گالی وگولی کے کفر وشرک اور غربت و جہالت کے خاتمے کا آسان طریقہ

قرآن کریم سورہ نمبر 4 آیت نمبر 1 کے مطابق تمام انسان حضرت آدم وحواء علیہما السلام کے اولاد ہیں لیکن ان میں سے اپنے وقت کے نبی کی باتوں پر جو ایمان نہیں لائے وہ سب کافر ٹھہرائے گئے۔

اسی طرح جولوگ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے قرآن کریم سورہ نمبر 3 آیت نمبر 19 اور آیت نمبر 85 کے مطابق وہ بھی کافر ہیں اور سورہ نمبر 2 آیت نمبر 161، 162 اور سورہ نمبر 3 آیت نمبر 91 کے مطابق اگر یہ لوگ کفر کی حالت ہی میں انتقال کر گئے تو یہ عذاب قبر اور پھر ابدی طور پر جہنم میں جائیں گے۔

اگر ہم اپنے آپ کو سچا اور صحیح مسلمان مانتے ہیں اور عذاب قبر وجہنم کے وجود پر یقین رکھتے ہیں تو میرے خیال میں سب سے بڑی انسانیت اور انسانیت سے ہمدردی و پیار یہی ہوگا کہ تسلی بخش اور مطمئن کرنے والے دلائل کے ذریعہ ان بھٹکے اور گمراہ غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہر قسم کے شکوک وشبہات کو ختم کر دیا جائے تاکہ اگر ان کا جی چاہے تو اپنی مرضی سے اللہ کے حکم سے دین اسلام قبول کر سکیں۔

اس وقت ان کی تعداد پوری دنیا میں تقریبا 5 ارب ہے اور ہم مسلمان تقریبا 2 ارب ہیں۔

E 9/13/2022 10:06 PM PAGE 307 (1,1)

اگر یہ سب یا ان میں سے اکثر اللہ کے حکم اور اس کی توفیق سے ہندو، بدھسٹ، یہودی، عیسائی، پارسی، قادیانی اور سکھ وغیرہ بھائی بہن مسلم ہو جاتے ہیں تو دین اسلام غالب ہو جائے گا اور مسلم پوری دنیا میں اکثریت میں ہو جائیں گے۔ اس طرح ہمارے اور ان کے درمیان جو دین و مذہب کے نام پر نفرتیں، عداوتیں، قتل و غارت گری ختم ہو جائیں گی اور صدیوں سے جاری جنگیں رک جائیں گی اور جو کھربوں ڈالرز ان جنگوں پر خرچ ہوتے ہیں وہ غربت و جہالت وغیرہ کے خاتمے پر خرچ ہوں گے۔

اس طرح بآسانی کفر و شرک کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور حضرت آدم وحواء علیہما السلام کی یہ اولاد مرنے کے بعد عذاب قبر اور ابدی عذاب جہنم سے بھی بچ جائیں گے انشاءاللہ تعالی اور یہ دنیا بھی جنگوں کے رک جانے سے پر امن اور خوشحال ہو جائے گی اور معصوم مسلم وغیر مسلم مذہبی دہشتگردی، بم دھماکوں، خودکش حملوں اور جنگوں کی تباہی سے اللہ کے حکم سے محفوظ ہو جائیں گے اور انسانیت کا کچھ بھرم رہ جائے گا۔

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے میں کئی سالوں سے دنیا کے ہر قسم کے غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں سے یہ مندرجہ ذیل سوال پوچھتا آ رہا ہوں مگر کسی نے بھی اس کا تسلی بخش جواب نہیں دیا اور مثبت سوچ رکھنے والے غیر مسلم بھائی بہن دین اسلام کی سچائی سے مطمئن ہوئے ہیں۔
آپ بھی یہ سوال کسی غیر مسلم سے پوچھ کر تجربہ کر لیں۔ انشاءاللہ تعالی وہ صحیح جواب کسی صورت بھی نہیں دے سکیں گے اور نتیجے کے طور پر یا تو وہ دین اسلام کی سچائی مان جائیں گے اور اسے قبول کر لیں گے یا تحقیق کے لئے وقت لے لیں گے اور بے ہودہ توہین آمیز سوالات سے باز آ جائیں گے یا کم از کم اسلام اور مسلمانوں دشمنی تو ضرور چھوڑ دیں گے۔

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل سوال دنیا کی مشہور زبانوں میں غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں تک پہنچادیا جائے تاکہ ان کو اس بارے میں آگاہی ہو اور تحقیق کر سکیں۔

میری سو فیصد تحقیق کے مطابق عذاب قبر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے کسی بھی غیر مسلم کی لاش نہ تو زمین کے اندر قبروں میں بوسیدہ ہونے سے محفوظ ہے اور نہ ہی زمین کے اوپر فطری حالت میں محفوظ ہے اور نہ ہی محفوظ رہ سکتی ہے جیسا کہ قرآن کریم سورہ نمبر 16 آیت نمبر 20،21 سے ثابت ہوتا ہے۔

لہذا دنیا کے مسلمانوں! مندرجہ ذیل اشتہار دنیا کے تمام ٹی وی چینلز اور اخبارات میں خود دو ورنہ پیسے جمع کرو تاکہ میں دے سکوں۔

وہ سوال اور اشتہار یہ ہے:

اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے خدا کے سچے پیغمبر نہیں ہیں (نعوذ باللہ) تو ان کے اور شہداء اسلام کے جسموں کو ان کے قبر کی مٹی اور کیڑے مکوڑوں نے اب تک کیوں نہیں کھایا؟

کیا کوئی اس کائنات کا خالق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ایک یا ایک سے زیادہ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: کیا کوئی اس کائنات کا خالق ہے یا نہیں؟
اگر ہے تو ایک یا ایک سے زیادہ؟

جواب:

ہاں، اس کائنات کا خالق ہے جس کا ذاتی نام "اللہ" ہے اور صفاتی نام 99 ہیں۔ کیوں کہ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ عظام رضی اللہ عنہم، اولیاء اللہ رحمہم اللہ اور دیگر سچے مومنین و مومنات کی لاکھوں لاشوں کو فطری حالت میں ان کے قبروں میں صدیوں سے بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھا ہوا ہے اور ایک کافر فرعون کی لاش کو بھی زمین کے اوپر بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھا ہوا ہے جیسا کہ قرآن کریم سورہ یونس، سورہ نمبر 10 آیت نمبر 92 میں اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا دعوی کیا ہے۔
اگر خدا (God) کا وجود نہیں تو کس نے ان کی لاشوں کو محفوظ رکھا ہے؟
نیز کس نے ایک مسلم شہید "شاہ یقیق بابا" رحمت اللہ علیہ کی روح طاقت دی ہے جو چوہڑ جمالی ضلع ٹھٹھہ سندھ پاکستان میں صدیوں سے لوگوں کا علاج اور میڈیکل آپریشن کرتے آرہے ہیں؟

سوال:

تمام مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔

مگر پھر سوال اٹھتا ہے کہ اگر خالق کائنات ایک ہی ہے تو پھر ہم سب ہندو، یہودی، عیسائی، مسلم، سکھ، جینی، آتش پرست، شیعہ، قادیانی اور بدھسٹ وغیرہ میں کیوں بٹے ہوئے ہیں؟

جواب:

اس لئے کہ غیر مسلم مذہبی پیشواؤں نے اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ہم سب انسانوں کو بانٹا ہے اور حقیقت و سچ نہیں بتایا۔ تحقیق کر کے دیکھ لیں۔

عقلی ثبوت اس دعوی پر یہ ہے کہ

اگر سب کا خدا الگ ہے تو پھر ہندو کا خدا غیر ہندو کو،

یہودی کا خدا غیر یہودی کو،

عیسائی کا خدا غیر عیسائی کو،

مسلم کا خدا غیر مسلم کو،

سکھوں کا خدا غیر سکھوں کو،

قادیانی کا خدا غیر قادیانی کو،

شیعوں کا خدا غیر شیعوں کو،

آتش پرست کا خدا غیر آتش پرست کو سورج، چاند اور ستاروں کی روشنی کیوں دیتا ہے؟ انہیں آب و ہوا کیوں فراہم کرتا ہے؟ سب کے اوپر بارش کیوں برساتا ہے؟ معلوم ہوا سب کا خدا ایک ہی ہے جو سب کو مذکورہ بنیادی ضروریات اور سہولیات فراہم کرتا ہے۔

سوال:

جب خالق کائنات سب کا ایک ہی ہے اور اسی لئے وہ سب کو آب و ہوا، اور چاند وسورج کی روشنیاں دیتا ہے تو پھر ہم سب نا قابل شکست دلائل کے ذریعہ یہ معلوم کیوں نہیں کر لیتے کہ ہم میں سے کس کا دین و مذہب درست ہے اور پھر اسی دین کو ہم سب کیوں نہیں مان لیتے تا کہ ہمارا مذہبی جھگڑا ختم ہو جائے؟

جواب:

ہم سب ایسا اس لئے نہیں کر پاتے کہ اس دنیا میں سب سے بڑا شیطان ابلیس ہے اور اربوں کی تعداد میں اس کے اولاد ہیں، دجال کے چیلے ہیں اور دیگر شیاطین بھی ہیں جو اکثر انسانوں کے دماغوں پر ان کے کفر وشرک، وزنا وقتل اور دیگر گناہوں کی وجہ سے قابض ہیں۔ جب تک یہ سب گناہیں نہیں چھوڑیں گے ہم کو یہ شیاطیں ایک خدا پر متحد نہیں ہونے دیں گے۔ یقین نہ آئے تو زور لگا کر دیکھ لیں؟

بہرحال تمام انسانوں کا خدا ایک ہی ہے اور اس خدا کا سچا دین بھی ایک ہے یعنی دین اسلام جس میں دیگر تمام ادیان و مذاہب کی صحیح باتیں موجود ہیں یعنی خدا کی وحدانیت، اس کے صفات نیک ہستیوں کے آداب اور تمام انسانوں کے انسانی حقوق درج ہیں لیکن مذہبی پیشواؤں نے قرآن کریم کے علاوہ دیگر مذہبی کتابوں میں ملاوٹ کر کے ہمیں ہندو، یہودی، عیسائی، سکھ، جینی، آتش پرست، بدھسٹ اور مسلم وغیرہ میں بانٹ دیا ہے۔

مگر یہ پیشوا بارش، ہوا اور چاند وسورج کی روشنیوں کو بانٹ نہیں سکے اس لئے یہ چیزیں ہم سب کو برابری کے ساتھ مل رہی ہیں۔

آخر میں تمام انسانوں کے نام میرا پیغام یہ ہے کہ اس دین و مذہب کو تم سب مان لو اور اسی کے مطابق زندگی بسر کرو جس کے سچے پیروکاروں کی لاشیں فطری حالت میں محفوظ رہتی ہیں اور جن کے سچے پیروکاروں کی روحیں مرنے کے بعد بھی لوگوں کا علاج کرتیں اور ان کو فائدے پہنچاتی ہیں اور وہ ہے صرف اور صرف دین اسلام تاکہ تمام یا اکثر انسانوں کے ایک خدا، ایک دین، ایک رہنما اور ایک کتاب پر متحد ہونے کی وجہ سے دنیا میں مستقل پرامن قائم ہو سکے، جنگیں رک سکے، معصوم انسان قتل ہونے سے، عورتیں بیوہ ہونے سے، بچے یتیم ہونے سے اور مرنے کے بعد عذاب قبر اور جہنم سے بچ سکے۔ نیز یہ دنیا جو غربت و جہالت اور ظلم و بربریت کی وجہ سے جہنم نما بنی ہوئی جنت نما بن جائے اور پوری دنیا میں خوشحالی آئے ورنہ خالق حقیقی کے عذاب سے اس دنیا میں اور مرنے کے بعد کوئی بھی بدنیت اور ظالم انسان نہیں بچ سکے گا۔

اللہ تعالی ہم سب انسانوں کو عقل اور سمجھ بوجھ استعمال کر کے تمام انسانوں کو ایک خدائے حقیقی یعنی اللہ پر متحد ہو کر انسانوں اور اس دنیا کو بھی تیسرے عالمی جنگوں سے بچانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

کیا کبھی ہندووں کے خداووں نے کسی ایک ہندو کی لاش آگ میں جلنے سے محفوظ رکھی؟

مسلمان جب مسلم لاشوں کو زمین میں دفن کر کے ان کے خدا اللہ تعالی کے حوالے کرتا ہے تو ان میں سے نیک مسلمانوں کی لاشوں کو ان کے قبروں میں بوسیدہ ہونے سے بچا لیتا ہے مگر اگر ہندوؤں کے خدا الگ ہیں تو ان کے خدا نے کسی ایک ہندو کی لاش کو اب تک جلنے سے کیوں نہیں بچایا؟ یا کیوں نہیں بچاتا؟

کیا کوئی ہندو یہ دعوی کر سکتا ہے کہ اس کا خدا کسی بھی نیک ہندو کی لاش کو مستقبل میں جلنے سے بچالے گا؟
نہیں ہرگز نہیں۔
لیکن میں دعوی کرتا ہوں کہ مسلمانوں کا خدا اللہ تعالی مستقبل میں بھی اپنے نیک مسلمانوں کی لاشوں کو محفوظ کرتا رہے گا۔
کیا کوئی ہندو ہے جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟ نہیں بالکل بھی نہیں اور کبھی بھی نہیں۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ قرآن کریم سورہ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 91 میں دعوی ہے کہ وہ ہمیشہ کافروں کی لاشوں کو عذاب دے کر سڑاتا گلاتا کرتا رہے گا اور قرآن کریم سور آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169 کے مطابق مسلمانوں کے خدا اللہ تعالی نے دعوی کیا ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کی لاشوں کو باطنی غذا دے کر بوسیدہ ہونے سے محفوظ کرتا رہے گا۔

دنیامیں کوئی ہندو، بدھست ، یہودی، عیسائی، سکھ، جینی، آتش پرست، قادیانی اورشیعہ کبھی بھی میرے مذکورہ دعووں کو چیلنج کرنے کی جرات نہیں کرسکتا اور یہ میری پیشین گوئی ہے کہ کوئی کبھی میرے مذکورہ دعووں کو غلط ثابت بھی نہیں کرسکتا۔

اس مذکورہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ نیچر مٹی نے نیک مسلمانوں کی لاشوں کو نہ کھا کر یہ ثابت کردیا کہ صرف دین اسلام ہی خدا کے نزدیک سچا دین و مذہب ہے جبکہ دوسرے ادیان و مذاہب منسوخ یا باطل ہیں کیوں کہ ان میں سے کسی کی لاش کو بھی نیچر بوسیدہ ہونے سے نہیں بچاتی۔

ہندولوگ اپنی لاشوں کو قبروں میں دفن نہیں کرتے بلکہ منوں لکڑیوں کے اندر رکھ کر ان پر گھی اور تیل چھڑک کر انہیں سنگدلی اور بے مروتی سے آگ لگا کر جلا دیتے ہیں حالانکہ مرنے کے بعد تو انسان زیادہ احترام اور محبت کے مستحق ہوتے ہیں مگر ان کے دماغوں پر شیاطین قابض ہوتے ہیں اور ان کے اندر سے رحم دلی چھین لیتا ہے۔

بہرحال یہاں نیچر آگ نے ہندوؤں کی لاشوں میں سے کسی بھی لاش کو جلنے سے نہ بچا کر یہ گواہی دے دی ہے اور اوپر قرآن کریم کا دعوی سچ ثابت کردیا کہ ہندولوگ مرنے کے بعد عذاب میں چلے جاتے ہیں۔اس لئے ان میں سی کسی کی لاش بھی جلنے سے محفوظ نہیں رہتی۔

[]

جلنے کے موضوع کی مناسبت سے بتادوں کہ سورہ نمبر 21 آیت نمبر 69 کے مطابق اللہ تعالی نے ایک زندہ انسان یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نارنمرود میں جلنے سے بچالیا تھا۔جبکہ آج بھی کوئی کافر یہ عملی طور پر ثابت نہیں کرسکتا کہ ان میں سے کسی کو بھی مسلمانوں کے مقابلے میں ان کا خدا آگ میں جلنے سے بچاسکتا ہے۔

دنیامیں یاکسی بھی ملک میں مسقل طور پر امن کی صرف ایک ہی صورت ہے

وہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام یا اکثر انسانوں کا دین و مذہب صرف ایک ہوجائے۔
اس کے علاوہ دنیا یا کسی بھی ملک میں مستقل طور پر امن کے قیام کی کوئی بھی صورت نہیں ہے۔
کیوں کہ ماضی میں جتنی بھی بڑی جنگیں ہوئیں یا ابھی ہورہی ہیں یا ہوں گی ان سب کی بنیادی وجہ بہت سے حق وباطل ادیان و مذاہب کی موجودگی ہے۔مفادات دوسرے نمبر پر ہیں۔اسی بنا پر اب تک دنیا میں مستقل طور پر امن کے قیام کی ساری کوششیں رائیگاں گئی ہیں۔مثال کے طور پر آج اگر ہندوستان کے سارے ہندو مسلمان ہوجائے تو کشمیر کا جھگڑا ختم ہوجائے گا۔سارے یہودی مسلمان بن جائیں تو فلسطین پر جھگڑا ختم ہوجائے گا۔سارے افغانی عیسائی بن جائیں تو ساری غیر مسلم فوجیں وہاں سے نکل جائیں وغیرہ وغیرہ
لہذا دنیا کے عقل مند انسانوں سے گزارش ہے کہ اندھے بہرے ہوکر امن کے قیام کے لئے کام نہ کریں ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔اگر واقعی آپ لوگ مستقل طور پر امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو عالمی میڈیا کے ذریعہ دنیا کے تمام انسانوں کو اطلاع دیں کہ وہ دنیا میں مستقل طور پر امن قائم کرنے کے لئے صرف اس ایک دین و مذہب پر متحد ہوجائیں جن کے سچے پیروکاروں کی لاشیں فطری حالت میں بوسیدہ نہیں ہوتیں اور جن کے شہداء اور صوفیوں کی روحیں مرنے کے بعد بھی لوگوں کا علاج کرتیں اور ان کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

جب تک دنیا کے تمام یا اکثر انسان ایک دین و مذہب پر متحد نہیں ہوں گے مستقل طور پر امن قائم نہیں ہو سکتا اور جب تک امن قائم نہیں ہوگا جنگوں پر لامحدود پیسے خرچ ہونے کی وجہ سے کروڑوں معصوم انسانوں کی تباہی کے ساتھ ساتھ دنیا کے اکثر انسانوں میں غربت رہے گی جو جہالت، جرائم، خوکشی، بیماری اور جسم فروشی وغیرہ کی وجہ ہے۔

یعنی دنیا میں بہت سے ادیان و مذاہب کی موجودگی کی وجہ سے دنیا کے اکثر انسانوں کے لئے مستقل امن اور ترقی عارضی ہی ثابت ہوگا۔

ایک دوسری صورت ہے امن کے قیام کی اور وہ یہ کہ دنیا کے تمام ممالک اقوام متحدہ کے ذریعہ آپس میں پکا معاہدہ کر لیں کہ وہ سب کسی بھی صورت میں جنگیں نہیں لڑیں گے۔ مگر یہ صورت بھی امن کے قیام کی عارضی ہی ہے جیسا کہ ہم لوگ دیکھ رہے ہیں کہ طاقتور ممالک ان معاہدوں کا کوئی پاس ولحاظ نہیں رکھتے۔

بہرحال دنیا کے وہ لوگ جو انسانیت اور دین و مذہب سے پیار کرتے ہیں اور مستقل طور پر امن کے قیام کا خواہاں ہیں ان سے گزارش ہے کہ اگر وہ مخلص ہیں تو میرے دیئے گئے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے امن اور ترقی لانے کی خود کوشش کریں یا ہمارا ساتھ دیں ورنہ کولہو کے بیل کی طرح ساری زندگی ایک ہی دائرہ میں چکر کاٹتے رہیں۔

مانئے نہ مانئے اب آپ جانئے۔

آپ کا دماغ کام بھی کر رہا ہے یا نہیں؟

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم انسان مذہب کی وجہ سے ہی ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں۔تمام انسانوں کا خالق اور خدا تو ایک ہی ہے۔

کیوں کہ ایک سے زائد ہوتے تو وہ بھی آپس میں طاقت کا مظاہرہ کرتے اور اپنے آپ کو منوانے کے لئے لڑتے رہتے اور کائنات میں ان کے آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے فساد برپا رہتا اور مخلوقات میں سے اپنا اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے۔

مگر ایسا نہیں ہو رہا ہے جس سے ثابت ہوا کہ تمام انسانوں کا خالق ومالک ایک ہی ہے۔

مگر سوال یہ ہے کہ جب سب کا خالق اور خدا ایک ہی ہے تو اتنے مذاہب دنیا میں وجود میں کیسے آ گئے؟

جواب: بدنیت اور دنیادار مذہبی پیشواوں نے شیاطین سے ملکر اپنے پیٹ اور شہرت کے لئے اتنے مذاہب بنا لیے ہیں اور ہم میں سے اکثر انسان اندھے بہرے ہو کر ان کی باتیں مانتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو خدا کے نام پر قتل بھی کرتے رہتے ہیں حالانکہ سب کا خدا اور خالق ایک ہی ہے یعنی اللہ تعالی جیسا کے میں اپنے بہت سے فطری دلائل سے ثابت کر چکا ہوں۔

لہذا جلد سے جلد ہم سب انسان دین اسلام کے سوا تمام ادیان ومذاہب کو رد کر دیں تا کہ ہم لوگ چند سال دنیا میں سکون،خوشحالی اور پیار ومحبت سے آپس میں جی سکیں۔

اگر ایسا نہ کیا تو یہ ڈھونگی اور پیٹ کے پجاری مذہبی پیشوا اور شیاطین ہم انسانوں کو ہمیشہ لڑاتے ہی رہیں گے اور اور چین وسکون اور خوشحالی سے ہمیں جینے نہیں دیں گے جیسا کہ صدیوں سے ہوتا آرہا ہے۔

کیا ہے کوئی غیر مسلم مذہبی پیشوا جو بتائے کہ خالق کائنات کے نزدیک ہندوازم، بدھ ازم، یہودیت، عیسائیت، سکھ ازم، جین ازم، پارسی ازم، قادیانیت، شیعہ ازم اور دیگر مذاہب میں سے کونسا مذہب اس ایک خالق کائنات کے نزدیک قابل قبول ہے؟

کیا یہ سارے مذاہب درست ہیں؟

اگر ہاں تو سب کے مطابق عبادت اور پوجا کیجئے نا؟

اگر سب درست نہیں تو فطرت اور نیچر کے نزدیک ان میں سے کونسا درست ہے؟

یا سب باطل ہیں؟

کیا ہے کوئی ان سوالوں کا جواب دینے والا؟

نہیں، کبھی نہیں اور ہرگز نہیں!

دیکھ لیں کہ ہم انسانوں کے دماغوں پر یہ شیاطین اور پیٹ کے پجاری مذہبی پیشوا کس قدر قابض ہیں کہ ہم ان کے چنگل سے نکل کر صحیح خدا یعنی اللہ تعالی اور اس کے ملاوٹ سے پاک سچے دین "اسلام" تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔

لہذا تمام انسانوں سے اپیل ہے کہ ایک دوسرے سے نفرت کرنے اور ایک دوسرے کو ناجائز قتل کرنے سے قبل ذرا غور کر لیں کہ آپ کا دماغ بھی کام کر رہا ہے یا نہیں؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ شیاطین، منفی طاقت اور ڈھونگی غیر مسلم مذہبی پیشواوں کے اکسانے اور بہکانے پر غلط قدم اٹھا کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے جا رہے ہیں؟

شیاطین کے مقابلے میں اکثر انسان بے وقوف ہیں

شیاطین کے مقابلے میں ہم میں سے اکثر انسان بیوقوف ہیں کیوں کہ شیاطین آپس میں اس طرح نہیں لڑتے اور نہ ہی ایک دوسرے سے اس طرح نفرت کرتے ہیں جس طرح ہم میں سے اکثر شیاطین کی باتوں میں آ کر ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے اور نفرتیں کرتے ہیں۔

ہر انسان کو اس دھرتی پر عارضی زندگی ملی ہوئی ہے جو کہ دس سیکینڈ سے 60 سے 70 سال یا زیادہ سے زیادہ 100 وغیرہ سال تک کے لئے ہے۔ اتنی سی وقت کے لئے کیا کسی سے نفرت کرنی یا لڑنا جھگڑنا ہے؟

اس دنیا سے جاتے وقت یہ زمین کوئی اپنے جیب میں لے کر نہیں جاتا۔ لہذا مودی صاحب جیسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ وہ وہی کام کرے جس سے دنیا کے اکثر انسان اس کے مرنے کے بعد اسے اچھے نام اور کردار سے یاد کرے نہ کہ برے الفاظ سے یاد کرے۔

اپنے وقت کو قیمتی سمجھو، زندگی کی قدر کرو کیوں کہ سب کچھ چھوڑ کر اچانک کسی بھی وقت یہاں سے چلے جانا ہے اور پھر کبھی نہیں آنا۔

اس لئے سب سے پہلے اس کائنات کے خالق کی تلاش کرو اگر نہی کیا ہے۔ اور اگر کر لیا ہے جو کہ اللہ ہے تو اس سے پیار کرو، اس کو یاد کرو اور اسی کی عبادت کرو کیوں کہ صرف وہی ہمیشہ کے لئے آنکھ بند ہونے کے بعد کام آئے گا۔

لہذا ہرآدمی اپنی آخرت کی فکر کرے اور بے فائدے کے کام نا کرے۔

اکیلے میں روزانہ صرف 15 منٹ سوچیں کہ کیا آپ شریف ہیں؟

اگر ہاں تو آپ کامیاب ورنہ ناکام ہیں اور آپ کو اپنے کیئے کی سزا بھگتنی ہوگی اس دنیا میں یا مرنے کے بعد۔

انسان اپنے آپ کو جتنا جانتا ہے اتنا اس کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

لہذا یہ تجرباتی نکتہ یاد رکھیں کہ انسان کی نیت اگر خراب ہو جائے تو اس سے بڑا کوئی شیطان اور جانور نہیں بھلے دنیا کے تمام انسان اسے فرشتہ سمجھیں لیکن اگر صرف اس کی نیت اور اس کے ارادے پاک ہو جائیں تو یہ فرشتہ سے بھی افضل ہے اگرچہ سارے انسان اسے شیطان، جانور یا برا کہیں۔

عدالت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے آپ کی بات کو نہیں مانتا ورنہ ہر انسان اگر خود اپنے ضمیر کی عدالت کے فیصلے کو مان لے تو نہ تو کسی عدالت کی ضرورت ہے، نہ کسی جج کی اور نہ ہی کسی وکیل کی۔ لہذا آپ جو بھی کچھ کریں کرنے سے پہلے اپنے ضمیر کی عدالت سے پوچھ لیں کہ کیا آپ شریفانہ کام کر رہے ہیں یا رذیلانہ؟

اب آپ لوگ خود ہی اکیلے میں 15 منٹ میں اپنے آپ سے پوچھ لیں کہ آپ شیطان ہیں، شیطان اکبر ہیں، شیطان اصغر ہیں، جانور ہیں، درندہ ہیں، سانپ ہیں، بچھو ہیں، انسان ہیں یا فرشتہ ہیں وغیرہ وغیرہ؟

ایک شعر ہی پرعمل کرلیں تو آپ بھی بالکل بدل جائیں گے بلکہ فرشتہ بن جائیں گے اور پھر پوری دنیا کو بھی بدل سکتے ہیں۔

شعر:

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی-
تو اگر میرا نہیں بنتا، نہ بن، اپنا تو بن؟

نوٹ: نیک اور ایماندار صرف مسلم ہی ہوسکتا ہے کیوں کہ صرف دین اسلام ہی اس وقت خالق کائنات یعنی اللہ تعالی کے نزدیک مکمل ہے۔ لہذا غیر مسلم خالق کائنات کے مکمل ہدایات پرعمل ہی نہیں کرسکتا تو وہ نیک وایماندار کیسے ہوسکتا ہے۔

البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آسمانی کتاب کے ذریعہ جو بھی ہدایات دیئے گئے تھے اس وقت کے اعتبار وہ ہدایات خالق کائنات کو راضی کرنے کے لئے مکمل تھے اور اس وقت جو ان ہدایات پرعمل کرتے تھے وہ نیک اور شریف ہوجاتے تھے۔ آخر میں آسمانی کتاب قرآن کریم اتارا گیا ہے لہذا اسے مانے بنا کوئی بھی شریف اور ایماندار نہیں بن سکتا۔ اس لئے مندرجہ بالا مضمون پرعمل کر کے کوئی بھی کافر اللہ تعالی کے نزدیک ایماندار اور کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ دین اسلام کو قبول کرلے۔ کیوں کہ کفر کی حالت میں موت کی صورت میں عذاب قبر اور جہنم ہے۔ اسے کامیابی نہیں کہا جا سکتا۔

غریب لوگ کس طرح دنیا سے غربت ختم کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: ہم سب غریب لوگ کس طرح دنیا سے غربت کو ختم کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر دنیا کے غریبوں کی اکثریت اسلام قبول کر لے کیونکہ دنیا میں مختلف مذاہب کی موجودگی ہی آپس میں بڑی بڑی جنگیں ہونے کی وجہ ہے اور جنگوں کے سبب ہی اکثر لوگ غربت میں ہیں۔

دنیا میں اس وقت تقریباً پانچ ارب غیر مسلم ہیں جن میں سے تقریباً چار ارب غریب ہیں۔

میرے خیال سے اگر یہ چار ارب غریب غیر مسلم اسلام میں داخل ہو جائیں تو ہمیشہ کے لیے غربت ختم کر سکیں گے کیونکہ اس طرح دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً چھ ارب ہو جائے گی جبکہ ابھی مسلمانوں کی تعداد تقریباً دو ارب ہے۔

ایسی صورتحال میں کہ غیر مسلم ایک ارب ہوں اور مسلمان چھ ارب ہوں، غیر مسلم مسلمانوں سے بڑی جنگیں نہیں کرنا چاہیں گے۔

اس طرح ہر ملک میں جنگوں پر خرچ ہونے والا پیسہ حکومت اور لیڈرز کے ذریعے غریبوں کی غربت ختم ہونے پر استعمال ہو سکے گا۔

لہذا اگر دنیا کے چار ارب غریب غیر مسلم اپنی غربت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد اسلام میں داخل ہو جائیں۔

اس کے علاوہ ان کے پاس ہمیشہ کے لیے غربت ختم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ وہ مرنے کے بعد ہمیشہ کے عذاب قبر و عذاب جہنم سے بھی بچ سکیں گے جیسا کہ قرآن کریم سورہ نمبر 2، آیت نمبر 161-162 اور سورہ نمبر 3، آیت نمبر 91 میں بتا دیا گیا ہے کہ کفر کی حالت میں مرنے کی وجہ تمام کفار دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اسی وجہ سے ان کے جسم و روح میں مرنے کے بعد کوئی طاقت نہیں رہتی۔

اس پر عملی ثبوت یہ ہے کہ نیک مسلمانوں کی لاشیں زمین کے اوپر یا زمین کے اندر فطری حالت میں تر و تازہ و سلامت رہتی ہیں جبکہ غیر مسلموں کی لاشیں زمین کے اندر یا اوپر فطری حالت میں بدبودار ہو کر سڑ گل جاتی ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، شہدائے اسلام رحمہ اللہ علیہم اور اولیائے کرام رحمہ اللہ علیم کی روحیں موت کے بعد بھی کام کررہی ہیں اور ہزاروں غیر مسلم روزانہ ان کی قبروں پر جا کر ان کے ذریعہ اللہ سے رحمتیں و برکتیں حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ زندہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم سورہ نمبر 2، آیت نمبر 154 اور سورہ نمبر 3، آیت نمبر 169 تا 171 میں بتایا گیا ہے۔

مثال کے طور پر پاکستانی نیوز ٹی وی چینلز، میڈیا و اخبارات نیز بی بی سی اردو انٹرنیشنل رپورٹس کے مطابق ایک سنی مسلم شہید "شاہ عقیق بابا" کی روح صدیوں سے اپنی قبر پر آنے والے مسلم و غیر مسلم لا علاج مریضوں کا علاج اور میڈیکل آپریشن کررہی ہے۔

قبر کا ایڈریس: شاہ عقیق محلہ چوہڑ جمالی، ضلعہ ٹھٹھہ، صوبہ سندھ پاکستان

لیکن ہماری تحقیقات کے مطابق کسی ایک بھی مردہ غیر مسلم کے بارے میں دنیا میں کسی بھی مسلم یا غیر مسلم ملک کے آفیشل ٹی وی چینلز، اخبارات و میڈیا رپورٹس موجود نہیں کہ ان کے ملک میں کسی مردہ غیر مسلم کی روح لا علاج مریضوں کا علاج اور میڈیکل آپریشن کررہی ہو بلکہ سوشل میڈیا پر ہم سے بات کرنے والے غیر مسلم تو خود بھی کہتے ہیں کہ ایسا ممکن ہی نہیں۔

اسی لیے نہ ہی مردہ غیر مسلم کی قبر پر ہزاروں غیر مسلم جاتے ہیں اور نہ ہی وہاں کئی کئی دن اور راتیں ٹھہرتے ہیں کہ ان کے ذریعہ خدا سے برکات حاصل کریں۔

اب سوال یہ ہے کہ صرف اسلام ہی کیوں قبول کیا جائے؟ الحاد، بدھ مت، ہندومت، یہودیت، عیسائیت، قادیانیت، شیعیت وغیرہ کیوں نہیں؟

جواب: وہ اس لیے کہ نیچر (nature) جیسے آگ، پانی، مٹی، ہوا اور کائنات صرف دین اسلام کے سنی مسلمانوں کو ہی سپورٹ کر رہی ہے جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں۔ اس بارے میں مزید تفصیلات و ثبوت و شواہد کے لیے ویب سائٹ www.rightfulreligion.com کا مطالعہ کریں۔

یہ نیچرز اور کائنات عملی طور پر دین اسلام کے سوا کسی بھی دین و مذہب کو سپورٹ اور تعاون نہیں کرتے ہیں۔ نیچرز چونکہ سو فیصد غیر جانبدار ہوتے ہیں اس لئے عملی طور پر تعاون و سپورٹ صرف دین اسلام کے حق میں ثابت کرتے ہیں جس سے یہ فیصلہ ہوا کہ نیچر اور خالق کائنات کے نزدیک اس وقت صرف دین اسلام ہی قابل قبول اور پسندیدہ دین و مذہب ہے جیسا کہ قرآن کریم سورہ نمبر 3 آیت نمبر 19 اور سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3 میں اعلان ہے نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام کے سوا دیگر تمام ادیان و مذاہب یا تو نامکمل ہیں یا منسوخ ہیں یا باطل ہیں کیوں کہ ان مذکورہ نیچرز اور کائنات کی مدد و تعاون ان کے حق میں نہیں ہے جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں نیز قرآن کریم نے بھی سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 میں اعلان کر دیا ہے۔

لہذا برائے مہربانی اس پیغام کو دنیا کے تمام غریب انسانوں تک پہنچایئے تا کہ انہیں غربت سے ہمیشہ کے لیے نجات مل جا سکے۔

اگر آپ کو کوئی سوال پوچھنا ہو تو ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اگر آپ دنیا کے غریب مسلموں اور غریب غیر مسلموں کے مسائل کے اس حل سے اتفاق کرتے ہیں تو مہربانی کر کے انسانیت کی خاطر اسے دوسروں تک پہنچائیں تا کہ دنیا کے غریب انسانوں کو مشکلات سے نکالا جائے اور اگر آپ اتفاق نہیں کرتے تو میری اصلاح کریں۔ مہربانی ہو گی۔

دماغ پر شیاطین تو قابض نہیں؟

دنیا کے غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں

(1) آپ لوگ میڈیا کی اس خبر پر یقین کیوں نہیں کرتے کہ ایک مردہ سنی مسلم شہید"شاہ یقیق بابا" کا قبر محلہ چوہڑ جمالی، ضلعہ ٹھٹھہ، صوبہ سندھ پاکستان میں معجزاتی ہسپتال بنا ہوا ہے جہاں صدیوں سے مسلم و غیر مسلم لاعلاج مریضوں کا علاج اور ان کا میڈیکل آپریشن ہو رہا ہے؟

(2) اگر یقین ہے تو دین اسلام قبول کیوں نہیں کر لیتے ؟

(3) اگر شک ہے تو اس بارے تحقیقات کیوں نہیں کرتے ؟

(4) اگر کوئی سوال ہے تو پوچھ کیوں نہیں لیتے ؟

(5) اور اگر دماغ ہی کام نہیں کر رہا ہے تو اپنے ماہر میڈیکل ڈاکٹروں سے علاج کیوں نہیں کروا لیتے ؟

(6) تیز اور ذہین دماغ کے بل بوتے پر بہت ساری دنیاوی جدید ٹیکنالوجیز ایجاد کر لئے اور بہت ساری تحقیقات کر لئے بلکہ چانداور مریخ پر بھی پہنچ گئے، اب ذرا مذہبی تحقیقات کی طرف بھی توجہ دے لوتا کہ اکثر انسانوں کو سچے خدا کا پتہ لگ جائے اور سب اس پر متحد ہو کر مرنے کے بعد عذاب قبر اور جہنم سے بچ سکیں اور اس دنیا جعلی خداؤں کے نام پر جنگوں اور ان کی تباہی سے بچ سکیں؟

(6) کیا کوئی منصف اور کامن سینس کو ماننے والا غیر مسلم دنیا میں ہے جو مجھ سے اس موضوع پر بحث کرے یا میرا ساتھ دے تا کہ دنیا کو اللہ کے حکم اکثر انسانوں کو ایک سچے خدا پر متحد کر کے جنت نما بنا سکوں؟

ہمیں دنیا میں امن کے لئے تمام باطل خداوں کی عبادت بند کرنی چاہیے۔

اگر دنیا میں صرف ایک ہی خدا کا تصور ہوتا جیسا کہ تمام مذہبی کتابوں میں کہا جاتا ہے تو اس دنیا میں انسانوں کے درمیان بڑی بڑی جنگیں نہ ہوتیں جو اس وقت دنیا میں غربت، جہالت اور معصوم انسانوں کی تباہی کی اصل وجہ ہے۔

دنیا میں بہت سے خداوں کا تصور انسانوں کے درمیان اہم مسائل کی بنیاد اور جڑ ہے۔

دنیا کے تمام انسانوں کے مسائل کا حقیقی اور پریکٹیکل حل یہی ہے کہ ہم تمام انسان صرف ایک سچے خدا اللہ کے وجود پر یقین کر لیں اور صرف اسی کی عبادت اور بندگی کریں۔

ہمیں تمام باطل اور تصوراتی خداوں کو چھوڑ دینا چاہیے اور ان کی عبادت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ نیچر صرف دین اسلام کے خدا اللہ کا حکم مانتی ہے اور غیر مسلموں کے معبودوں کا حکم نہیں مانتی۔

اگر آپ میری بات سے اتفاق کرتے ہیں تو مجھ سے رابطہ کریں اور انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کریں۔

نیچر کائنات کے سچے خدا کے نام کی واضح نشاندہی کررہی ہے

فطرت واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کررہی ہے کہ اس کائنات اور بنی نوع انسان کا بادشاہ، خالق اور خدا صرف "اللہ" ہے۔

اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم سب انسان اپنی سوچ کو درست کریں اور اللہ کو ایک حقیقی خدا اور خالق کی حیثیت سے قبول کرلیں تاکہ ہم ہمیشہ کے لیے جہنم سے نجات پائیں یا پھر نیچر کے ذریعے اس نے جو اپنا نام "اللہ" لکھ کر اور بلوا کر دکھا دیا ہے پریکٹیکل طور پر اسے مسترد کرکے اپنی موت کے بعد ہمیشہ کے لیے آخرت میں دردناک سزا پائیں۔

نیچر سو فیصد غیر جانبدار ہے اور صرف دین اسلام کے "اللہ" کے حق میں ہے۔

آپ ملاحظہ کریں یوٹیوب چینل "نیچر کا خدا اللہ" پر کہ کس طرح بیل اور گائے صرف "اللہ" کے نام بول کر دہرا رہے ہیں۔

ہندوؤں کے مطابق گائے اور بیل بھی ان کے خدا ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہندوؤں کو بھی اپنی زبان سے اللہ کا نام ہی پکارنا چاہئے کیونکہ ان کے خدا گائے اور بیل یعنی ان کی مائیں اور باپ اپنی زبان سے صرف "اللہ" ہی کا نام صاف صاف کہہ رہے ہیں۔

نیچر کی غیر جانبدار مخلوق ہندوؤں کی شکتی دیوی کے حق میں کیوں نہیں ہے؟

انسانوں کے نوزائیدہ بچے، گائے، بیل، شیر، مرغ وغیرہ ہندوؤں کے خداوں کا نام بول کر کیوں نہیں پکار رہے؟

یہ سب صرف اللہ ہی کا نام کیوں بول کر پکار رہے ہیں؟

ہندوؤں کے خداوں نے نیچر کی مخلوق کو"اللہ"کا نام بول کر پکارنے سے کیوں نہیں روکا؟

ہم دنیا میں مستقل طور پر ہمیشہ کے لیے امن قائم نہیں کر سکتے اور ہم دنیا سے غربت اور ناخواندگی کو ہمیشہ کے لیے ختم نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم میں سے اکثریت صرف ایک ہی سچے خدا"اللہ" پر یقین نہیں کرتی کیونکہ بہت سے خداؤں کے تصور کی موجودگی انسانوں کے درمیان نفرت اور جنگوں کی بنیادی وجہ ہے اور آپس میں جنگیں کرنا انسانوں کے تمام بڑے اہم مسائل کی وجہ ہے۔

E 9/13/2022 10:06 PM PAGE 331 (1,1)

نیچر کا برتاؤ صرف ایک خدا" اللہ" تعالی اور صرف ایک مذہب" دین اسلام" ہی کی تائید کرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ

God is one

یعنی خدا ایک ہے

یعنی کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ

Gods are two or more

کہ خدا دو یا دو سے زیادہ ہیں۔

مگر دنیا کے ان تمام مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان جو خدا کے وجود کو مانتے ہیں صدیوں سے اس بات پر جھگڑا ہے کہ اس خدا کا نام کیا ہے؟

ہر مذہب کا پیروکار خدا کا نام الگ الگ بتاتا ہے جس کی وجہ سے صدیوں سے ان کے درمیان نفرت و عداوت اور جنگیں جاری ہیں اور ان جنگوں کی وجہ سے معصوم انسانوں کی ہلاکت و بربادی ہو رہی ہے نیز بے تحاشہ مال کا ضیاع بھی ہو رہا ہے جس کی وجہ سے دنیا کے اکثر انسانوں میں غربت و جہالت، فقر و فاقہ، لاعلاج بیماری، چوری، ڈکیتی، خودکشی اور خواتین کی جسم فروشی بھی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر مذاہب کے درمیان جو خدا کے نام پر جھگڑا ہے اسے ختم کرنے کے لیے

Behavior of Natures

یعنی قدرت و نیچر کے برتاؤ کو ایک غیر جانبدار جج کی طرح مان لیا جائے کہ جس خدا اور مذہب کی نیچر کا برتاؤ تائید کر رہا ہو صرف اسی خدا اور مذہب کو مانا جائے اور جس خدا اور مذہب کی نیچر کا برتاؤ تائید نہ کر رہا ہو اسے نہ مانا جائے تو انسانوں کے درمیان صدیوں سے جاری یہ مذکورہ مذہبی نفرت وعداوت اور جنگیں بآسانی ختم ہو سکتی ہیں اور پوری دنیا خوشحال اور جنت نما بن سکتی ہے ان شاء اللہ تعالی کیوں کہ تمام یا اکثر انسانوں کے ایک ہی خدا/ بھگوان/ ایشور/ God / اللہ اور مذہب پر متفق ہونے کی وجہ سے دنیا مستقل طور پر پرامن اور خوشحال ہو جائے گی جس میں امیر و غریب سب کا فائدہ ہے۔

نومولود انسانی بچے، بچیاں، گائے، بیل، شیر، مرغے، مرغیاں، کوے، بلیاں، کتے کا بچہ یہ سب واضح طور پر صرف دین اسلام کے خدا "اللہ" تعالی کا نام لے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی غیر مسلموں کے مصنوعی خداؤں میں سے کسی خدا کا یا مذہبی پیشوا کا نام نہیں لے رہا ہے۔

ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ یہ ویڈیوز بناوٹی یا جعلی ہیں کیوں کہ اگر ایسا ہے تو غیر مسلم بھی اپنے خداؤں کے نام پر ویڈیوز بنا کر لے آئیں جن میں یہ سب ان کے خدا کا نام لے رہے ہوں؟

مگر ایسا یہ لوگ کبھی بھی نہیں کر سکتے لہذا معلوم ہوا کہ یہ سب ویڈیوز اصلی ہیں۔

نیز بادلوں، درختوں، درخت کے پتوں، مچھلیوں، انسان کے مختلف اعضاء، آلو، ٹماٹر، سیب، پیاز، جانوروں، پرندوں اور دیگر بہت سی چیزوں پر "اللہ" تعالی کا نام قدرتی اور فطری طور پر لکھا ہوا ظاہر ہوا ہے جو کہ اللہ تعالی کا معجزہ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعی مذہبی کتابوں میں جو کہا گیا ہے کہ خدا ایک ہے اس کا نام "اللہ" ہی ہے۔

کیوں کہ غیر مسلموں کے مصنوعی خداؤں یا ان کے مذہبی پیشواؤں میں سے کسی کا بھی نام ان مذکورہ چیزوں میں سے کسی چیز پر بھی ظاہر نہیں ہوا ہے۔

بہرحال میرے خیال سے اگر میڈیا اور کانفرنسوں کے ذریعہ اللہ تعالی کے اس غیر جانبدار قدرتی اور فطری معجزہ کو دنیا کے انسانوں تک پہنچا دیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا کے تمام یا اکثر غیر مسلم اللہ تعالی ہی کو خدا، ایشور اور بھگوان ماننے والے نہ بنیں اور دین اسلام میں داخل نہ ہوں۔

لہذا مساجد، ومدارس اور کانفرسوں کے ذریعہ عوام الناس کو یہ ویڈیوز اور اللہ والی قدرتی تصویریں دکھائی جائیں تا کہ سب یا اکثر انسانوں تک یہ اللہ تعالی کا معجزہ اللہ تعالی کے فضل اور ان کی توفیق سے پہنچ جائے اور تمام یا اکثر انسان صرف انہی کو ماننے والے بن جائیں۔

ویسے بھی اللہ تعالی نے قرآن کریم سورہ نمبر 41 آیت نمبر 53 میں کہا ہے کہ
ترجمہ: ابھی ہم انہیں آسمان وزمین کی وسعتوں میں اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کیلئے بالکل واضح ہو جائے گا کہ بیشک وہ ہی حق ہے اور کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں؟

یعنی اپنی نشانیاں دکھانے کی بات کی ہے جس سے کہ حق و باطل کھل کر سامنے آجائے۔
بہرحال افضل ذکر بھی چونکہ اللہ ہی کی یاد ہے اس اعتبار سے بھی یہ کام بہت اہم بن جاتا ہے۔